

اللہ والوں کے حافظے کی حکایات نیز حافظہ مضبوط کرنے کے
اَوراد و وَظائف اور غذاؤں کی معلومات پر مشتمل مفید کتاب

حافظہ کیسے مضبوط ہو؟

(مع 48 دلچسپ حکایات)







اسلاف کے حافظے کی حکایات نیز حافظہ مضبوط بنانے کے اوراد و وظائف اور حفاظ کی
معلومات پر مشتمل منفرد کتاب

حافظہ کیسے مضبوط ہو؟

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصّلوۃ والسّلام علیك یارسول اللہ   وعلی الك وأصحابك یا حبیب اللہ

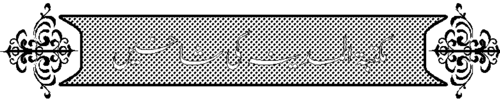
نام کتاب : حافظہ کیسے مضبوط ہو؟

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

پہلی بار : ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ، جنوری 2016ء   تعداد: 15000 (پندرہ ہزار)

کل صفحات : 200

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی



فون:3311-3220-021	01	۞......کراچی: شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی
فون:1679-3731-042	02	۞......لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ
فون:2625-2632-041	03	۞......سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار
فون:37212-058274	04	۞......کشمیر: چوک شہیداں میرپور
فون:0122-2620-022	05	۞......حیدرآباد: فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن
فون:1192-4511-061	06	۞......ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ
فون:0767-2550-044	07	۞......اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال
فون:3765-5553-051	08	۞......راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ
فون:1686-5571-068	09	۞......خان پور: درانی چوک نہر کنارہ
فون:2145-4362-0244	10	۞......نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB
فون:9195-5619-071	11	۞......سکھر: فیضان مدینہ بیراج روڈ
فون:5653-4225-055	12	۞......گوجرانوالہ: فیضان مدینہ شیخوپورہ موڑ گوجرانوالہ
	13	۞......پشاور: فیضان مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ صدر

WWW.dawateislami.net, **E.mail**:ilmia@dawateislami.net

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کے ۱۹ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ "نیّتیں"

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر للطَّبَراني، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول:

{۱} بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

{۲} جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{۱} ہر بار حمد و{۲} صلوٰۃ اور{۳} تعوُّذ و{۴} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔{۵} رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔{۶} حتی الوسع اس کا باوُضُو اور{۷} قِبلہ رُو مطالعہ کروں گا{۸} قرآنی آیات اور{۹} احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔ {۱۰} اس روایت "عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی

ہے۔" (حلیۃ الاولیاء، ج۷، ص۳۳۵، رقم ۱۰۷۵۰) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لُوٹوں گا۔ {۱۱} جہاں جہاں "اللہ" کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۱۲} جہاں جہاں "سرکار" کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ {۱۳} کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔ {۱۴} جو بات سمجھ میں نہیں آئے گی اس کے لیے آیتِ کریمہ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ ترجمہ کنزالایمان: "تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں" (پ۱۴، النّحل:۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا {۱۵} اس حدیثِ پاک "تَهَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔" (مؤطاامام مالک، ج۲، ص۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسرں کو تحفۃً دوں گا۔ {۱۶} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ {۱۷} (اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ {۱۸} کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) {۱۹} اس کتاب کے مُطالَعہ کا ثواب ساری امّت کو اِیصال کروں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سر انجام دینے کے لیے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اوراشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبہ دَرسی کُتُب
(۳) شعبہ اِصلاحی کُتُب (٤) شعبہ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبہ تراجمِ کُتُب (٦) شعبہ تخریج

"المدینۃ العلمیۃ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عزوجل "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "المدینۃ العلمیۃ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

قوتِ حافظہ ایک انمول نعمت

ایک زمانہ تھا جب انسان اُڑتے پرندوں اور تیرتی مچھلیوں کو دیکھ کر متاثر ہوتا تھا، چمکتے چاند اور دمکتے ستاروں کو دیکھ کر حیران ہوتا اور بلند و بالا پہاڑوں کی شان و شوکت کے آگے مرعوب ہوتا تھا مگر جب اپنی دماغی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے غور و فکر کے سمندروں میں غوطہ زن ہوا تو کائنات مُسَخَّر (فتح) کرنے کا راز اس پر آشکار ہوگیا۔ اسی عقلِ انسانی کے ذریعے اس نے جہاز بنائے، سمندر کی موجوں کا سینہ چیرتی کشتیاں اور بحری جہازوں کی صورت میں ایک نیا جہان آباد کر دیا۔ آسمان سے باتیں کرتی بلند و بالا عمارتوں کا وہ تسلسل قائم کیا جس کا ماضی میں تصور بھی ناممکن تھا۔ ہمارے بزرگانِ دین، اسلاف، بڑے بڑے حکماء و اَطِبَّاء اور نامور مسلمان سائنسدانوں نے اس نعمت کا بھرپور استعمال کیا اور ایسے کارنامے سرانجام دیے جو رہتی دنیا کے لئے یادگار بن گئے۔ یوں تو انسان کی تخلیق کے ابتدائی دور سے ہی قوتِ حفظ اور ذہانت کے حیران کر دینے والے نظارے دیکھنے کو ملتے رہے مگر سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امّت کو حفظ و ذہانت کی یہ قوت کامل و اَکمل طور پر عطا ہوئی جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا قَتَادَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس امت کو حفظ اور یادداشت کی وہ غیر معمولی صلاحیت عطا فرمائی ہے جس سے گزشتہ امتیں محروم تھیں۔[1] گویا بے مثال قوتِ حفظ و

---

1 ... زرقانی علی المواھب، المقصد الرابع، خصائص امته صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم، ۷/۴۷۸

ذہانت اس امت کا خاصہ ہے۔ مگر جوں جوں وقت زمانۂ رسالت سے دور ہوتا گیا اس نعمت کے ظہور میں کمی واقع ہونے لگی۔ اِس کے اَسباب پر بھی اگر غور کیا جائے تو اس شعر کا مِصداق نظر آتے ہیں کہ

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

ہر زمانے میں ایک مخصوص طبقہ ایسا رہا ہے کہ جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ قوتِ حافظہ کی ایسی دولت عطا فرماتا ہے کہ چاروں طرف نہ صرف ان کا شُہرہ ہو جاتا ہے بلکہ وہ ایسے حیران کن کارنامے سرانجام دیتے ہیں کہ دنیا انگشت بدنداں (حیران) رہ جاتی ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اَسلاف کی عظیم یادگار تھے جن کے حفظِ قرآن کے بارے میں منقول ہے کہ **روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے اور یوں آپ** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **نے تیس دن میں مکمل** قرآنِ مجید حفظ فرمالیا تھا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بھول دماغی امراض میں سے ایک مرض ہے جو قابلِ علاج ہے اسی لیے علماء نے اس موضوع پر کتابیں لکھیں اور اس کا علاج تجویز کیا۔ امت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت مبلغِ دعوتِ اسلامی حافظ ابو البِنتَین محمد حسان رضا عطاری المدنی سَلَّمَہُ الغنی نے **مجلس المدینۃ العلمیۃ** سے خواہش کا اظہار فرمایا کہ قوتِ حافظہ کے موضوع پر ایسی کتاب مرتب کی

---

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۰۸

جائے جس میں حافظہ بڑھانے کے اسباب اور اللہ والوں کے حیرت انگیز حافظے کی حکایات سادہ اور دلچسپ انداز میں شامل ہوں نیز اس میں طبی سائنسی تحقیقات کو بھی آسان کر کے شاملِ کتاب کیا جائے۔ آپ کی اس ترغیب پر المدینۃ العلمیۃ کے مدنی اسلامی بھائیوں کو یہ اہم کام سونپا گیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! کتاب کو جامع بنانے کے لیے اس موضوع پر لکھی گئی عربی ،اردو، انگریزی مطبوعہ کتب کے ساتھ ساتھ عربی مخطوطات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب پر بالخصوص دو مدنی اسلامی بھائیوں ابو عاطر محمد ناصر جمال عطاری المدنی اور ابو سلمان محمد عدنان چشتی المدنی سَلَّمَهُمَا اللّٰهُ الْغَنِی نے کام کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

موضوعات کا اجمالی تعارف

یہ کتاب تین ابواب (CHAPTERS) پر مشتمل ہے۔پہلا باب قوتِ حافظہ کی اہمیت کے متعلق ہے، دوسرے باب میں بزرگانِ دین اور سَلَف صالحین کے حیرت انگیز حافظے کے واقعات، جبکہ تیسرے باب کے تحت یاد کرنے کا طریقہ کار، یادداشت بڑھانے والے اعمال، بھول پیدا کرنے والے اسباب، قوتِ حفظ بڑھانے والے اَوراد و وَظائف اور غذاؤں کا ذکر ہے۔یہ تیسرا باب سب سے اہم ترین اور مفید معلومات پر مشتمل ہے، پہلا باب پڑھنے سے حافظے کی اہمیت اجاگر ہوگی، دوسرے باب سے جہاں ہمارے اسلاف کی عظیم یادداشت کا ہمیں علم

ہو گا وہیں اس نعمت کے دُرست استعمال کا بھی پتہ چلے گا اور اس نعمت کے حصول کا ذہن بھی بنے گا اور تیسرے باب کے مطالعے سے یادداشت میں اضافے کے متعلق رہنمائی ملے گی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی **مجلس المدینة العلمیة** کی اس کاوش کو قبول فرمائے، ہمیں اپنی اصلاح کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے 3 دن، 12 دن، ایک ماہ اور 12 ماہ کے لئے عاشقانِ رسول کے سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینة العلمیة** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلسِ اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

۰۹ ذیقعدۃ الحرام ۱۴۳۶ھ بمطابق 25 اگست 2015ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر دُرُود پڑھو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے گی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عالمِ مدینہ کی کیا شان ہے!

حضرت سیّدنا امام شہاب الدین ابو بکر محمد بن مسلم زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے درسِ حدیث میں چالیس سے زائد احادیث بیان فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اگلے روز جب تشریف لائے تو طَلَباء سے ارشاد فرمایا: سب کتاب دیکھیں تاکہ میں حدیث بیان کروں، (پھر فرمایا) کیا تم میں سے کوئی یہ بتا سکتا ہے کہ اس کتاب سے میں نے کل کون کون سی احادیث بیان کی تھیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس سوال پر وہاں موجود طلبہ کچھ جواب نہ دے سکے۔ اسی دوران ایک طالبِ علم یوں

---

1 ... القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص۴۲۷

گویا ہوا: یہاں ایک ایسا نوجوان موجود ہے جو گزشتہ کل بیان کردہ احادیث سنا سکتا ہے۔ حضرت سیِّدنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: وہ کون ہے؟ عرض کی: ''اِبن عامر۔'' پھر ابن عامر نامی اس نوجوان نے بَرجَستہ وہ چالیس کی چالیس احادیث زبانی سنا دیں۔ حضرت سیِّدنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب اس نوجوان کی قوتِ حافظہ کو ملاحظہ فرمایا تو بہت خوش ہوئے اور انہیں ان تعریفی کلمات سے نوازا: ''میں نہیں سمجھتا کہ تمہارے علاوہ کسی اور کو بھی یہ احادیث یاد ہوئی ہوں۔''[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے جلیلُ القَدر مُحَدِّث نے اِبنِ عامر نامی جس نوجوان کے قوتِ حافظہ کے لیے یہ کلمات ارشاد فرمائے تھے، ان کا نام ''مالک بن اَنَس'' ہے جنہیں زمانہ ''امام مالک'' کے نام سے یاد کرتا ہے، جو چار مشہور و معروف اَئِمّہ مجتہدین میں سے ایک ہیں۔ حضرت سیِّدنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود اپنے حافظے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: ''جو چیز ایک بار دیکھ لیتا ہوں اسے یاد کرلیتا ہوں اور پھر مجھے وہ چیز کبھی نہیں بھولتی۔''[2]

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، مالک الامام، ۷/۳۹۹

2 ... بستان المحدثین، ص۶ ملتقطا

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قوتِ حافظہ اور خُداداد صلاحیت کی بدولت جو خدمتِ دین سرانجام دی ہے اس کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "عالِمِ مدینہ" کے عَظِیْمُ الشَّان لَقَب سے شہرت پائی بلکہ یہ لقب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا جیساکہ ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عنقریب لوگ طلبِ علم کی خاطر (کثرت سفر کی وجہ سے اپنے) اونٹوں کے کلیجے پگھلا دیں گے لیکن پھر بھی عالِمِ مدینہ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں پائیں گے۔" مشہور محدِّث حضرت سیِّدنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اس روایت میں عالِمِ مدینہ کا مِصداق حضرت سیِّدنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔"(1)

باب: حافظے کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیوی کامیابی کے حصول کا معاملہ ہو یا اُخروی نجات مطلوب ہو دونوں ہی کے لئے اچھی یادداشت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کیوں کہ دینی و دنیوی معاملے کی اَہمیت واِفادِیَت، فوائد و ثَمَرات اور نقصانات پر مشتمل اہم ترین معلومات ہمارے ذہن میں جتنی زیادہ پختہ ہوگی مقصد پانے کی

---

(1) ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینۃ، ۴/۳۱۱، حدیث: ۲۶۸۹

لگن اتنی بڑھے گی۔ یقیناً ہمارے لیے وہی معلومات مفید ہے جو ہمارے ذہن میں محفوظ ہو، یہی وجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے قوتِ حافظہ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

قُوتِ حافظہ کا ہماری زندگی میں کیا کردار ہے؟ کون کون سے معاملات میں ہم اس کی مدد سے کامیابی حاصل کرتے ہیں؟ نیز اس کی جانب توجہ نہ دینے سے ہمیں کس طرح کے نقصانات کا سامنا ہو سکتا ہے؟ ان تمام باتوں کو جاننے کے لیے آنے والی تفصیل کا دل جمعی سے مطالعہ کیجیے۔

حافظے کے اُخروی فوائد

(۱) حُقُوقُ اللہ کی ادائیگی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور نافرمانی سے بچنے کے لیے ''حُقُوقُ اللہ'' کی معرفت بے حد ضروری ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حقوق کی ادائیگی کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ بندے کو نہ صرف وہ تمام حقوق معلوم ہوں بلکہ ادائیگی کے لیے ان کا اَزْبَر ہونا بھی ضروری ہے، مثلاً نماز کی ادائیگی کا **تعلق** حُقُوقُ اللہ سے ہے، لہٰذا جب تک بندہ ''نماز کے احکام'' یاد نہ کرے اس وقت تک یہ حق درست طریقے سے ادا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح دیگر فرائض و واجبات کی ادائیگی میں یادداشت کا بے حد اہم کردار ہے۔

(۲)حقوق العباد کی ادائیگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرتی تعلقات میں سب سے اہم اور بنیادی چیز ''حُقُوقُ العباد''ہیں۔ بندوں کی حق تلَفی کا کیسا وبال ہے چنانچہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا:''کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مُفلِس کون ہے؟''صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی:''جس شخص کے پاس درہم اور دوسری قسم کا مال نہ ہو وہ مُفلِس ہے۔'' نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے بڑا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ جیسی نیکیاں لے کر میدانِ حشر میں آئے گا مگر اس کا یہ حال ہو گا کہ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال (ناحق) کھایا ہو گا، کسی کا خون بہایا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا، تو یہ سب حقوق والے اپنے حقوق طلب کریں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی نیکیوں سے حقوق والوں کو ان کے حقوق کے برابر نیکیاں دلائے گا۔ اگر اس کی نیکیوں سے تمام حقوق ادا نہ ہو سکے بلکہ نیکیاں ختم ہو گئیں اور حقوق باقی رہ گئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ حکم فرمائے گا کہ تمام حقوق والوں کے گناہ اس کے سر لاد دو، لہٰذا وہ سب حق والوں کے گناہوں کو سر پر اٹھائے گا پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔(1)

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلة والاداب، باب تحریم الظلم، ص ۱۳۹۴، حدیث: ۲۵۸۱

اس روایت سے معلوم ہوا کہ بندوں کے حقوق کا معاملہ یوں بھی زیادہ سنگین ہے کہ جب تک بندہ اپنا حق معاف نہ کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی معاف نہیں فرمائے گا لٰہذا قیامت کی آزمائش سے بچنے کے لیے حُقُوقُ الْعِبَاد میں احتیاط نہایت ضروری ہے۔ دنیوی نقصان کے لیے صرف اس پہلو کو مدِّ نظر رکھیے کہ حُقُوق العباد کی پامالی سے معاشرے کا سکون غارَت ہو جاتا ہے لٰہذا جس کے ذہن میں حقوق العِباد کی اہمیت نقش ہو اور اس کی پامالی کے نقصانات بھی ذہن نشین ہوں تو یقیناً ایسا شخص اس عظیم ترین گناہ سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

(۳) اَیَّامُ اللہ یاد رکھنے کے لیے

جس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کوئی نعمت ملے یا کسی خاص فضل و کرم کا نزول ہو ایسے دنوں کو اَیَّامُ اللہ کہتے ہیں۔ اَیَّامُ اللہ کو یاد رکھ کر انہیں منانا بھی صالحین کا طریقہ رہا ہے اور اس سے جہاں خوب خوب برکتیں حاصل ہوتی ہیں وہیں کئی بگڑے کام بھی بَن جاتے ہیں اس لیے خوش عقیدہ مسلمان جشن ولادت، شبِ معراج، گیارہویں شریف، چھٹی شریف اور بزرگانِ دین کے اَعراس یاد بھی رکھتے ہیں اور خصوصی اہتمام کے ساتھ منا کر برکتیں بھی پاتے ہیں۔ ان دنوں کو منانے سے اَسلاف کی سیرت سے آگاہی بھی حاصل ہوتی ہے اور نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا جذبہ بھی میسر آتا ہے۔ لٰہذا اپنے عمل میں اضافے کے لیے

ان ایام کو یاد رکھنا اور انہیں منانا معاشرے کی اِصلاح کے لیے مفید ہے۔

(۴) اللہ والوں کے حالاتِ زندگی

بزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرنا باعثِ برکت بھی ہے اور ذریعۂ رحمت بھی۔ جہاں یہ سیرت زندگی کو خوش گوار اور پُرمسرت بنانے کا سبب بنتی ہے وہیں ظاہری وباطنی بیماریوں کے لیے موٴثر علاج بھی ہے۔ اللہ والوں کی سیرت کے مطالعے سے نیّت کو پاکیزہ رکھنے، اعمال کی اصلاح کرنے اور مشکلات اور مصیبت میں ثابت قدم رہنے کا ذہن بنتا ہے۔ اَسلاف کی سیرت سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں میں وہ مہک ہوتی ہے جو نہ صرف ہماری دنیوی زندگی کو خوشبودار بنا دیتی ہے بلکہ ہماری اُخروی زندگی کے لیے بھی مفید کردار ادا کرتی ہے یقیناً یہ تمام فَوائِد و ثَمَرات اسے حاصل ہونگے جو ان کی سیرت سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے ذہن میں رکھ کر ان پر عمل بھی کرے۔[1]

(۵) حصولِ عبرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کی فطرت ہے کہ جب اسے کوئی نقصان پہنچتا ہے یا وہ کسی کو آزمائش میں دیکھتا ہے تو اس سے نصیحت حاصل کرتا ہے

---

1 . . . اللہ والوں کی سیرت پر دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتب بالخصوص ”فیضانِ صدیق اکبر، فیضانِ فاروقِ اعظم، سیّدنا عمر بن عبد العزیز کی ۴۲۵ حکایات، اسلاف کا انداز تجارت، اللہ والوں کی باتیں“ کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

لیکن یہ نصیحت اسی صورت میں مفید ہوتی ہے جب ان تمام باتوں کو اپنے ذہن میں رکھے اور اسی طرح کی غلطی کرنے سے خود کو زندگی بھر بچائے رکھے لہٰذا عبرت حاصل کرنے والی آنکھ کی تمام تر معلومات کو یادداشت میں محفوظ کرلینا دنیا و آخرت کی بہتری کے لیے بے حد مفید ہے۔

(۶) شرعی احکام پر عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب اسے کسی چیز کے نفع یا نقصان کا علم ہو تو اس پر عمل کرتا ہے یا اس سے بچتا ہے۔ چونکہ شریعت انسان کے دین، جان، مال، عقل، نسب کی حفاظت کرتی ہے اور اس کے متعلق احکام بھی عطا فرماتی ہے لہذا جب کسی کے پیشِ نظر اس کی اہمیت ہوگی اور اس کے ذہن میں عمل کا اخروی فائدہ بھی نقش ہوگا تو وہ زیادہ رغبت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے عطا کردہ احکام پر اِستقامت سے عمل کرے گا۔

حافظے کے دنیوی فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مضبوط قوتِ حافظہ کے جہاں بے شمار اُخروی فوائد ہیں وہیں اس کے دُنیوی فوائد کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا، چنانچہ یہاں چند فوائد ذکر کیے گئے ہیں:

(۱) تعلیمی کامیابی کا حصول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امتحان تعلیمی دور کے کسی بھی مرحلے کا ہو اس میں برتری حاصل کرنے لیے انسان اپنی یادداشت سے ضرور مدد لیتا ہے۔ حافظے میں محفوظ معلومات کا بَروَقت اور صحیح استعمال اس کے مستقبل کو تابناک بنا سکتا ہے۔ تعلیمی میدان میں کامیابی حاصل کرنے اور اپنے مقصد کو پانے کے لیے سچی لگن اور محنت و مشقت کا عادی ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین قوتِ حافظہ کا ہونا بھی ضروری ہے۔

(۲) کاروباری کامیابی

کاروبار سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کو حساب کتاب، لین دین سے زیادہ واسطہ پڑتا ہے اگر خرید و فروخت کے شرعی احکام ان کی یادداشت میں محفوظ ہوں تو اس کی برکت سے حرام سے بچنے کا ذہن بنتا ہے، لین دین میں بھی احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹتا۔ اسی طرح کاروبار کرنے والے شخص کی یادداشت میں جس قدر گاہک اور ڈِیلر کی اہمیت، نفع نقصان کے پہلو اور انہیں مطمئن کرنے کے جائز طریقے محفوظ ہوں گے اتنا ہی وہ جھوٹ، دھوکہ بازی وغیرہ سے بچ سکے گا نیز آخرت کی بربادی سے خود کو بچانے میں کامیاب ہو گا۔ مزید یہ کہ حسنِ سُلوک، دیانت داری اور خوش اَخلاقی کی برکت سے کاروباری فوائد بھی یقیناً

حاصل کرے گا لہٰذا کاروبار کسی بھی نوعیت کا ہو اس کی کامیابی کے لیے اچھی یادداشت کا ہونا بھی شرط ہے۔

(۳) مشاورت کے لیے

کسی بھی مسئلے کو حل کرنے کے لیے مشاورت (مشورہ کرنا) بہت مفید ہے۔ اس کی اہمیت واضح کرنے کے لیے دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مشاورت کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: "اور کاموں میں ان سے مشورہ لو۔

اِس آیت کی تفسیر میں خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: "اس میں اِن کی دلداری بھی ہے اور عزت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ سنّت ہو جائے گا اور آئندہ اُمّت اس سے نفع اٹھاتی رہے گی۔" سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: "لَانَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ یعنی مشورہ کرنے والا نادم نہیں ہوتا۔"[1] لیکن یہ معاملہ جس قدر اہم ہے اسی قدر حسّاس بھی، کیوں کہ کُند ذہن

---

[1] ... معجم اوسط، من اسمه محمد، ۵/۷۷، حدیث: ۶۶۲۷

سے مشاورت جہاں وقت کی بربادی کا سبب بنتی ہے وہیں اس کے غلط مشورے پر عمل کی صورت میں سنگین نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے لہٰذا مشاورت کے عمل کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے حافظے کا قوی ہونا ضروری ہے۔

(۴) اچھی یادوں سے محظوظ ہونے کے لیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کے کچھ لمحات ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں بار بار یاد کرکے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات ان لمحات کو بطورِ ترغیب بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات کو یاد فرماکر خوشی محسوس کرتے، بلکہ بعض روایات بیان کرنے والوں کا انداز اس طرح ہوتا کہ جیسے راوی کے پیشِ نظر وہ تمام منظر ہو۔ اسی طرح اگر زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی یادیں ذہن میں نقش ہوں تو ان کے خیال سے دل کو فرحت اور روح کو سکون ملتا ہے۔ خوشی کے ان لمحات کو یادداشت میں محفوظ رکھ کر زندگی کو خوش گوار بنایا جاسکتا ہے، خاص طور سفرِ مدینہ کے یادگار لمحات ذہن میں بسائے رکھنے کی وجہ سے عشقِ رسول میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۵) دلچسپ گفتگو کرنے کے لیے

گفتگو میں نرمی اختیار کرنا بھی بہت اچھی خوبی ہے لیکن بات چیت کو دلچسپ اور موثر بنانے نیز بات سمجھانے کے لیے بوقت ضرورت محاوروں اور

مثالوں کا استعمال بے حد مفید ہوتا ہے۔ نصیحت آموز اَقوال اور دل جوئی پر مشتمل الفاظ بھی گفتگو کا حصہ ہوں تو سننے والے کو بھی لطف آتا ہے اور بات بھی جلد سمجھ آجاتی ہے۔ اس طرح کی دلچسپ گفتگو کرنے کے لیے ان لوازمات کا ذہن میں ہونا لازمی ہے کیوں کہ یہ تمام لوازمات جتنے اَحسن طریقے سے ذہن میں محفوظ ہوں گے گفتگو بھی اتنی ہی معنی خیز، دلچسپ اور پُر مغز ہو گی۔

(۶) نگران و منتظم کے لیے

نگران یامُنْتَظِم گھر کا ہو یا کسی ادارے کا، یہ عہدہ جتنا اہم ہے اسی قدر حَسّاس بھی ہے۔ **نگران یامنتظم** کی سرپرستی اور نگرانی میں کئی لوگ کام کرتے ہیں لہذا **نگران یامنتظم** ادارے کے انتظامی امور کی بھاری ذمہ داری اپنے سر لے کر اپنے ماتحت افراد کو سکون فراہم کرتا ہے لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ **نگران یامنتظم** دیانت دار، خوش اخلاق اور خیر خواہ ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ذہین اور قوی حافظے کا مالک بھی ہو تاکہ حساب و کتاب کے اعداد و شمار سے لے کر ماتحت افراد کو کام دینے اور لینے کے تمام مراحل بآسانی طے ہو سکیں۔

(۷) پریشانی سے بچنے کے لیے

کوئی چیز کہیں رکھ کر بھول جانے سے جس طرح کی آزمائش اور پریشانی کا سامنا ہوتا ہے اس کے نظارے آئے دن ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اس طرح کی بھول

نہ صرف ہمارے قیمتی وقت کی بربادی کا سبب بنتی ہے بلکہ بعض اوقات تو بڑے مالی خَسارے کا ذریعہ بھی بن جاتی ہے۔ اس طرح بھولنے کی وجہ سے زندگی اُلجھن اور پریشانی کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس پریشانی سے خود کو بچانے کے لیے قوتِ حافظہ کو بہتر بنانے کی کوشش کرنا بے حد ضروری ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو !زندگی کے اور بھی کئی شعبے ہیں جن میں قوتِ حافظہ کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چند فوائد کا ذکر صرف اس لیے کر دیا گیا ہے تا کہ قوتِ حافظہ کی اہمیت اجاگر ہو اور آئندہ آنے والے ابواب (Chapters) کی روشنی میں آپ بھی حافظے کی بہتری کے لیے کوشش کریں۔

حیرت انگیز قوتِ حافظہ کی حکایتیں

انسان نے قوتِ حافظہ کی بنیاد پر نہ صرف اپنی تاریخ کو محفوظ رکھا بلکہ روزمرہ کے تجربات کو یاد رکھ کر دنیا میں ترقی کی۔ یوں تو سابقہ امتوں میں بھی حیران کُن قوتِ حافظہ کے مالک افراد موجود تھے لیکن سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے اس امت کو خصوصیت کے ساتھ اس وصف سے نوازا گیا چنانچہ حضرت سیّدنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس امت کو حفظ اور یادداشت کی غیر معمولی صلاحیت عطا فرمائی ہے جبکہ گزشتہ امتوں میں سے کسی کو اس سے نہیں نوازا گیا، (حیرت انگیز

حافظے کی) اس نعمت کو نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کے ساتھ خاص فرمایااور اس کی بدولت اس امت کی عزت افزائی فرمائی۔ (1)

حضرت سیّدنا حسین بن عبدالرحیم عراقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی اس امت کی خصوصیات ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اس امت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ لوگوں نے اپنی کم عمری میں جن علوم پر عُبُور حاصل کیا، سابقہ امتیں لمبی عمر ملنے کے باوجود حاصل نہ کرسکیں، یہی وجہ ہے کہ اتنی کم عمری میں اس امت کے مجتہدین پر عُلُوم ومَعارِف کے خزانے کھل گئے۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین کی سیرت میں حیران کُن قوتِ حافظہ کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں جنہیں پڑھ یا سن کر امتِ محمدیہ کی اس خصوصیت پر یقین نہ صرف قوی ہوتا ہے بلکہ اس کی بدولت سنتِ نبوی کی پیروی اور شریعت پر چل کر کامیابی پانے کا جذبہ بھی نصیب ہوتا ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین نے بارگاہِ الٰہی سے ملنے والی قوتِ حافظہ اور ذہانت کے ذریعے دینِ اِسلام کی خدمت فرمائی اور ایسے کارنامے انجام دیے جو رہتی دنیا تک ہدایت اور

---

1 ... زرقانی علی المواھب، المقصدالرابع فی...الخ، الفصل الرابع ما اختص بہ من الفضائل...الخ، ۷/۴۷۸

2 ... زرقانی علی المواھب، المقصدالرابع فی...الخ، الفصل الرابع ما اختص بہ من الفضائل...الخ، ۷/۴۷۸

رہنمائی کا سبب بنتے رہیں گے۔

حفاظ قراٰن کی سات حکایات

(۱)صرف پڑھ کر سورۂ اَنعام یاد کرلی

حضرت سیِّدنا ابو المعالی محمد بن علی حلبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیز ترین قوتِ حافظہ سے نوازا تھا۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کسی نے سورۂ اَنعام حفظ کرنے کا مشورہ دیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صرف ایک مرتبہ پڑھ کر یہ سورت حفظ فرمالی۔ یاد رہے کہ سورۂ اَنعام میں 20 رکوع اور 165 آیتیں ہیں اور فقط ایک بار پڑھ کر حفظ کرلینا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تیز ترین حافظے کی دلیل ہے۔[1]

(۲) تین دن میں حِفظِ قراٰن

حضرت سیِّدنا ہشام بن محمد کلبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میرے چچا مجھے قراٰنِ پاک حفظ نہ کرنے پر سَرزَنِش (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) کیا کرتے تھے، ایک دن میں اپنے کمرے میں گیا اور یہ قسم کھائی کہ جب تک قراٰن پاک یاد نہ کرلوں، باہر نہیں نکلوں گا اس طرح میں نے تین دن میں قراٰن پاک حفظ کرلیا۔[2]

---

1 ... الدرر الکامنة، محمد بن علی۔۔۔الخ، ۴/۸۶، رقم: ۲۳۷

2 ... المنتظم، ثم دخلت سنة اربع ومائتین، ۱۰/۱۴۰

(۳) تین ماہ میں حفظِ قراٰن

حضرتِ سَیِّدُنا امام ربّانی مُجَدِّدِ اَلفِ ثانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحِبزادے حضرت سَیِّدُنا محمد معصوم نقشبندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ مادَرزادولی (یعنی پیدائشی ولی اللہ) تھے اور اُنہوں نے صرف تین ماہ کی قلیل مدّت میں مکمل قراٰن کریم حفظ کرلیا تھا۔[1]

(۴) چار سال کی عمر میں حفظِ قراٰن

حضرت سَیِّدُنا امام عبد الوہاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نقل فرماتے ہیں: ”حضرت سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چار سال کی عمر میں پورا قراٰن حفظ کر لیا تھا۔“[2]

(۵) پندرہ پاروں کے پیدائشی حافظ

حضرت خواجہ قُطْبُ الحقِّ وَالدِّین بَخْتیار کاکی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر جس دن چار بَرَس چار مہینے چار دن کی ہوئی (تو) ”تقریبِ بِسْمِ اللہ“ مُقرَّر ہوئی، لوگ بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی تشریف فرما ہوئے۔ ”بِسْمِ اللہ“ پڑھانا چاہی مگر اِلہام ہوا کہ ٹھہرو! حَمِیدُ الدِّین ناگوری آتا ہے

---

1 ... جامع کرامات اولیاء، ۱/۳۳۳

2 ... طبقات الکبریٰ للشعرانی، ۱/۸۰

وہ پڑھائے گا۔ اِدھر ناگور میں قاضی حمید الدین (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو اِلہام ہوا کہ جلد جا! میرے ایک بندے کو "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھا! قاضی صاحِب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: صاحبزادے پڑھئے! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، آپ نے پڑھا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور شروع سے لے کر پَندرہ پارے حِفْظ سنا دیئے۔ حضرت قاضی صاحِب اور خواجہ صاحِب نے فرمایا: صاحبزادے آگے پڑھئے! فرمایا: میں نے اپنی ماں کے شِکَم (یعنی پیٹ) میں اِتنے ہی سُنے تھے اور اِسی قَدْر اُن (یعنی امّی جان) کو یاد تھے، وہ مجھے بھی یاد ہوگئے۔[1]

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خدا اپنی الفت میں صادِق بنا دے   مجھے مصطفٰے کا تو عاشق بنا دے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس سے معلوم ہوا کہ زمانۂ حَمل میں ماں کے مُعامَلات بچّے کی شخصیّت پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اِس لیے ماں کو چاہیے کہ ان اَیّام میں اپنے اَفکار وخیالات کو پاکیزہ رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ یہ زمانہ کیبل اور وی سی آر پر فلمیں ڈرامے دیکھتے ہوئے گزارے گی تو شِکَم میں پلنے والی اولاد پر جو اَثرات مُرتَّب ہوں گے وہ اولاد کے باشُعُور ہونے پر بآسانی مُلاحَظہ کیے جاسکتے ہیں۔

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۸۱

جب تک مائیں عبادت ورِیاضت کا شوق اور تلاوتِ قراٰن کا ذوق رکھنے والی ہوتی تھیں، اُن کی گود میں پلنے والی اولاد بھی علم و عمل کا پیکر اور خوفِ خدا کا مظہر ہوا کرتی تھی۔ جب ماؤں نے نمازیں ترک کرنا اپنا معمول، فیشن کو اپنا شِعار اور بے پردَگی کو اپنا وقار بنالیا تو اولادیں بھی اِسی ڈگر پر چل نکلیں اور فحاشی و عُریانی اور بے راہ روی کا سیلاب حیا کو بہا کر لے گیا۔

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں | حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یاربّ
سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت وچغلی | تری پسند کی باتیں فقط سنا یاربّ
کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی، کردے | شُعُور و فکر کو پاکیزگی عطا یاربّ
نہیں ہے نامۂ عطّار میں کوئی نیکی | فَقَط ہے تیری ہی رحمت کا آسرا یاربّ

(وسائل بخشش)

(۶) حضرت شاہ رکن عالم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کا حفظِ قراٰن

سِلسلۂ سہروردیہ کے عظیم پیشوا، قُطبُ الاَقطاب حضرت سَیِّدُنا رُکنِ عالَم ابُوالفتح شاہ رُکنُ الدین سہروردی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کی عمر مبارکہ چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی ولیِ کامل، غَوثُ الوقت، جَدِّ امجد حضرت سیِّدنا بہاءُ الحق وَالدِّین زَکَرِیَّا ملتانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی نے بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھائی اوروالد بزرگوار قبلہ صَدرُالدِّین عارِف بِاللّٰہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو قراٰن پاک حفظ کروانا شروع

کیا۔ آپ کا معمول تھا کہ قراٰن شریف کا پاؤ پارہ تین مرتبہ پڑھتے تو وہ آپ کو زبانی یاد ہو جاتا۔[1]

(۷) قراٰن ناظرہ پڑھ کر حفظ ہو گیا

تاجدارِ گولڑہ حضرت علامہ پیر سیِّد مہر علی شاہ گولڑوی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت میں ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب (ناظِرہ) قراٰن مجید ختم کیا تو اُس وقت سارا قراٰن آپ کو بلا ارادہ حفظ ہو چکا تھا۔[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن سب پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اماموں کے حیرت انگیز حافظے کی 9 حکایات

(۱) آپ تو طبیب ہیں

حضرت سیِّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نُعمان بن ثابِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرت سیِّدنا اَنَس بن مالک اور حضرت سیِّدنا عبداللہ بن ابی اَوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور کم و بیش ۱۶ تابعین (یعنی جنہوں نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی صحبت پائی) سے احادیثِ کریمہ روایت کی ہیں۔ ہر مسئلے کے حل

1 ... سیرتِ پاک حضرت شاہ رکن الدین والعالم، ص۱۰ ملخصًا
2 ... مہر منیر، ص۶۵

کے لیے آپ کی ذات مَرجَعِ خلائق تھی اسی خصوصیت کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بے مثال سمجھا جاتا تھا۔اپنے وقت کے عظیم محدِّث حضرت سیِّدنا امام اَعمش سلیمان بن مہران رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمارامامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے اساتذہ میں ہوتا ہے جو نہ صرف شہر کوفہ بلکہ پورے عراق میں علمِ حدیث کے حوالے سے مشہور تھے۔ایک دن حضرت سیِّدنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ علمی سوالات کئے ، جس پر سیِّدنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایسے علمی اور فقہی جوابات ارشاد فرمائے کہ استادِ محترم حیران و شَشْدَر رہ گئے، حضرت سیِّدنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اس لائق اور ہونہار شاگرد سے پوچھا: ”آپ نے یہ جوابات کہاں سے سیکھے اور سمجھے؟“ سیِّدنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: ”آپ نے جو ہمیں فلاں فلاں روایات بیان کیں تھیں بس انہیں کی بنیاد پر میں نے یہ جوابات بیان کیے ہیں۔“ حضرت سیِّدنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کی خداداد قوتِ حافظہ اور بے مثال فقاہت دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھے: آپ تو طبیب ہیں اور ہم آپ کی تجویز کردہ دواؤں کو فروخت کرنے والے (یعنی آپ قرآن وحدیث کے دلائل سے مسائلِ شرعیہ نکالنے والے ہیں اور ہم لوگوں کو بیان کرنے والے۔)[1]

---

1 ... الثقات لابن حبان، کتاب من روی عن اتباع التابعین، باب العین، ۵/۳۳۴، رقم: ۲۴۴۶

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان بڑی نرالی ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو وہ علمی مقام و مرتبہ اور اس قدر بلند منصبِ اجتہاد عطا فرمایا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زمانے کے علماء اور آپ کے اساتذہ سب ہی آپ سے متاثر تھے۔ مذکورہ بالا واقعے سے حضرت سیِّدنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دِل میں آپ کا وہ مقام پیدا ہو گیا کہ اس کے بعد جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کوئی سوال پوچھتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے: اس مسئلے کا جواب تو ابو حنیفہ ہی دے سکتے ہیں، مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے علم میں برکت دی ہے۔ (1)

(۲) امام اَوزاعی نے تحسین فرمائی

حضرت سیِّدنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فقاہت اور بے مثال حافظے کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمایئے: چنانچہ اُستاذُ المُحدِّثین امام عبد الرحمٰن اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن کا شمار بلند پایہ علماء میں ہوتا ہے، ایک دفعہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے چند سوالات کیے، امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی فقہی بصیرت کی روشنی میں شاندار جوابات ارشاد فرمائے۔ امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان جوابات کو سن کر بہت متاثر ہوئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، ابو حنیفة، ۶/۵۳۷

عَلَیْہ سے دلیل پوچھی تو فرمایا: ”میں نے یہ جوابات آپ ہی کی روایت کردہ احادیث کی روشنی میں بیان کئے ہیں۔“ حضرت سیّدنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے حافظے اور فقہی بصیرت پر بے حد حیران ہوئے اور فرمایا: ”طبیب تو آپ لوگ ہیں ہم تو صرف دوافروش ہیں۔“[1]

(۳) ایک لاکھ اشرفیوں پر ترجیح

حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قوتِ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہزاروں حدیثیں زبانی یاد تھیں اور قرآن و حدیث سے مسائلِ دینیہ نکالنے میں آپ کی مثال نہیں ملتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حدیثِ مبارکہ سننا لوگ اپنے لیے سعادت سمجھتے اور اس پر بے حد مسرور بھی ہوا کرتے چنانچہ حضرت سیّدنا حافظ محمد بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے زمانے میں آپ جیسا کوئی عالم تھا نہ ہی پرہیزگار، اور نہ آپ جیسا کوئی عارف اور فقیہ تھا، خدا کی قسم! مجھے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حدیث شریف سن کر اتنی مسرت و خوشی ہوتی ہے جتنی ایک لاکھ اشرفیاں (سونے کے سکے) ملنے سے بھی نہیں ہوتی۔[2]

---

1 ... مرقاۃ المفاتیح، شرح مقدمۃ المشکاۃ، ۱/۷۴

2 ... الخیرات الحسان، الفصل الثالث عشر، ص ۴۹

(۴)سب سے بڑے حافظ حدیث

حضرت سیّدنا تمیم بن مُنتَصِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سیّدنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، دورانِ گفتگو جب امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر ہوا تو ایک بے ادب شخص نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے کچھ نازیبا کلمات کہے، یہ سن کر حضرت سیّدنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گردن جھکائے کچھ دیر خاموش بیٹھے رہے، لوگوں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ ہمیں معاملے کی حقیقت سے آگاہ فرمائیں؟ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اوصاف بیان کرنا شروع کئے: امام اعظم ابو حنیفہ متقی، پاکیزہ شخصیت کے مالک اور زبان کے حد درجہ سچے تھے، دنیا کی حرص (لالچ) سے بے نیاز تھے، اپنے زمانے میں سب سے بڑے حافظِ حدیث تھے، میں نے ان کے ہم زمانہ میں سے جتنوں کو بھی پایا سب کو یہی کہتے سنا کہ ”امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سب سے بڑے فقیہ تھے۔“[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نہ صرف فقیہ اور محدِّث تھے بلکہ مجتہد کے درجے پر بھی فائز تھے اور ایک مجتہد کے لئے تمام قرآنی آیات کا مع ان کے شانِ نزول واقف ہونا اور تمام احادیثِ کریمہ کی

---

1 ... اخبار ابی حنیفۃ، ذکر ما روی فی زھدہ، ص۴۸

حقیقت سے آگاہ ہونا نیز ان دلائلِ شرعیہ سے مسائلِ دینیہ نکالنے پر قادر ہونا شرط ہے اور بلاشبہ حضرت سیّدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم میں یہ شرائط بدرجہ اُتم پائی جاتی تھیں۔ اجتہاد کے اس عظیم درجے پر فائز ہونے کے لئے جہاں بے حد ذہین ہونا ضروری ہے وہیں بے پناہ قوتِ حافظہ کا مالک ہونا بھی ناگزیر ہے۔ حضرت سیّدنا امام اعظم نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حافظے میں قراٰن و حدیث سے ماخوذ ہزاروں دلائل ہر وقت موجود رہتے اور اسی کی روشنی میں ہر مسئلے کا حل ارشاد فرماتے تھے، یہ ہی وجہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دنیا میں "امامِ اعظم" کے عظیم لقب سے مشہور ہوگئے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قوت حافظہ جس طرح ظاہری علوم (یعنی قراٰن و حدیث، فقہ وغیرہ) کے سمندر کو اپنے اندر سموئے ہوئے تھا، اسی طرح باطنی علوم (اخلاص، عاجزی، زہد و قناعت، صبر و شکر وغیرہ) کے جام بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عملی زندگی سے چھلکتے تھے، چنانچہ آپ کی زندگی کا یہ پہلو بھی ملاحظہ فرمایئے: (۱) خوفِ خدا سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنا روتے کہ پڑوسیوں کو بھی آپ پر رحم آجاتا۔ (۲) ریاکاری سے بچنے کے لیے طرح طرح کی تدابیر اختیار فرماتے۔ (۳) جب آپ پر کوئی مسئلہ واضح نہ ہوتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِستغفار کرتے۔ (۴) بے کار اور فضول باتوں میں نہ کبھی غور و فکر فرماتے اور نہ انہیں سنتے۔

(۵)غیبت سے دور رہتے۔ (٦)غریب اور محتاج مسلمانوں کی خیر خواہی فرماتے، حاجت مند طلباء کی کفالت فرماتے، جیسی چیز اپنے گھر والوں کے لیے خرید فرماتے ویسی ہی چیز اپنے اساتذہ کے لیے بھی خریدتے اور انہیں بھجواتے۔(۷)فضول باتوں سے بچنے کے لیے زیادہ تر خاموش رہتے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زہد و تقویٰ اور پرہیز گاری میں بھی اپنا ثانی نہ رکھتے تھے، امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی انہی پاکیزہ صفات کے سبب بڑے بڑے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن فرمایا کرتے تھے: تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنی نمازوں میں امام اعظم کے لیے دعا کریں کیوں کہ انہوں نے حدیث و فقہ کو محفوظ رکھا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امام اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مبارک سیرت کے ان گوشوں سے یہ معلوم ہوا کہ جب دل ریاکاری، تکبر، حسد، بغض و کینہ وغیرہ کی نُحُوست سے پاک و صاف ہو، خوفِ خدا، اخلاص، عاجزی، اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے دل آباد ہو، تو پھر ان کی برکت سے ذہن کے بند دریچے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطاؤں کے دروازے کھلتے ہیں اور دماغی قوت میں بھی کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! امام اعظم کے صدقے ہمیں ظاہری اور باطنی بیماریوں

---

1 ... الخیرات الحسان، الفصل الثالث عشر، ص ٦٢-٦٩ ماخوذا

سے نجات عطا فرما کر ہمارے قوت حافظہ میں برکت عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵) متقی والدین کا ذہین ترین فرزند

حضرت سیّدنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد حضرت سیّدنا اسماعیل بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت متقی اور پرہیز گار تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو شبہات سے پاک مال و دولت (یعنی ایسا مال جس میں مکروہ و حرام ہونے کا ذرّہ برابر بھی شائبہ نہ ہو) سے نوازا تھا۔ ۱۳ شوال ۱۹۴ ہجری میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدنا اسماعیل بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بیٹے کی نعمت سے سرفراز فرمایا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیٹے کا نام "محمد" رکھا اور یہ ہی "محمد بن اسماعیل" آگے چل کر "امام بخاری" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت سیّدنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ ان کے والد حضرت سیّدنا اسماعیل بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتقال فرما گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تربیت کی تمام تر ذمہ داری آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نہایت ہی نیک اور پرہیز گار والدہ پر آگئی۔ بچپن میں حضرت سیّدنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک اور تکلیف پہنچی کہ آپ کی بینائی چلی گئی، جس کی وجہ سے آپ کی والدہ شدید

غم سے دوچار ہو گئیں، پریشانی کے عالم میں انہوں نے رو رو کر دعائیں کی اور بارگاہِ الٰہی میں فریادی ہوئیں۔ ان دعاؤں کی قبولیت کا اثر یوں ظاہر ہوا کہ ایک رات جب امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ سوئیں تو انہیں خواب میں حضرت سیّدنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زیارت ہوئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے خوش بخت بیٹے کی بینائی واپس آنے کی خوشخبری سنائی، صبح وہ خواب حقیقت میں بدل گیا اور اس طرح امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں میں دوبارہ بَصارت کا نور پیدا ہو گیا۔ نیک والدہ کی پرورش اور حلال رزق کھلانے کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حیرت انگیز حافظہ عطا فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دس سال کی چھوٹی عمر میں ہی علمِ حدیث حاصل کرنا شروع کر دیا اور صرف ایک سال میں متنِ حدیث اور سندِ حدیث پر اتنا عُبور حاصل کر لیا کہ بعض اوقات آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اساتذہ بھی اپنے بیان کردہ متن وسند کی دُرُستی کے لئے آپ کی مدد حاصل کرتے۔[1]

(۶) ستر ہزار حدیثوں کا کم سِن حافظ

حصولِ علم کے ابتدائی زمانے میں حضرت سیّدنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ستر ہزار احادیث یاد فرمالی تھیں چنانچہ حضرت سیّدنا محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1 ... فتح الباری، الفصل العاشر، ذکر نسبہ و مولدہ۔۔۔الخ، ۱/ ۴۵۲

تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدنا سلیمان بن مجاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: اگر آپ کچھ دیر پہلے آجاتے تو میں آپ کو وہ بچہ دکھاتا جو ستر ہزار (70,000) حدیثوں کا حافظ ہے۔ یہ حیرت انگیز بات سن کر حضرت سیِّدنا سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ حضرت سیِّدنا محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس سے فراغت کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تلاش کرنا شروع کر دیا، جب ملاقات ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: کیا ستر ہزار احادیث کے حافظ آپ ہی ہو؟ یہ سن کر حضرت سیِّدنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: ”جی ہاں، میں ہی وہ حافظ ہوں، بلکہ مجھے اس بھی زیادہ احادیث یاد ہیں اور جن صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور تابعین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے میں حدیث روایت کرتا ہوں ان میں سے اکثر کی تاریخِ پیدائش، رہائش اور تاریخِ وفات سے بھی واقفیت رکھتا ہوں۔“[1]

(۷) ایک ہزار حدیثیں زبانی بیان فرمادیں

حضرت سیِّدنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی بے پناہ قوت حافظہ سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور چھ سال حجازِ مقدس (عرب شریف کا وہ حصہ جس میں مکہ مکرمہ، مدینۂ منورہ اور طائف کے علاقے شامل ہیں) میں مقیم رہ کر خوب اِکتسابِ علم

---

1 ... ارشاد الساری، مقدمۃ المولف، الفصل الخامس فی ذکر نسب البخاری۔۔۔الخ، ۱/۵۹

فرمایا۔ حصولِ علمِ دین کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی سفر اختیار فرمائے، دو مرتبہ مصر اور شام، چار مرتبہ بصرہ اور کئی دفعہ (عراق کے شہر) کوفہ اور بغداد بھی تشریف لے گئے۔[1] ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بلخ (خراسان کے ایک مشہور شہر) تشریف لے گئے، لوگوں نے آپ سے حدیث سنانے کی فرمائش کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک ہزار احادیث زبانی بیان فرمادیں۔[2]

حضرت سیّدنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس قدر قوی حافظہ رکھنے اور اپنے مُعاصِرین (یعنی اپنے زمانے کے علماء) میں بلند مقام حاصل کرنے کے باوجود دنیوی لذتوں اور عیش و عشرت سے کوسوں دور رہتے تھے۔ نیک ہونے کے سبب گناہوں سے تو بچتے ہی تھے مگر شبہات (یعنی ایسی چیزیں جن کا حلال و حرام ہونا مشتبہ ہو ان) سے بچنا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے والد سے وِراثت میں ملا تھا۔ آپ لوگوں کے ہجوم میں ہوتے یا تنہائی میں، ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف طاری رہتا، جس طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حُقُوقُ اللہ کی ادائیگی میں بے مثال تھے اسی طرح حقوق العباد کی پاسداری میں بھی اپنی مثال آپ تھے، زبان کو غیبت سے محفوظ رکھتے چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: "مجھے امید ہے کہ جب

---

1 ... سیراعلام النبلاء، ابوعبداللہ البخاری۔۔۔الخ، ۱۰/ ۲۸۵

2 ... سیراعلام النبلاء، ابوعبداللہ البخاری۔۔۔الخ، ۱۰/ ۲۸۹

میری بارگاہِ الٰہی میں حاضری ہوگی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا حساب نہیں لے گا کیوں کہ میں نے آج تک کبھی کسی کی غیبت نہیں کی۔"[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لقمۂ حلال، نیک والدین کی پرورش، دنیوی لذتوں سے دوری، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف، زبان کی حفاظت کرتے ہوئے غیبت سے پرہیز اور ان جیسے دیگر اچھے اعمال ہمارے دِل و دماغ کے لیے مفید ترین روحانی غذائیں ہیں۔ ان کی برکت سے انسان کا ذہن یکسوئی پاتا ہے، قلبی بے چینی سے نجات حاصل کرتا ہے اور اعضاء پُرسکون رہتے ہیں اور دائمی مطالعے پر قوت حاصل ہوتی ہے۔ حضرت سیّدنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نزدیک "**مکمل توجہ اور دائمی مطالعہ**" قوت حافظہ کے لیے بے حد ضروری ہیں چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: کیا حافظے کو قوی کرنے کے لیے بھی کوئی دوا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دوا کا تو مجھے معلوم نہیں، البتہ **آدمی کے اِنْہماک اور دائمی مطالعے کو** میں نے قوتِ حافظہ کے لیے مفید ترین پایا ہے۔[2]

(۸) شوق اور لگن نے مشکلات آسان کردیں

حضرت سیّدنا امام محمد بن ادریس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ... فتح الباری، الفصل العاشر، ذکر سیرتہ و شمائلہ ۔۔۔ الخ، ۱/ ۴۵۵

2 ... فتح الباری، الفصل العاشر، ذکر جمل الاخبار الشاھدۃ ۔۔۔ الخ، ۱/ ۴۶۰

نے بے پناہ علم کے ساتھ عمل کی توفیق سے نواز کر بلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حصولِ علمِ دین کا اس قدر شوق تھا کہ یتیم ہو جانے اور غُربت و اِفلاس کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے راہِ علم کو اختیار فرمایا اور اس راہ میں آنے والی رکاوٹوں کو مستقل مزاجی کے ساتھ علمِ دین حاصل کرتے ہوئے پار کرتے چلے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اس بلند حوصلے کی داستان خود بیان فرماتے ہیں: **مکتب میں استاد صاحب کوئی بات کسی بچے کو ذہن نشین کراتے تو میں بہت دھیان سے ان کی باتیں سنتا، یوں مجھے استاد صاحب کی بات لفظ بہ لفظ یاد ہو جاتی**، چونکہ میں یتیم تھا، میری والدہ کے پاس تعلیم دلانے کے لیے پیسے نہ تھے لیکن میں نے استاد صاحب سے یہ طے کر لیا تھا کہ میں ان کی غیر موجودگی میں ان کے بچوں کی دیکھ بھال کروں گا، طلبہ استاد صاحب کی گفتگو لکھا کرتے تھے اور جب استاد صاحب اِملا کروا کے فارغ ہوتے، تو میں لکھنے کے ساتھ ساتھ ان تمام باتوں کو یاد بھی کر چکا ہوتا تھا۔"[1]

مزید فرماتے ہیں: "جب میں نے قرآن کریم حفظ کر لیا تو مسجد میں علماء کی محافل میں حاضر ہونے لگا، اس کی برکت سے میں حدیثِ پاک یا کوئی شرعی مسئلہ یاد کر لیا کرتا۔ پھر لکھنے کے لیے کوئی ہڈی تلاش کرتا اور اس پر حدیث شریف یا دینی

---

1 ... ترتیب المدارک، ابتداء طلبہ و حفظہ، ۱/۲۲۲

مسئلہ لکھ کر ایک تھیلی میں محفوظ کرلیتا۔"[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو بے مثال قوتِ حافظہ سے بھی نوازا تھا، شوق، لگن اور عزمِ جواں نے حضرت سیّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حافظے کو چار چاند لگا دیے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے پہلے ہی مُوَطّا امام مالک (امام مالک کی تحریر کردہ احادیثِ کریمہ کا مجموعہ) حفظ فرمالی تھی اور اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر مبارک صرف بارہ سال تھی۔[2]

(۹) آسمانِ علم کا چمکتا دمکتا ستارہ

قوتِ حافظہ کی اس نعمتِ خداوندی کو حضرت سیّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی نے حصولِ علمِ دین میں صَرف فرمایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس محنت کی بدولت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وہ بلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا کہ فقہ کے چار اماموں میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فقہ شافعی کے امام کی حیثیت سے مسلم دنیا میں جانے اور پہچانے جاتے ہیں اور کئی جلیل القدر مُفَسِّرین و محدِّثین، فقہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُقَلِّد (یعنی پیروکار) ہیں۔ حضرت سیّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ

1 ... حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ذکر بیان نسبہ و مولدہ و وفاتہ، ۹/ ۸۲
2 ... حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ذکر بیان نسبہ و مولدہ و وفاتہ، ۹/ ۷۸

تَعَالٰی عَلَیْہ صرف یاد کرلینے کو ہی کافی نہیں سمجھتے تھے بلکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نزدیک فائدہ مند علم وہی تھا جس پر عمل بھی کیا جائے چنانچہ خود فرماتے ہیں: اَلْعِلْمُ مَا نَفَعَ، لَیْسَ الْعِلْمُ مَا حُفِظَ یعنی علم وہی ہے جو نفع پہنچائے، علم وہ نہیں جو صرف یادداشت میں محفوظ ہو جائے۔[1]

علمِ نافع کی چمک دمک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی کے ہر گوشے میں واضح نظر آتی ہے۔حاجت مندوں کی خیر خواہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عاداتِ مبارکہ میں شامل تھی۔عبادت کا ایسا ذوق شوق تھا کہ رمضان کے نوافل میں ساٹھ مرتبہ قرآن کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔[2]

حضرت سیّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِخلاص کا یہ عالم تھا کہ اپنی تحریر کردہ کتابوں سے متعلق فرمایا کرتے: ''وَدِدْتُ أَنَّ الْخَلْقَ یَتَعَلَّمُوْنَ ھٰذَا الْعِلْمَ وَلَا یُنْسَبُ اِلَیَّ مِنْہُ شَیْءٌ یعنی میری خواہش ہے کہ میری کتابوں سے لوگ علمِ دین حاصل کریں لیکن ان کتابوں کو میری جانب منسوب نہ کریں۔''[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذہن میں محفوظ علمِ دین کے مدنی پھول

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، الامام الشافعی ... الخ، ۸/۴۱۷

2 ... سیر اعلام النبلاء، الامام الشافعی ... الخ، ۸/۳۹۰

3 ... حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ذکر بیان نسبہ و مولدہ و وفاتہ، ۹/۱۲۶

اسی صورت میں فائدہ دیں گے جب اس کی خوشبو ہمارے عمل سے ظاہر ہو اور دیگر مسلمان اس سے مُستَفِیض ہوں۔ ہمارے اسلاف اپنے علم پر عمل کرتے، دن رات قرانِ کریم کی تلاوت میں بسر فرماتے اور عبادت و ریاضت کے ذریعے توشۂ آخرت اکٹھا کرتے، ہمیں ان کی پیروی کرنی چاہیے، نیک اعمال میں اضافے کی جستجو کے لیے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر پر عمل کرنا بے حد مفید ہے اس کی برکت سے نہ صرف نیکیوں کی توفیق ملے گی بلکہ ان میں اضافے کا شوق بھی پیدا ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۰) استاد کی تمام باتوں کو ذہن میں محفوظ کرلیا

حضرت سیّدنا ہُشَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پہلے استاد ہیں، امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک عرصے تک حضرت سیّدنا ہُشَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں اِکْتِسابِ عِلمِ دین فرماتے رہے۔ جس وقت حضرت سیّدنا ہشیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا اس وقت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمرِ مبارک بیس سال تھی اور جو کچھ آپ نے اپنے استادِ محترم سے سنا تھا وہ تمام کا تمام آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ذہن میں محفوظ فرمالیا تھا چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں: جب میں بیس سال کا تھا تو حضرت

سیّدنا ہشیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوگیا، میں نے آپ سے سنی ہوئی تمام باتوں کو اپنے ذہن میں محفوظ کرلیا تھا۔[1]

(۱۱)ہزارہا حدیثیں یاد فرمالیا کرتے

حفظِ حدیث میں بھی حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان نرالی ہے چنانچہ حضرت سیّدنا امام ابوزُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک روز حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ارشاد فرمایا: آپ کے والد حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہزارہا احادیث یاد فرمالیا کرتے تھے۔[2]

(۱۲)جو سنتے یاد فرمالیتے

حضرت سیّدنا سعید بن عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیّدنا امام ابوزُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابوزُرعہ! آپ کا حافظہ زیادہ قوی ہے یا امام احمد بن حنبل (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا؟ ارشاد فرمایا: امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حافظہ مجھ سے زیادہ قوی ہے۔ حضرت سیّدنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد نے فرمایا: آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: میں نے سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، احمد بن حنبل، ۹/۴۳۸

2 ... سیر اعلام النبلاء، احمد بن حنبل، ۹/۴۴۰

کتابیں دیکھیں ہیں، ان کی ابتدا میں جو احادیثِ مبارکہ آپ نے بیان کی ہیں ان کے راویوں کے نام مذکور نہیں ہیں اور یہ اس وجہ سے ہے کہ سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ مبارکہ کا جو حصہ سن لیتے ہیں اسے اپنی یادداشت میں محفوظ فرما لیتے ہیں اور یہ میرے بس سے باہر ہے۔[1]

(۱۳) قوتِ حافظہ سے لوگوں کو فائدہ

حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذہن میں قرآن و حدیث کی خوشبو رچ بس گئی تھی اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجالس علم و حکمت کے مدنی پھولوں سے مہکا کرتیں اور آپ کی صحبت میں بیٹھنے والوں کا ذہن معطر ہو جایا کرتا تھا چنانچہ حدیث کے ایک بلند پایہ امام حضرت سیّدنا امام ابو داؤد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجالس درحقیقت آخرت کی یاد دلانے والی ہوتی تھیں، اس میں کسی قسم کی دنیوی گفتگو نہ ہوتی، میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو (ان مجالس کے علاوہ بھی کبھی) دنیا کے ذکر میں مشغول نہیں پایا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، احمد بن حنبل، ۹/ ۴۴۰

2 ... سیر اعلام النبلاء، احمد بن حنبل، ۹/ ۴۴۸

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ملنے والا مقام ومرتبہ یقیناً آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلوصِ نیت کے ساتھ دینِ متین کی خدمت کا قیمتی انعام تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زندگی بھر دینِ اسلام کی خدمت کی اور امت کو شرعی احکام سے آگاہ کیا، دین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اور اسی کو اپنا سب کچھ جانا۔ اَسلاف کی سیرت کے یہ پہلو ہمارے لئے مشعلِ راہ اور آخرت کی نجات کا ذریعہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو اسی نجات سے بہرور کرانے کے لئے شب وروز مصروفِ عمل ہے، نیک بننے اور سنّتوں بھری زندگی گزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں، آپ بھی مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دو جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۴) عِلمِ تفسیر، مَغازِی اور اَیَّام عرب کے حافظ

حضرت سیِّدنا امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سِراجُ الاَئمّہ حضرت سیِّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لائق، فائق شاگردوں میں سے ایک ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سیِّدنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبتِ بابرکت میں سترہ سال گزارے اور علمِ دین کی منازل طے

فرمائیں۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بے پناہ حافظہ عطا فرمایا تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اس خُداداد صلاحیت کو عُلُومِ دِینیہ کے حُصُول میں صَرف فرمایا، حضرت سیِّدنا ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ تفسیر، علمِ مَغازی اور اَیَّامِ عرب کے حافظ تھے اور ان عُلُوم میں سے ایک فقہ بھی ہے۔[2]

حضرت علامہ اِبنِ عَبدُ البَرّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حافظ کا لقب دیا۔ یاد رہے حافظ اسے کہا جاتا ہے جو ایک لاکھ احادیث کو سَنَداً و مَتْناً راویوں کے اَحوال کے ساتھ جانتا ہو۔[3]

(۱۵) جسم بیمار لیکن حافظہ صحت مند

ایک مرتبہ حضرت سیِّدنا امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سفرِ حج کے دوران بیمار ہو گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک جگہ قیام فرمایا، اپنے زمانے کے عظیم مُحَدِّث حضرت سیِّدنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی قریب تشریف فرما

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، القاضی ابو یوسف۔۔۔ الخ، ۷/۸۰۷
2 ... سیر اعلام النبلاء، القاضی ابو یوسف۔۔۔ الخ، ۷/۸۰۷
3 ... وفیات الاعیان، القاضی ابو یوسف۔۔۔ الخ، ۳/۳۸۹

تھے، انہیں جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیماری کا علم ہوا تو عیادت کے لیے تشریف لے آئے، حضرت سیِّدنا امام ابویوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہاں موجود لوگوں سے ارشاد فرمایا: ابو محمد (یہ حضرت سُفیان بن عُیَیْنَہ کی کنیت ہے) سے علمِ حدیث حاصل کرو۔ چنانچہ حضرت سیِّدنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چالیس اَحادیثِ مبارکہ بیان فرمائیں، جب حضرت سیِّدنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں سے تشریف لے گئے تو حضرت سیِّدنا امام ابویوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لوگوں سے فرمایا: جو روایتیں سُفیان بن عُیَیْنَہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے بیان کی ہیں وہ مجھ سے بھی سن لو، یہ فرما کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شدید بیماری و کمزوری اور سفر کی تھکن کے باوجود محض اپنے حافظے کی بنیاد پر وہ چالیس کی چالیس احادیث بیان فرمادیں۔[1]

(۱۶) جن کے حافظے سے دوسرے بھی مُستَفِید ہوتے

حضرت سیِّدنا ابو مُعاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اور امام ابویُوسُف علمِ حدیث کے لیے حضرت سیِّدنا حَجّاج بن اَرطاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں احادیث لکھوایا کرتے تھے اور امام ابویوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان روایات کو اپنی یادداشت میں محفوظ کرتے تھے۔ پھر

---

1 ... اخبار ابی حنیفۃ، اخبار الامام ابی یوسف وذکر نسبہ، ص ۱۰۰

جب حضرت سیِّدنا حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لے جاتے تو ہم حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حافظے کی مدد سے ان احادیث کو لکھا کرتے۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدنا امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حافظہ مِثالی تھا۔ کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حافظِ حدیث کہا تو کسی نے حدیث کے اِملا کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف رجوع کرنے کا مَدَنی مشورہ دیا اور حضرت سیِّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تو آپ کو سب سے زیادہ علم والا قرار دیا۔ [2]

(۱۷) سات دن میں قراٰن حفظ کرلیا

حضرت سیِّدنا امام محمد بن حسن شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بھی امامِ اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہونہار تلامذہ میں سے ایک ہیں۔ جب آپ نے علمِ دین حاصل کرنے کا ارادہ فرمایا تو اپنے وقت کے عظیم و بے مثال مُعَلِّم حضرت سیِّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی درسگاہ کا انتخاب فرمایا حضرت سیِّدنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کی کم عمری کی وجہ سے پہلے قراٰنِ کریم حفظ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واپس تشریف لے گئے، لیکن سات دن ہی

---

1 ... اخبار ابی حنیفۃ، اخبار الامام ابی یوسف وذکر نسبہ، ص ۱۰۱

2 ... سیر اعلام النبلاء، القاضی ابو یوسف۔۔۔الخ، ۷/۴۰۸

گزرے تھے کہ امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پھر حضرت سیِّدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو دیکھ کر فرمایا: میں نے کہا تھا کہ آپ پہلے قراٰنِ شریف حفظ کریں پھر آیئے گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہایت ادب سے عرض کی: میں قراٰن پاک حفظ کرچکا ہوں۔[1]

حضرت سیِّدنا امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ کی قوتِ حافظہ دیکھ کر بے حد متأثر ہوئے اور آپ کو اپنی شاگردی میں قبول فرمالیا، بعد اَزاں حضرت سیِّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی صحبت میں کئی سال رہ کر علمی، اخلاقی اور روحانی فیضان سے مُسْتَفِیض ہوتے رہے۔

(۱۸) شرعی مسائل حل کرنے کا انوکھا انداز

حضرت سیِّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جیسے جلیل القدر امام کا شمار حضرت سیِّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے استاد حضرت سیِّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے یہاں ایک رات قیام فرمایا، جب رات ہوئی تو امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نوافل کی ادائیگی کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہوگئے جبکہ حضرت سیِّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بستر پر ہی آرام فرمارہے، جب فجر کا وقت ہوا تو امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ... مناقب الامام الاعظم للکردری، ۲/۱۵۵

تَعَالٰی عَلَیْہ نے وضو کیے بغیر نماز ادا فرمائی، امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس پر بے حد تعجب ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بے وضو نماز ادا کرنے کا سبب پوچھا تو حضرت سیّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: آپ نے ساری رات نوافل ادا کرکے فقط اپنے لیے عمل کیا جب کہ میں نے نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام امت کے لیے یہ عمل کیا کہ ساری رات بستر پر لیٹے لیٹے قرآن شریف سے مسائلِ دینیہ نکالتا رہا اور اس رات میں نے ہزار سے زائد مسائل کا اِستخراج کیا ہے۔" حضرت سیّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے آپ کا یہ جواب سنا، تب سے ہی میں اپنی شب بیداری پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شب بیداری کو ترجیح دیتا ہوں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سات دن میں قرآن شریف حفظ کرنا اور ایک رات میں محض اپنی یادداشت کی بنیاد پر قرآن مجید سے ہزار مسائلِ شَرعِیَّہ نکالنا اسی شخص کے لیے ممکن ہے جس کا حافظہ غیر معمولی ہو، چونکہ حضرت سیّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے مثال حافظے کے مالک تھے اس لئے یہ کارنامہ آپ ہی کے حصے میں آیا۔ علمِ دین حاصل کرکے اس میں غور وخوض کرنا بہت اہمیت کا حامل ہے، جیسا کہ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: رسول اللّٰہ

---

1 ... مناقب الامام الاعظم للکردری، ۱۵۹/۲

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے اور دین کی اصل پرہیز گاری ہے۔[1]

حضرت سیِّدنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھ سے رسولِ کریم رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اگر تم صبح اٹھ کر قرآن مجید کی ایک آیت کا علم حاصل کرو تو وہ تمہارے لئے سو(100) رکعت نماز نفل پڑھنے سے افضل ہے اور اگر تم صبح اٹھ کر علم کا ایک باب (CHAPTER) پڑھ لو، خواہ اس پر عمل کرو یا نہ کرو تو وہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی کے تحت "جامعۃ المدینہ" (للبنین اور للبنات) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جہاں بے شمار اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں چشمۂ علم سے سیراب ہو رہے ہیں، دعوتِ اسلامی کا پاکیزہ سنّتوں بھرا مَدَنی ماحول اخلاق و کردار سنوارنے میں مزید چار چاند لگا دیتا ہے، آیئے! آپ بھی "جامعۃ المدینہ" میں داخلہ لے لیجئے، اپنے بچوں کو داخل کروایئے، اپنے عزیز و اقارب کو داخلہ لینے کی ترغیب دلایئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث، ۱/ ۶۸، حدیث: ۲۵۵ ملتقطا

2 ... ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی فضل من تعلم القرأن وعلمه، ۱/ ۱۴۲، حدیث: ۲۱۹

عَزَّوَجَلَّ علم کا نور ہمارے معاشرے سے جہالت کی سیاہی کو کافور کر دے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۹) سَیِّدُ الْحُفَّاظ کا حیرت انگیز حافظہ

حضرت سیِّدنا محمد بن اسمٰعیل بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استاد حضرت سیِّدنا اِسحاق بن رَاہوَیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار جَلِیْلُ الْقَدْر محدِّثینِ کرام میں ہوتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی حیران کُن حافظہ عطا فرمایا تھا۔ آپ کی اسی عظمت کے پیشِ نظر امام ذَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے آپ کو شَیْخُ الْمَشْرِق (مشرق کا سب سے بڑا عالم) اور سَیِّدُ الْحُفَّاظ (حافظوں کا سردار) کے لقب سے یاد فرمایا ہے۔(1)

ایک مرتبہ امیر عبد اللہ بن طاہر کے دربار میں حضرت سیِّدنا امام اسحاق بن رَاہوَیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک عالم صاحب سے کسی علمی مسئلے میں گفتگو جاری تھی، اسی دوران ایک کتاب کی عبارت پر دونوں میں اختلاف ہوا تو حضرت سیِّدنا امام اِسحاق بن رَاہوَیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر عبد اللہ بن طاہر سے وہ کتاب منگوانے کے لیے ارشاد فرمایا، جب کتاب آگئی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر سے فرمایا: ''اس کتاب کا صفحہ نمبر گیارہ اور لائن نمبر سات ملاحظہ فرمالیں آپ کو معلوم

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، اسحاق بن راھویہ۔۔۔الخ، ۹/۵۴۷

ہو جائے گا کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہی درست ہے۔" جب امیر عبد اللہ نے کتاب کا یہ مقام دیکھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بات کو درست پایا، اس پر وہ بے حد حیران ہو کر کہنے لگا: "میں آپ کے عظیم الشان حافظے کا تو پہلے ہی مُعْتَرِف تھا لیکن اس سے زیادہ مجھے آپ کے اس مشاہدے پر حیرت ہے۔"(1)

امیر عبد اللہ بن طاہر نے ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس قوی حافظے کا سبب پوچھ ہی لیا اور کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ حافظہ مضبوط کرنے کے لیے "بَلاذُر" نامی شربت نوش فرماتے ہیں ؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: "میں نے کبھی اس طرح کی چیزوں میں ذرہ برابر دلچسپی نہیں لی (یعنی یہ عطائے الٰہی ہے جس میں کسی کھانے پینے والی چیز کا کوئی عمل دخل نہیں ہے)"(2)

ہر سنی ہوئی بات یاد ہو جاتی

ایک موقع پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے حافظے کے متعلق ارشاد فرمایا: میں جو بھی سن لیتا ہوں مجھے وہ چیز یاد ہو جاتی ہے اور میں یاد کی ہوئی کوئی بھی بات، کبھی نہیں بھولتا۔(3) یہ ہی وجہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، ۱۳۷/۸

2 ... سیر اعلام النبلاء، اسحاق بن راھویہ۔۔۔الخ، ۵۵۳/۹

3 ... تاریخ ابن عساکر، ۱۳۸/۸

ستر ہزار (70،000) احادیثِ مبارکہ اس طرح یاد ہیں کہ گویا وہ میرے پیشِ نظر ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی مضبوط قوتِ حافظہ کی عظیم نعمت کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی علمِ دین کی خدمت میں صَرف فرمایا اور یوں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر خاص و عام میں مقبول ہوگئے۔ جب کبھی آپ کا ذکرِ خیر ہوتا کوئی آپ کی صلاحیت کا اِعتِراف کرتا تو کوئی رشک کا اظہار کرتا جیسا کہ حضرت سیّدنا یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیّدنا اسحاق بن رَاہوَیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی کے ایک دن کو اپنی تمام عمر سے زیادہ محبوب جانا اور امام محمد بن عبد الوہاب فَرّاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی فقاہت اور علم کو بے مثال قرار دیا۔[2]

یہ حقیقت ہے کہ جس نے بھی دینِ اسلام کی خدمت اور ترویج و اِشاعت کے لئے کوششیں کی ہیں وہ دنیا میں تو سرخرو ہوا ہے، آخرت میں بھی اس کے لئے جنت کا وعدہ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف زندگی بھر حصولِ علمِ دین

---

1 ... المنتظم، ثم دخلت ثمان وثلاثین ومائتین، ۲۶۰/۱۱

2 ... سیر اعلام النبلاء، اسحاق بن راھویہ... الخ، ۵۵۳/۹

کے ساتھ درس و تدریس میں مشغول رہے اور نیکی کی دعوت کے ذریعے امّت کی اصلاح بھی فرماتے رہے، ان کا ہر عمل محض رضائے الٰہی کے لئے ہوتا اور ان کا کوئی لمحہ فکرِ آخرت سے خالی نہ ہوتا۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ یعنی برکت تمہارے اکابرین (بزرگانِ دین، علماء، اولیاء) کی پیروی میں ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہماری کامیابی و کامرانی اسی میں ہے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں اپنے اسلاف کی پیروی کریں اور ان کی طرح سامانِ آخرت اکٹھا کرنے کی فکر کریں، فی زمانہ گناہوں کا دور دورہ ہے اور نیکیاں کرنا بے حد مشکل ہو گیا ہے، اول تو شیطان نیک راہ کی طرف آنے نہیں دیتا اور پھر قسمت سے نمازیں پڑھنے، داڑھی رکھنے اور سنّتیں اپنانے کی توفیق مل جائے تو غافل لوگ اس راہ میں آڑے آتے ہیں، دوست احباب باتیں بنا کر شیطان کی چالوں کو کامیاب بناتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول دورِ حاضر میں کسی نعمت سے کم نہیں، جہاں نہ صرف اسلاف کی طرح زندگی اپنانے کا ذہن دیا جاتا ہے بلکہ شیطان کو ناکام کرنے کا طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے، اخلاص کی دولت ملتی ہے اور استقامت حاصل ہوتی ہے، آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ

---

1 ... مستدرک حاکم، کتاب الایمان، البرکۃ مع اکابرکم، ۱/۲۳۸، حدیث: ۲۱۸

ہو کر عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّت کی شاہراہ پر گامزن ہو جائیے۔

(۲۰) قوتِ حافظہ کی بدولت امت کی خیر خواہی

عربی زبان کی گرامر سیکھنے میں جن دو بنیادی عُلُوم کا سہارا لیا جاتا ہے وہ ''صَرف'' اور ''نَحو'' ہیں، علمِ نحو میں امام کا درجہ پانے والے حضرت سیّدنا خلیل نحوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت عبادت گزار اور عاجزی و انکساری کے پیکر تھے۔ حضرت سیّدنا خلیل نحوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دنیوی لذّات میں کوئی رغبت نہ تھی، صبر و قناعت جیسی عظیم خوبیاں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں پائی جاتی تھیں، چنانچہ منقول ہے کہ حاکمِ وقت نے اپنے بچوں کی تربیت کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں اپنا ایک قاصد بھیجا، قاصد نے جب حاکمِ وقت کی عرض آپ کی بارگاہ میں پیش کی تو آپ نے خشک روٹی نکالی اور قاصد کو دکھا کر فرمایا: جب تک یہ روٹی کا ٹکڑا مُیَسَّر ہے، مجھے سلیمان (حاکمِ وقت) سے کوئی حاجت نہیں۔''[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو بے مثال حافظہ بھی عطا فرمایا تھا چنانچہ ایک طبیب آنکھ کی بیماری کے لیے کوئی خاص دوا دیا کرتا تھا جس سے لوگوں کو جلد شفا مل جاتی تھی۔ جب اس طبیب کا انتقال ہو گیا تو لوگوں کو بڑی پریشانی ہوئی کیونکہ وہ طبیب کسی خاص طریقے سے دوا بناتا تھا اور کسی دوسرے کو اس کا علم نہ تھا، جب حضرت

---

1 ... بغية الوعاة، الخليل بن احمد...الخ، ۱/۵۵۸، رقم: ۱۱۷۲

سیّدنا خلیل نحوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: ”اس دوا کا کوئی نسخہ معروف ہے؟“ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں، پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: کیا وہ برتن موجود ہے جس میں وہ دوا بنایا کرتا تھا؟، لوگوں نے کہا: جی ہاں وہ موجود ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ برتن منگوایا اور اسے سونگھنے لگے، یوں آپ نے سونگھ سونگھ کر اس دوا کے پندرہ اجزاء معلوم کر لیے اور ان اجزاء کو منگوا کر دوائی تیار کی، جب لوگوں نے اس دوا کو استعمال کیا تو انہیں اسی طرح فائدہ ہوا جس طرح پہلے ہوتا تھا۔ پھر کچھ عرصے بعد اس طبیب کا نسخہ تحریری صورت میں مل گیا، جب اس نسخے کو حضرت سیّدنا خلیل نحوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے نسخے سے ملایا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ طبیب 16 اجزاء سے یہ نسخہ بنایا کرتا تھا اور موجودہ دوا میں سوائے ایک جُزء کے باقی پندرہ اجزاء بالکل مُوافِق تھے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشبہ یہ ان کی قوتِ شامَّہ (سونگھنے کی صلاحیت) اور قوتِ حافظہ کا ہی نتیجہ تھا جس کی بنا پر انہوں نے اس دوا کے اجزائے ترکیبیہ معلوم کر لئے، کیونکہ کسی بھی چیز کو محض سونگھ کر اس کے بارے میں وہی بتا سکتا ہے جس کے ذہن میں پہلے سے اس چیز کا مکمل علم ہو اور وہ اس کی حقیقت

---

1 ... بغیۃ الوعاۃ، الخلیل بن احمد...الخ، ۱/۵۵۹، رقم: ۱۱۷۲

سے مکمل طور پر آگاہ ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تاریخِ اسلام میں ایسی بے مثال صلاحیتوں والے کئی بزرگانِ دین کے واقعات موجود ہیں جن سے ہمارا ماضی روشن ہے اور جنہیں پڑھ کر ہمارا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ان مبارک ہستیوں کا فیضان نصیب فرمائے۔

(۲۱) قوتِ حافظہ نے استاد صاحب کو حیران کر دیا

صحاحِ سِتّہ (حدیث پاک کی چھ مشہور کتابوں) میں سے " ترمذی شریف" کے مصنف حضرت سیِّدنا امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ائمہ ٔحدیث کی فہرست میں نمایاں مقام رکھتے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حافظہ بے حد قوی تھا، حضرت سیِّدنا ابو سعد ادریسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "امام ترمذی کا قوت حافظہ ضَربُ المَثَل تھا۔"(1)

ایک مرتبہ حضرت سیِّدنا امام ترمذی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور آپ کے حدیث کے استاد مکہ مکرمہ کی جانب سفر کر رہے تھے۔ امام ترمذی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے استاد صاحب کی صحبت کو غنیمت جانا اور استاد صاحب کی اِملا کروائی ہوئی دو جلدیں دہرانے کا عرض کیا، تاکہ کوئی غلطی ہو تو وہ درست ہو جائے، استاد صاحب نے آپ کی درخواست قبول فرمالی لیکن جب آپ نے اپنے سامان میں وہ دو جلدیں

(1) ... سیر اعلام النبلاء، الترمذی محمد بن عیسی۔۔۔الخ، ١٠/ ٦١١

تلاش کیں تو نہ ملیں۔ اب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو استاد صاحب کی ناراضگی اور احادیثِ کریمہ کی دہرائی کا انمول موقع ہاتھ سے جانے کا خوف لاحق ہوا لہٰذا چند سفید کاغذ لیے اور استاد صاحب کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے ،استاد صاحب حدیث پاک بیان کرتے جاتے اور امام ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی یادداشت میں ان احادیث کی تصحیح محفوظ کرتے جاتے ،سلسلہ یوں ہی جاری رہا کہ اسی دوران اچانک استاد صاحب کی نظر آپ کے ہاتھ میں موجود خالی سفید کاغذوں پر پڑی ، یہ دیکھ کر استاد صاحب نے ناراضگی کا اظہار فرمایا،امام ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دونوں جلدوں کے کھو جانے کا استاد صاحب کو بتایا اور یہ بھی عرض کی کہ ابھی تک جو احادیث آپ نے بیان کی ہیں وہ سب میرے حافظے میں محفوظ ہیں۔استاد صاحب نے آپ کا امتحان لینے کے لیے احادیث بیان کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے الفاظ کی کمی بیشی کے بغیر وہ تمام احادیث سنا دیں،استاد صاحب سمجھے کہ آپ کو پہلے ہی سے حدیثیں حفظ تھیں تبھی آپ نے فوراً سنا دیں ساتھ ہی آپ سے اس بات کا اظہار بھی فرمادیا، حضرت سیّدنا امام ترمذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے استاد صاحب کو مطمئن کرنے لیے ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کو امتحان کے لیے پیش کیا اور انتہائی عاجزی کے ساتھ عرض کی: آپ اس کے علاوہ مزید احادیثِ مبارکہ بیان کر کے دیکھ لیں۔لہٰذا استاد صاحب نے مزید چالیس حدیثیں بیان فرمائیں اور

حضرت سیّدنا امام ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سنانے کا ارشاد فرمایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بغیر کسی غلطی کے وہ چالیس کی چالیس حدیثیں سنا دیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امام ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ سے جہاں آپ کے قوی حافظے کا پتہ چلتا ہے وہیں یہ مَدَنی پھول بھی ملتا ہے کہ ہمیں اپنے اساتذہ کا بے حد ادب و احترام کرنا چاہئے اور ان کی چاہت اور مرضی کے خلاف کام سے گریز کرنا چاہئے، مشہور مقولہ ہے "با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب" جو اپنے اساتذہ کا ادب کرتا ہے اور ان کی چاہت کو پورا کرتا ہے وہ کامیابی کی منزلیں طے کرتا ہے اور جو ان کا دِل دکھاتا ہے، ان کی غیبت کرتا، ان کی بیٹھنے کی جگہ کی بے ادبی کرتا یا بلاوجہ ان سے بغض رکھتا ہے وہ نہ صرف علم کی مٹھاس سے محروم رہتا ہے بلکہ اسے ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ہمارے بڑے بڑے ائمہ وفقہاء جن کا چہار سو شُہرہ ہے، جن کا کلام بطورِ دلیل پیش کیا جاتا ہے اور جن کا نام بہت احترام سے لیا جاتا ہے ان کی سیرت میں استاد کے ادب کا پہلو بہت نمایاں نظر آتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے استادوں کا ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ العاشرۃ، الترمذی الامام الحافظ۔۔۔الخ، ۲/۱۵۵

(۲۲) قوتِ حافظہ کی حفاظت اور کانوں کا قُفلِ مدینہ

حضرت سیِّدنا ابو زُرْعَہ عُبَیدُ اللہ بن عبد الکریم رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم کی جو بھی بات میرے کان سن لیتے ہیں مجھے اچھی طرح یاد ہو جاتی ہے ،اسی لئے بغداد کے بازار میں جب بھی جاتاہوں جیسے ہی موسیقی کی آواز میرے کانوں میں پڑتی ہے تو میں اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتا ہوں کہیں یہ گانے مجھے حفظ نہ ہو جائیں۔[1]

(۲۳) اگر یہ بات ہے تو ذرا سناؤ؟

حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن کا شمار امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں میں ہوتا ہے ان کے ایک دوست صَخْر بیان فرماتے ہیں: بچپن میں ہم دونوں کسی مقام سے گزر رہے تھے، قریب ہی ایک بزرگ کسی موضوع پر بیان فرمارہے تھے ، ہم دونوں بھی شریک ہوگئے،انہوں نے کافی طویل بیان فرمایالیکن جب بیان ختم ہوا تو حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے پورا بیان یاد ہو چکا ہے، آپ کی یہ بات سن کر وہاں موجود ایک شخص نے کہا: ”اگر یہ بات ہے تو ذرا سناؤ“، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

---

1 ... تاریخ بغداد، عبید اللہ بن عبد الکریم۔۔۔الخ، ۱۰/ ۳۳۰

اپنے حافظے کی بنیاد پر مکمل بیان سنادیا۔"[1]

(۲۴)120تفاسیر اور تین لاکھ اشعار کے حافظ

حضرت سیّدنا ابو بکر محمد بن قاسم اَنباری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی قابلِ رشک قوتِ حافظہ رکھنے والوں میں سے ایک ہیں۔[2] حضرت سیّدنا ابو علی قالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا ابو بکر اَنباری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قراٰن کی تائید کرنے والے تین لاکھ اشعار یاد تھے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قدیم زمانے میں عرب شریف میں بڑے بڑے شُعَرا تھے جو بہترین اشعار کہا کرتے تھے، کلام کا حسن اور اندازِ بیاں تو اپنی جگہ مگر طرح طرح کے الفاظ استعمال کرنا اور ان سے نِت نئے معانی کا اظہار کرنا، ان کے اَشعار کا طُرّۂ امتیاز ہوتا تھا۔ عربی زبان کا ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ اس میں ایک لفظ کئی کئی معنٰی پر مشتمل ہوتا اور کس وقت کون سا معنٰی مراد ہے اس کا تَعَیُّن قرائن کے ذریعے ہوتا ہے۔ قراٰن مجید جو عرب شریف میں نازل ہوا اس کے مختلف معانی کی تَعیین کے لئے ہمارے ائمہ شُعَرائے عرب کے اَشعار کو بطورِ

---

1 ... تاریخ بغداد، عبداللّٰه بن مبارک، ۱۶۴/۱۰

2 ... سیر اعلام النبلاء، ابن الانباری۔۔۔الخ، ۶۴۹/۱۱

3 ... تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ الحادیۃ عشرۃ، ابن الانباری۔۔۔الخ، ۴۲/۳

اِسْتِشْہَاد پیش کرتے آئے ہیں، تین لاکھ اشعار کا یاد ہونا کوئی عام بات نہیں تھی حضرت سیّدنا ابو بکر اَنباری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایسے تین لاکھ اشعار یاد تھے جو معانیِ قراٰن کے مُؤَیِّد (تائید کرنے والے) تھے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حافظے کے متعلق یہ بھی ملتا ہے کہ آپ کو ایک سو بیس (120) تفاسیر سندوں کے ساتھ حفظ تھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بے پناہ قوتِ حافظہ سے نوازا تھا اور آپ کے حافظے کے حیرت انگیز واقعات سن کر ہر ایک متاثر ہوتا تھا۔ حضرت سیّدنا اَبُو الْعَبَّاس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کے حافظے کے متعلق فرماتے تھے: حضرت سیّدنا ابو بکر اَنباری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قوتِ حافظہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔[1]

(۲۵) ذہین بیٹے کی بیماری پر والد صاحب کی بے چینی

حضرت سیّدنا ابو بکر انباری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ محترم بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خداداد حافظے کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہوگئے تو آپ کے والد بے حد پریشان ہوئے۔ کسی نے اس بے چینی کی وجہ معلوم کی تو کتابوں سے بھری الماریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ان الماریوں میں موجود کتابیں جس کے سینے میں محفوظ ہوں میں اس کی بیماری پر

1 ... طبقات الحنابلة، ۲/۷۱، رقم: ۶۰۴

پُرسکون کیسے رہ سکتا ہوں؟[1]

(۲۶)اچانک امتحان میں امتیازی کامیابی

حضرت سیّدنا ابو کُرَیب محمد بن عَلاء ہَمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا شمار اکابر (بڑے) محدثینِ کرام میں ہوتا ہے، علمِ حدیث میں امتیازی مقام رکھنے کی وجہ سے آپ کو شیخ المحدثین بھی کہا جاتا ہے۔ ایک روز عاشقانِ حدیث آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر کے پاس جمع ہوگئے اور اِکتسابِ علمِ حدیث کے لئے گھر میں داخلے کی اجازت مانگنے لگے، جب حضرت سیّدنا ابو کُرَیب ہَمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے گھر کی کھڑکی سے انہیں ملاحظہ فرمایا تو ان کے ذوق وشوق کو جانچنے کے لئے ارشاد فرمایا: تم میں سے کس کس کو میری لکھوائی ہوئی احادیث یاد ہیں؟ یہ سنتے ہی تمام افراد کی نظریں حضرت سیّدنا اِبنِ جَرِیر طَبَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر ٹھہر گئیں، جب آپ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو حضرت سیّدنا ابو کُرَیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی لکھوائی ہوئی احادیث یاد ہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِثبات میں جواب دیا اور پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس طرح حدیث بیان فرمائی: فلاں دن آپ نے ہمیں یہ حدیث سنائی تھی، فلاں دن وہ حدیث سنائی تھی۔ الغرض دنوں کی تَعیین کے ساتھ آپ نے تمام حدیثیں بیان فرمادیں، حضرت سیّدنا اِبنِ جَرِیر طَبَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی

---

[1] ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، محمد بن القاسم ابو بکر الانباری، ص ۳۰۱

بیان کردہ احادیث سے حضرت سیّدنا ابو کُریب ہَمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا ایک مسئلہ بھی حل ہو گیا، جس سے آپ بے حد خوش ہوئے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گھر آنے کی اجازت عطا فرمائی۔[1]

(۲۷) 80دن میں حفظِ قراٰن

حضرت سیّدنا ابو بکر محمد بن مُسلم شہاب زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قابلِ رشک قوتِ حافظہ عطا فرمایا تھا، اسی کی بدولت آپ نے صرف اَسّی (80) دن میں قراٰنِ کریم حفظ کر لیا تھا۔[2]

(۲۸) کئی علوم کا خزانہ ذہن میں محفوظ تھا

حضرت سیّدنا لَیث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں دیکھا، اس لئے کہ اگر تم انہیں ترغیب و ترہیب سے متعلق احادیث بیان کرتے ہوئے سن لو تو ضرور کہو گے کہ آپ کے علاوہ کوئی اور اتنی خوبصورتی سے یہ روایات بیان نہیں کر سکتا، اگر تم ان سے انبیائے کرام اور اَہلِ کتاب کے متعلق روایات سن لو تو تمہیں کہنا پڑے گا کہ سب سے عمدہ

---

1 ... معجم الادباء، محمد بن جریر۔۔۔الخ، ص۲۴۴۷

2 ... تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ الرابعۃ، الزھری۔۔۔الخ، ۱/۸۴

انداز ِروایت تو یہی ہے ۔اوراگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عِلْمُ الْاَنْسَاب بیان فرمائیں تو زبان پر یہ جملے بے ساختہ جاری ہو جائیں کہ احسن انداز میں بیان کرنا تو آپ ہی کا حصہ ہے اور اگر قراٰن و حدیث کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں تو آپ کی گفتگو جامع ترین اور نئے گوشوں پر مشتمل ہوتی ہے۔(1)

(۲۹)تمام جوابات یاد ہیں؟

حضرت سیّدنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب علمِ دین حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا تو آپ جلیل القدر تابعی حضرت سیّدنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بار گاہ میں جا پہنچے اور علمِ دین کے انمول موتی چُننے میں مصروف ہو گئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے حضرت سیّدنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا کرتے تھے اور دن بہ دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سوالات بڑھتے جارہے تھے، ایک دن حضرت سیّدنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کا امتحان لینے کے لیے پوچھا:" جتنے سوالات آپ کر چکے ہیں کیا ان سب کے جوابات آپ کو یاد بھی ہیں؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: جی ہاں مجھے وہ سب یاد ہیں۔پھر حضرت سیّدنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان تمام سوالات کے جوابات دہرا دیے، حضرت سیّدنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا:

(1) ... البدایۃ والنہایۃ، ثم دخلت سنۃ اربع وعشرین ومائۃ، ۶/ ۴۹۱

مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ جیسا (ذہین اور مضبوط حافظے والا) شخص بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا فرمایا ہے۔[1]

حضرت سیّدنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے حافظے کے بارے میں خود فرماتے ہیں: جو کچھ میرے کان سن لیتے ہیں میرا دل اُسے محفوظ کر لیتا ہے۔[2]

(۳۰) ہُشَیم کے حافظے میں فرق نہیں آسکتا

حضرت سیّدنا ابراہیم حربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حُفّاظِ حدیث چار ہیں، ہُشَیم ان سب کے جامع ہیں۔ حضرت سیّدنا ہُشَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مجلس میں سو حدیثیں یاد کر لیا کرتا تھا اگر ان سو حدیثوں کے بارے میں سوال کیا جاتا تو ضرور میں جواب دیتا۔ (الحث علی حفظ العلم، ص ۲۱۲) اسی لیے حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''زمانہ کسی کا بھی حافظہ تبدیل کر سکتا ہے لیکن ہُشَیم کی یادداشت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔''[3]

(۳۱) اعلیٰ حضرت کا حیرت انگیز حافظہ

اعلیٰ حضرت، عظیمُ البَرَکت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے قابلِ قدر خُلَفاء میں سے ایک مُحَدِّث اَعْظَم ہِند حضرت ابو حامِد سیِّد محمد

---

1 ... طبقات کبری، قتادہ بن دعامۃ السدوسی، ۱۷۲/۷

2 ... حلیۃ الاولیاء، قتادہ بن دعامۃ، ۳۷۹/۲

3 ... سیر اعلام النبلاء، ہشیم بن بشیر۔۔۔الخ، ۵۴۱/۷

کچھوچھوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قوی حافظے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تکمیلِ جواب (جواب مکمل کرنے) کے لیے جُزئِیّاتِ فِقْہ (یعنی فقہ کی کتابوں سے مسئلوں کے جوابات) کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے وہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی خدمت میں عَرض کرتے اور حوالہ جات طلب کرتے تو اُسی وقت آپ فرمادیتے کہ ''رَدُّالْمُحْتَار'' جلد فُلاں کے فُلاں صَفَحہ پر فُلاں سَطر (لائن) میں اِن الفاظ کے ساتھ جُزئیّہ موجود ہے۔ ''دُرِّ مُخْتَار'' کے فُلاں صَفْحے پر فُلاں سَطر میں عبارت یہ ہے۔ ''عالمگیری'' میں بقید (ب۔قَید یعنی کسی قید کے ساتھ) جلد و صَفَحہ وَسَطر یہ الفاظ موجود ہیں۔ ''ہِندیہ'' میں ''خَیریہ'' میں ''مَبْسُوط'' میں (فقہ کی مختلف کتابوں کے نام بتاکر) ایک ایک کتاب فِقہ کی اصل عبارت مع صَفَحہ وسَطر بتادیتے اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو وُہی صَفَحہ وسَطر وعبارت پاتے جو زَبانِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے فرمایا تھا۔[1]

(۳۲) ایک رات میں دو جلدیں حافظے میں محفوظ کرلیں

خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت مولانا ظفر الدین بِہاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے قوتِ حافظہ کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اعلیٰ

---

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۱۰ بتصرف

حضرت (ہند کے ایک علاقے) پیلی بھیت میں حضرت وصی احمد (مُحدِّث) سورتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے گھر مہمان تھے، ایک دن دورانِ گفتگو فقہ کی کتاب ''عُقُوْدُ الدُّرِّیَّۃ فِیْ تَنْقِیْحِ الْفَتَاوٰی الْحَامِدِیَّۃ'' کا ذکر ہوا، یہ کتاب محدثِ سورتی کی لائبریری میں موجود تھی، کتاب کا نام سنتے ہی اعلیٰ حضرت نے فرمایا: ''میں نے (یہ کتاب) نہیں دیکھی، (بریلی واپس) جاتے ہوئے یہ کتاب میرے ساتھ کر دیجئے گا۔'' حضرت محدثِ سورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے بخوشی قبول کیا اور کتاب لا کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پیش کر دی مگر ساتھ میں یہ بھی فرمایا: جب ملاحظہ فرمالیں تو بھیج دیجئے گا، اس لیے کہ آپ کے یہاں تو بہت کتابیں ہیں میرے پاس یہی گنتی کی چند کتابیں ہیں جن سے میں فتاوی دیا کرتا ہوں۔'' اعلیٰ حضرت نے اسے قبول فرما لیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اسی دن بریلی روانگی تھی مگر ایک جاں نثار مرید کی دعوت کی وجہ سے ایک دن مزید قیام کرنا پڑا۔ رات میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ''عُقُوْدُ الدُّرِّیَّۃ'' کا مطالعہ فرمایا جب دوسرے دن بریلی واپس جانے کا وقت آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُحدِّثِ سورتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو یہ کتاب واپس فرمادی اور ارشاد فرمایا: ''قَصْد (ارادہ تو) بریلی لے جانے کا تھا اور اگر کل ہی جاتا تو اس کتاب کو ساتھ لیتا جاتا۔ لیکن جب کل جانا نہ ہوا تو شب میں اور صبح کے وقت پوری کتاب دیکھ لی اب لے جانے کی ضرورت نہ رہی۔'' حضرت محدثِ

سورتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے انتہائی حیرت سے فرمایا: ''بس ایک مرتبہ دیکھ لینا کافی ہو گیا؟'' اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو تین مہینہ تک تو جہاں کی عبارت کی ضرورت ہو گی، فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر کے لیے محفوظ ہو گیا۔''[1]

(۳۴)بابُ الاسلام سندھ کے آٹھ علماء کے نام بتادیے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے فتاویٰ جات کا مجموعہ ''فتاویٰ رضویہ'' (مُخرَّجہ) جو 33 جلدوں پر مشتمل ہے اس کے ایک جواب سے بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قوتِ حافظہ کا پتہ چلتا ہے۔ سوال اس طرح ہے: مولانا المعظم وبرادر محترم مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب اَرْفَعَ اللہُ شَانَہُم، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ: کالج کا ایک کام آ گیا ہے جس میں ضرورت ہے چند اَسماء (نام) ان علمائے کرام کے لکھے جانے کی، جو (بابُ الاسلام) سندھ کے تھے یا (بابُ الاسلام) سندھ میں آئے کم از کم پانچ نام ہونا چاہئے۔ اَنساب سَمعانی میں بعض اسماء ملے لیکن صرف نام، اس کی خبر نہ ملی کہ انہوں نے کیا خدمت انجام دی۔ طَبقاتِ حَنَفیہ کی فہرست میں کوئی نام نہ ملا۔ آنجناب براہِ کرم اعلیٰ حضرت سے اِستِفْسار فرمائیں۔ مُتَقَدِّمین یا مُتَاَخِّرِین علماءِ اہلسنّت، محدثین میں ہوں یا فقہاء میں۔

---

1 ... حیات اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۱۳ ماخوذاً

اگر اس قدر فرصت نہ ہو تو صرف ان کتابوں کے نام لکھ بھیجئے جن میں تلاش کروں۔ آپ (یعنی حضور مفتیٔ اعظم ہند کی خدمت میں نیاز نامہ اس لئے لکھا کہ آپ کو اعلیٰ حضرت کی حضوری حاصل ہے۔ فقیر کا سلام وقدم بوسی فرمادیجئے۔ مستحق دعا ہوں اور بڑا محتاج ہوں۔

الجواب:

(۱) مولانا رَحمۃُ اللہ سندھی تلمیذ (شاگرد ہیں) امام ابن ہمام (صاحبِ فتحُ القدیر کے) مصنفِ منسک کبیر، منسک صغیر و منسک متوسط معروف بہ لباب المناسک جس کی شرح ملا علی قاری نے کی ہے المسلک المتقسط فی شرح المنسک المتوسط۔

(۲) مولانا محمد عابد سندھی مدنی محدث صاحب "حصر الشارد"

(۳) مولانا محمد حیات سندھی شارح کتاب "الترغیب والترھیب"

(۴) مولانا محمد ہاشم سندھی، یہ بھی فقہ میں صاحب تصنیف ہیں۔

(۵) علامہ محمد ابن الہادی سندھی مُحَشِّی (یعنی حاشیہ لکھنے والے) فتح القدیر و صحَاحِ سِتَّہ و مسند امام احمد (پر)، استاذ (ہیں) علامہ محمد حیات سندھی (کے) متوفی ۱۱۳۸ھ

(۶) شیخ نظام الدین سندھی نزیل دمشق (شام کے شہر دمشق میں آنے والے) تلمیذ (شاگردِ) جلیل و محبوب حضرت قُدوۃُ العارفین سیّدصِبغَۃُ اللہ بروحی

(۷)علامہ سندھی مصنف غَایَۃُ التَّحقِیق جن سے سیّد علامہ طحطاوی مصری نے حاشیہ درمختار باب الامامۃ میں اِستِناد کیا۔(یعنی ان کی عبارت کو بطورِ دلیل پیش کیا)

(۸) شیخ محمد حسین انصاری سندھی عَم(یعنی چچا) شیخ عابد سندھی (کے جو)محدثین ورجال اسانید حصر الشارد سے ہیں۔ اس وقت یہی نام خیال میں آئے۔[1]

(۳۴)ایک ماہ میں حافظ قرآن

حضرت جناب سیّدِ ایُّوب علی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقف حضرات میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیّدِ ایُّوب علی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:اعلیٰ حضرت نے اُسی روز سے(قراٰن شریف کا)دَور شروع کر دیا جس کا وقت غالِبًا عشاء کا وُضُو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا،روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔ایک مَوقَع پر فرمایا: کہ میں نے کلامِ پاک بالترتیب بکوشش یاد کر لیا اور یہ اِس لئے کہ اُن بندگانِ خدا کا(جو میرے نام

1 ... فتاوی رضویہ،۲۶/۴۰۳

کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں ان کا) کہنا غلط ثابت نہ ہو۔[1]

(۳۵)خلیفۂ اعلیٰ حضرت کا حافظہ

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے نامور خلیفہ مُفَسِّرِ قراٰن، صَدرُ الاَفاضِل سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے چنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آپ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ان صلاحیتوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صَدرُ الاَفاضِل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہترین مقرر، باعمل مبلغ، منجھے ہوئے مفتی اور پُر اثر مُصَنِّف کے ساتھ ساتھ قابل ترین مُدَرِّس (یعنی استاد) بھی تھے۔ علمِ حدیث میں تو آپ مشہورِ عام و خاص تھے۔ بڑے بڑے علماءِ کرام اس بات کا اعتراف کیا کرتے تھے کہ جس طرح حدیث کی تعلیم آپ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ دیتے ہیں ان کے کانوں نے کبھی اور کہیں اس کی سماعت نہیں کی۔ اس جامعیت سے مختصر الفاظ بیان فرماتے تھے کہ مفہوم ذہن کی گہرائیوں میں اتر جاتا تھا۔ فُنُونِ عَقلِیہ کی کتابوں کی پُر مَغز مُدَلَّل (یعنی دلائل سے بھر پور) تقاریر زبانی یاد کیا کرتے تھے۔ درس کے وقت اپنے سامنے فُنُونِ عَقلِیہ کی کتاب نہ رکھتے تھے۔ طلبہ جب عبارت پڑھ چکتے آپ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کتاب پر تقریر

[1] ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۰۸

فرماتے تو گمان یہ ہوتا تھا کہ شاید آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی اس کتاب کے مصنف ہیں جو کتاب کی گہرائیوں عبارت کے رُمُوز و اَسرار کی وضاحت فرمارہے ہیں۔امیر اہلِ سنّت مزید فرماتے ہیں: صَدرُ الاَفاضِل عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ العَادِل اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود دَارُ الاِفتاء بڑی خوبی اور باقاعدگی کے ساتھ چلاتے ،ہند اور بیرونِ ہند نیز مراد آباد کے اَطراف و اَکناف سے بے شمار اِستِفْتَا اور اِسْتِفْسارات آتے اور تمام جوابات آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود عنایت فرماتے ۔بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی فقہی جزئیات اس قدر مُسْتَحْضَر (ذہن میں حاضر) تھے کہ جوابات لکھنے کے لیے کُتُبہَائے فقہ کی طرف مُراجَعَت کی ضرورت بہت کم پیش آتی ۔شہزادۂ صَدرُ الاَفاضِل حضرت علامہ سیّد اِختِصاصُ الدّین عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرمایا کرتے تھے کہ میراث و فرائض کے فتوے کثرت سے آتے مگر حضرت کو جواب لکھنے کے لیے کتاب دیکھتے ہوئے نہیں دیکھا آج تو ایک بطن دوبطن چار بطن کے فتوے اگر دارالافتاء میں آجائیں تو گھنٹوں کتابیں دیکھی جاتی ہیں تب کہیں جاکر فتوے کا جواب لکھا جاتا ہے مگر حضرت صدرالافاضِل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ حال تھا کہ بیس بیس اکیس اکیس بُطُون (پیڑھیوں) کے فتوے بھی دارالافتاء میں آگئے مگر حضرت بغیر کتاب دیکھے جواب تحریر فرمادیتے تھے البتہ انگلیوں پر کچھ شمار کرتے ضرور دیکھا جاتا اور آپ کے فتوے کے اِستِرْداد (یعنی رَد کرنے) کی کبھی نوبت نہیں

آئی۔[1]

(۳۶)ایک ہی دن میں کافیہ یاد فرمالی

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا حافظہ بَہُت مضبوط تھا۔ حافظہ کی قوت، شوق و محنت اور ذِہانت کی وجہ سے تمام طلبہ سے بہتر سمجھے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ کتاب دیکھنے یا سننے سے برسوں تک ایسی یاد رہتی جیسے ابھی ابھی دیکھی یا سنی ہے۔ تین مرتبہ کسی عبارت کو پڑھ لیتے تو یاد ہو جاتی۔ ایک مرتبہ ارادہ کیا کہ ''کافیہ'' کی عبارت زَبانی یاد کی جائے تو فائدہ ہو گا تو پوری کتاب ایک ہی دن میں یاد کر لی۔ کافیہ علمِ نحو کی کتاب ہے جو عربی میں ہے اور عالم کورس کے نصاب میں شامل ہے۔[2]

(۳۷)امیرِ اہلسنّت کا حافظہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے مثال حافظہ عطا فرمایا ہے جس کے واقعات اسلامی بھائیوں کی زبانی سننے کو ملتے رہتے ہیں، بلکہ بذاتِ خود امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی کئی

1 ... تذکرہ صدر الافاضل، ص۱۰۔۱۳
2 ... تذکرہ صدر الشریعہ، ص۷

دفعہ اس نعمتِ خداوندی کا اظہار فرما چکے ہیں، چنانچہ ایک مدنی مذاکرے کے دوران کچھ یوں ارشاد فرمایا:

جب میرے والدِ محترم حاجی عبد الرحمٰن قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مدینے شریف کا بُلاوا آیا تو میری عمر ڈیڑھ یا دو برس تھی۔ چنانچہ ۱۳۷۰ھ میں انہوں نے سفرِ حج اختیار کیا۔ والدِ محترم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سوئے عَرَب روانہ ہونے کے وقت مجھے بخار تھا مجھے اُس کمبل کا رنگ آج بھی یاد ہے جس میں لپیٹ کر مجھے ائیرپورٹ لایا گیا۔ وہ سرخ تھا۔

(۳۸) ایک بار پڑھنے سے یاد ہو جاتا

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جب میں اسکول پڑھنے جاتا تھا تو جو سبق ایک بار پڑھ لیتا تو مجھے یاد ہو جاتا۔ مجھے اپنے ساتھ پڑھنے والے اُن طلبہ پر بہت حیرت ہوتی تھی جو سبق یاد کرنے کے لئے رَٹّا لگاتے اور بار بار یاد کرتے تھے۔

(۳۹) پرانی یادیں تازہ فرمادیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کی مجالس میں سے ایک "مَجلس اِزدِیادِ حُب" بھی ہے جس کے تحت اُن اسلامی بھائیوں سے رابطہ کیا جاتا ہے جو دعوتِ اسلامی کی مدَنی تحریک سے کبھی وابستہ تھے مگر گھریلو

مصروفیات یا کسی مجبوری وغیرہ کی وجہ سے مدنی ماحول سے دور یا مدنی کاموں میں سُست ہوگئے۔ ایسے اسلامی بھائیوں کو دوبارہ دعوتِ اسلامی میں لانے، مدنی کاموں میں چُست کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اسی مجلس کے تحت ایک بار مدنی مذاکرے میں ایسے کثیر اسلامی بھائی شریک ہوئے جو دعوتِ اسلامی کی ابتدا میں امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ تھے ان میں سے کئی ایسے بھی تھے جو بعض وجوہات کی بنا پر برسوں امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے نہ مل سکے۔ مدنی مذاکرے کے دوران جب بھی کوئی پرانا اسلامی بھائی سوال کرتا تو امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف اسے پہچان لیتے بلکہ ان کا نام لے کر ان کے ساتھ گزرے برسوں پرانے مدنی قافلوں کے سفر، ان کے گھر جا کر نیکی کی دعوت دینا نیز کئی خوشگوار واقعات بیان فرما کر برسوں کی یاد تازہ فرما دیتے۔ ایک اسلامی بھائی کے ساتھ دعوتِ اسلامی کی ابتدا میں نیکی کی دعوت کے لئے بغداد شریف کا سفر فرمایا تھا، اسی مدنی مذاکرے کے دوران ان اسلامی بھائی سے فرمایا: آپ کے پاسپورٹ پر آپ کی تاریخِ ولادت فلاں سن درج ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلاف کے حیرت انگیز حافظے پر مشتمل واقعات پڑھ کر بے پناہ رشک آتا ہے، یقیناً بزرگانِ دین کے خداداد حافظے نے ہمارے ماضی کو روشن اور تابناک بنایا ہے اور آج بھی کامیابی کے مُتلاشی کے لیے یہ

واقعات منارۂ نور ہیں۔ عزم و حوصلہ، جُرأت و بہادری، محنت و مشقت کی عادت، مقصد پر نظر ہونے کے ساتھ ساتھ ان تمام واقعات میں سب سے زیادہ مشترک (ایک جیسی) بات زہد و تقویٰ ہے، یقیناً تقویٰ و پرہیز گاری اپنانے کی برکت سے قوتِ حافظہ مضبوط ہوتا ہے اور علم کا نور ذہن تک پہنچ کر محفوظ ہوتا رہتا ہے۔ کامیاب ترین افراد کی سیرت پڑھ کر ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ”کامیابی میرے قدم چومے“ اور حافظے کی مضبوطی شاہراہِ کامیابی پر گامزن ہونے کے لیے سب سے اہم ترین اور بنیادی قوت ہے۔ اسلاف کے ان واقعات کو پڑھ کر یقیناً آپ کے دل میں بھی قوت حافظہ بڑھانے کی خواہش جاگ اٹھی ہوگی، لہٰذا اس نیک خواہش کی تکمیل کے لیے اگلا باب ”حافظہ کیسے قوی ہو سکتا ہے؟“ کا مطالعہ کیجیے، ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنی زندگی میں نافذ کیجیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ خود تیز ترین قوتِ حافظہ پانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

باب: حافظہ کیسے قوی ہو سکتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حافظے کی اہمیت سمجھنے اور بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین کی سیرت سے عزم و حوصلہ پانے کے بعد یقیناً آپ بھی چاہیں گے کہ آپ کی بھی یادداشت تیز ترین ہو، جو آپ یاد کر لیں وہ کبھی بھی ذہن سے نہ نکلے اور ضرورت پڑنے پر ذہن میں محفوظ معلومات کو استعمال کر کے کامیاب افراد

کی صف میں شامل ہو جائیں۔ کوئی چیز ہمارے دماغ میں کس جگہ اور کس طرح کتنے عرصے تک محفوظ رہتی ہے یہ جاننے کے لئے انسانی یادداشت کے مختلف حصوں کی معلومات ہونا ضروری ہے چنانچہ

انسانی یادداشت کی اقسام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسانی یادداشت کے اعتبار سے دماغ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ دماغ کا وہ پہلا حصہ جو ہماری آنکھوں کے نزدیک ہے جسے ''سینسری میموری (Sensory term memory) کہا جاتا ہے، جب ہم اوّلاً کچھ سنتے ہیں تو وہ اسی حصے میں محفوظ ہوتا ہے۔ دوسرا دماغ کا درمیانی حصہ ہے جسے شارٹ ٹَرم میموری (Short term memory) کا نام دیا جاتا ہے، پہلے حصے سے معلومات کا ذخیرہ اس حصے میں منتقل ہوتا ہے، جبکہ دماغ کا تیسرا حصہ جو گُدی کی طرف ہے اسے ''لانگ ٹَرم میموری (Long term memory) کے نام سے مَوسُوم کیا جاتا ہے، دماغ کے درمیانی حصے سے معلومات اس آخری حصے میں منتقل ہوتی ہے اور معلومات کی یہی قسم دیرپا اور مستقل ہوتی ہے۔ ہماری معلومات کا اکثر حصہ دماغ کے اس پہلے حصے میں ہی رہ جاتا ہے اور آگے منتقل ہونے سے قبل ہی بھول کی نذر ہو جاتا ہے، کچھ حصہ شارٹ ٹرم میموری کے خانے میں آتا ہے مگر یادداشت کے اصولوں پر عمل نہ کرنے کی بدولت وہ بھی معدوم ہو جاتا ہے، اور

یوں ہمیں یاد نہ رہنے کی شکایت پیش آتی ہے۔

علم کو یاد رکھنے کے لئے تین اہم باتیں

دماغ کے ان تینوں حصوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے اور اپنی یادداشت کو دیرپا بنانے کے لئے تین باتوں کو عمل میں لانا چاہئے۔

(۱)حاضر دماغی

کچھ پڑھنے یا سننے سے قبل سب سے پہلے اپنے دماغ کو حاضر کیجئے اور کچھ سمجھنے اور سیکھنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کیجئے اس سوچ کے ساتھ کہ آپ کو بعد میں اسے دہرانا ہوگا۔ذمہ داری کے ساتھ اور علم کی جستجو رکھتے ہوئے پڑھنے یا سننے کا آغاز کیجئے۔

(۲)تکرار

معلومات حاصل کرنے کے دوران اپنے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے دلچسپی برقرار رکھیے ، اکتاہٹ کا مظاہرہ مت کیجئے اور جب علم کا حصول ہوچکے تو اس حاصل شدہ معلومات کے متعلق اپنے ہم خیال اسلامی بھائی سے گفتگو کرکے اس کی تکرار(Repeat) کیجیے۔

(۳)سابقہ معلومات سے منسلک کرنا

”**حاصل** ہونے والی نئی معلومات کو پہلے سے معلوم شدہ معلومات کے

ساتھ منسلک کر دیں" عموماً جو علم ہمیں حاصل ہوتا ہے اس کا تعلق کسی نہ کسی طرح ہماری سابقہ معلومات کے ساتھ ضرور ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں اپنی سابقہ معلومات کو اس نئی معلومات کے ساتھ جدید بنیادوں پر اُستوار کرنا چاہیے، اس سے جہاں ہمارے علم میں اضافہ ہو گا وہیں یادداشت میں اسے برقرار رکھنے کا ذریعہ بھی بن جائے گا۔

پہلی صورت پر عمل کرنے کی بدولت ہمارے دماغ کا پہلا حصہ اپنا پورا کام صحیح انجام دے گا اور ساری معلومات کو شارٹ ٹرم میموری کے حصے میں منتقل کر دے گا، دوسری صورت پر عمل کرنے کی وجہ سے معلومات کا یہ ذخیرہ لانگ ٹرم میموری کے حصے میں چلا جائے گا جبکہ تیسری صورت عمل میں لانے کی وجہ سے اس علم کو دوام نصیب ہو گا اور بھول کے خطرے کا خاتمہ ہو گا۔

ایک عملی مشق

مثلاً آپ کی کسی سے ملاقات ہوئی، آپ نے اس کا نام پوچھا، اس نے بتایا: میرا نام "نعمان" ہے۔ اس کا دل خوش کرنے اور بزرگوں کا ذکر خیر کرنے کی نیت سے آپ اس کا نام لے کر کہیے: "نعمان بھائی! آپ کا نام تو بہت اچھا ہے ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام بھی "نعمان" تھا۔" پھر جب کبھی اس سے ملاقات ہو تو اس کا نام لے کر پکاریئے یوں اس کا نام ہمیشہ کے لیے یاد

ہو جائے گا۔ اس مثال میں **علم** یاد رکھنے کی تینوں باتوں پر عمل کیا گیا ہے۔ جب نام پوچھا تو آپ نے نام یاد رکھنے کے لیے توجہ سے سنا۔ جیسے ہی اُس نے نام بتایا تو آپ نے **تکرار** کرتے ہوئے اس کا نام لیا، پھر ہمیشہ یاد رکھنے کے لیے تیسری بات پر عمل کرتے ہوئے اپنی سابقہ **معلومات** کے ساتھ اس بات کو منسلک کر لیا یوں آپ کو اس ملاقاتی کا نام یاد ہو گیا۔

باب ۲: حافظے کی مضبوطی کے طریقے

یہ باب (Chapter) حافظے کو تیز ترین بنانے اور اپنی یادداشت میں اہم باتوں کو محفوظ کرنے کے طریقوں پر مشتمل ہے، اس کے چار حصے ہیں۔

(۱) یاد کیسے کریں؟

(۲) اوراد و وظائف پڑھنے کی عادت بنائیے

(۳) صحت بخش غذائیں استعمال کیجئے

(۴) یادداشت کمزور کرنے والے اعمال

(۱) یاد کیسے کریں

کسی بات کو ذہن میں محفوظ کرنا اہم ترین بھی ہے اور مشقت طلب بھی، اس کے لئے سنجیدہ کوشش ہی کامیابی سے ہمکنار کرا سکتی ہے۔ کسی بھی چیز کو یاد

کرنے کے لئے چند امور کالحاظ کرنا بہت ضروری ہے لہٰذا نہایت توجہ سے ان تمام امور کامطالعہ فرمایئے آپ اپنی زندگی میں ان امور کونافذ کرکے حیرت انگیز تبدیلی محسوس کریں گے۔

یاد کرنے سے پہلے قابل توجہ امور

ہمارے روز مرہ کے معمولات میں کچھ عادتیں ایسی شامل ہو جاتی ہیں جو قوت حافظہ کے لیے بہت نقصان دہ ہوتی ہیں لہذا اچھی عادتیں اپنانا اور بری عادتیں چھوڑنا ہماری یادداشت کو قوی کرنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ یاد کرنے سے قبل اگر ان گیارہ(11)اُمور کالحاظ رکھا جائے تو کسی بھی بات کو جلد ذہن نشین کرنے میں کافی آسانی ہوگی۔

(۱)اچھی نیت

کسی بھی عمل سے قبل اچھی نیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جارہاہے دل اس کی طرف متوجہ ہواور وہ عمل رِضائے الٰہی کے لیے کیا جائے لہٰذا یاد کرنے سے پہلے رضائے الٰہی کی نیت کرنااور جو علم حاصل ہو گا اسے دوسروں تک پہنچانے کا عزم کرلینا بہت مفید ہے۔اس نیت کی برکت سے جلد یاد ہونے کی قوی امید ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُما فرماتے ہیں: اِنَّمَا یَحفَظُ

الرَّجُلُ عَلٰی قَدرِ نِیَّتِہٖ یعنی بندہ اپنی نیت کے مطابق ہی یاد کرپاتا ہے۔“[1]

ہمارے اسلاف نیت کی درستی کو آخرت کی بہتری کے لیے بہت ضروری سمجھتے تھے چنانچہ حضرت سیّدنا علی بن مدینی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: جب میں حضرت سیّدنا سُفیان ثَوری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بارگاہ سے رخصت ہونے لگا تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہیں اس علم کی وجہ سے خاصی آزمائش کا سامنا ہوگا، کیونکہ لوگ اپنی حاجتیں لے کر تمہارے پاس آئیں گے لہٰذا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا اور اس طرح کی صورت حال میں بھی اپنی نیت اچھی ہی رکھنا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری اچھی اچھی نیتیں دنیا و آخرت کی کامیابی کا سبب ہیں جیسا کہ حضرت سیّدنا ابو عاصم نبیل رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے انتقال کے بعد حضرت سیّدنا ابراہیم بن یحییٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو خواب میں آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی زیارت ہوئی۔ حضرت سیّدنا ابراہیم بن یحییٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی، پھر دریافت فرمایا: دنیا میں میرے متعلق کس طرح کی

---

1 ... الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، ذکر الاسباب التی یستعان...الخ، ص ۴۵۴

2 ... الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، ذکر الاسباب التی یستعان...الخ، ص ۴۵۴

گفتگو ہوتی ہے؟ حضرت ابراہیم بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: ہم جب بھی آپ کا نام لیتے ہیں تو آپ کے خلاف کوئی ایک جملہ بھی نہیں کہتے۔" یہ سن کر آپ خاموش رہے پھر حضرت سیّدنا ابراہیم بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جانب متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: لوگوں کو ان کی نیت کے مطابق ہی (اجر) دیا جاتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی چیز کو یاد کرنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے، اس سے دنیا و آخرت میں کامیابی پانے کا جذبہ جتنا زیادہ ابھرے گا یاد کرنے میں اتنا ہی دل لگے گا۔ مختلف کاموں میں اچھی اچھی نیتیں بڑھانے کے لیے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "ثواب بڑھانے کے نسخے" کا مطالعہ کیجئے۔

(۲) گناہوں سے دور رہیے

جس طرح نیکی حافظے کے لیے تقویت کا باعث بنتی ہے اسی طرح گناہ حافظے کو کمزور کرنے کا سب سے بڑا سبب ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف نے گناہوں کو قوتِ حافظہ کے لیے مہلک ترین مرض اور ترکِ گناہ کو نسیان کا سب سے مجرب اور بہترین علاج قرار دیا ہے اس کے متعلق اللہ والوں کے اقوال ملاحظہ فرمایئے:

---

1 ... الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، ذکر الاسباب التی یستعان۔۔۔الخ، ص ۴۵۵

﴿1﴾ صحابیٔ رسول حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں سمجھتا ہوں کہ بندہ گناہوں کی عادت اپنانے کی وجہ سے نسیانِ علم (یعنی علم بھول جانے) کا شکار ہوتا ہے۔[1]

﴿2﴾ حضرت سیّدنا یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیّدنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں سوال کیا: قوتِ حافظہ کے لیے مفید ترین چیز کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اے ابوعبد اللہ! قوتِ حافظہ کے لیے سب سے مفید ترین ترکِ گناہ ہے۔[2]

﴿3﴾ حضرت سیّدنا بشر بن حارث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر علم کو ذہن نشین کرنا چاہتے ہو تو گناہ چھوڑ دو۔[3]

﴿4﴾ حضرت سیّدنا علی بن خَشْرَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیّدنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کی: اے ابوسفیان! قوتِ حافظہ کے لیے آپ کس چیز کو مفید ترین سمجھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ترکِ گناہ قوتِ حافظہ کا بہترین مُعاوِن ہے۔[4]

---

1 ... اقتضاء العلم العمل للخطیب، باب فی التغلیظ علی ترک العمل بالعلم، ص ۶۱، رقم: ۹۶

2 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص ۸۹

3 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص ۹۰

4 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص ۹۰

﴿5﴾ حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک موقع پر فرمایا: گناہ چھوڑ کر قوتِ حافظہ پر مدد حاصل کرو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے معاشرے میں گناہوں کا ایسا دَور دَورَہ ہے کہ نیک صحبت نہ ملنے کی وجہ سے بسا اوقات نیکیوں پر استقامت نہیں ملتی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دورِ حاضر میں دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں جہاں گناہوں کی عادت چھوٹ جاتی ہے ، نیکیاں کرنے کی توفیق ملتی ہے اور سب سے بڑھ کر استقامت نصیب ہوتی ہے۔ آپ بھی مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور مدَنی ماحول میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک بننے اور گناہوں سے نفرت کرنے کا ذہن بنے گا اور اس کی برکت سے حافظہ بھی مضبوط ہو گا۔

(۳) صرف رزقِ حلال پر انحصار کیجئے

رِزقِ حلال سے پرورش پانے والا ذہن وسیع ہوتا ہے اور پر سکون رہتا ہے، جبکہ کسبِ حرام سے قوتِ قلب اور قوتِ نظر دونوں بُری طرح متأثر ہوتے ہیں، بدن اور قوتِ حافظہ میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، نہ حرام رزق میں برکت ہوتی ہے

---

1 ... روضۃ العقلاء لابن حبان، ص ۳۹

اور نہ ہی اس کی مدد سے اچھے کاموں پر مدد ملتی ہے۔[1]

لقمۂ حلال میں برکت ہے

حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے حلال مال کمایا پھر اسے خود کھایا یا اس کمائی سے لباس پہنا اور اپنے علاوہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی دیگر مخلوق (جیسے اپنے اہل وعیال اور دیگر لوگوں) کو کھلایا اور پہنایا تو اس کا یہ عمل اس کے لئے برکت وپاکیزگی ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں ہمیشہ حلال روزی کمانا، کھانا اور کِھلانا چاہیے اور لقمہ حلال کی تو کیا ہی بات ہے چُنانچہ حضرت سیّدُنا اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول نَقل کرتے ہیں: ”مسلمان جب حَلال کھانے کا پہلا لُقْمہ کھاتا ہے، اُس کے پچھلے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو شخص طَلَبِ حلال کیلئے رُسوائی کے مقام پر جاتا ہے اُس کے گناہ دَرَخت کے پتّوں کی طرح جَھڑتے ہیں۔“[3]

---

1 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص۹۵

2 ... الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الرضاع، باب النفقة، ذکر کتبة اللہ جلّ وعلا الصدقة للمنفق۔۔۔الخ، الجزء:۶، ۲۱۸/۴، حدیث: ۴۲۲۲

3 ... احیاء العلوم، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول فی فضیلة الحلال۔۔۔الخ، ۱۱۶/۲

لقمۂ حرام کی نُحوست

حضرت سیِّدنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ اَقدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں حرام طریقے سے مال کمایا اور اسے ناحق جگہ خرچ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ذِلّت و حقارت کے گھر (یعنی جہنم) میں داخل کر دے گا۔[1]

مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب میں ہے: آدمی کے پیٹ میں جب لقمہ حرام پڑا تو زمین و آسمان کا ہر فِرِشتہ اُس پر لعنت کرے گا جب تک اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں (یعنی پیٹ میں حرام لقمے کی موجودگی میں) موت آگئی تو داخِلِ جہنَّم ہو گا۔[2]

(۴) علم پر عمل کا جذبہ پیدا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فقط معلومات حاصل کر کے انہیں ذہن میں محفوظ کر لینا مفید نہیں ہوتا بلکہ مفید ترین یہ ہے کہ علم پر عمل کرنے کا جذبہ بھی ہو اور عملی زندگی میں اس کے اثرات بھی نظر آئیں، اس میں نہ صرف ہمارا بلکہ پورے معاشرے کا فائدہ ہے۔ ہمارے اسلاف کا بھی یہ ہی طریقہ تھا جیسا کہ

---

1 ... شعب الایمان، باب فی قبض الید علی الاموال، ۴/۳۹۶، حدیث: ۵۵۲۷ ملتقطا

2 ... مکاشفۃ القلوب، الباب الاول فی بیان الخوف، ص۱۰

حضرت سیّدنا اسماعیل بن ابراہیم رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حدیث پر عمل کرکے ہم حفظِ حدیث پر مدد حاصل کیا کرتے تھے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علم پر عمل کرنے والے شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسا علم بھی عطا فرماتا ہے جسے وہ نہیں جانتا چنانچہ

منقول ہے کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور علم کی زکوٰۃ اس پر عمل کرنا ہے، تو جو شخص علم کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں لازوال برکت عطا فرمادیتا ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنے سے علم کے حقیقی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ نبیِ مکرم رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے وہ اس خزانے کی مثل ہے جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔[3]

بے عمل عالم کل بروزِ قیامت بھی حسرت میں ڈوبا ہو گا، جیسا کہ سرکارِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لعل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان

---

1 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص۱۰۴

2 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص۱۰۶

3 ... دارمي، المقدمه، باب البلاغ عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم وتعلیم السنن، ۱/۱۴۸، حدیث:۵۵۶

ہے:سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس علم پر عمل نہ کیا)۔[1]

اسی طرح حدیث کے بلند پایہ امام حضرت سیّدنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:لوگوں میں سب سے بڑا جاہل وہ شخص ہے جو اپنے علم پر عمل نہ کرے،اور سب سے بڑا عالم وہ ہے جو اپنے علم پر عمل کرے اور سب سے افضل وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔[2]

(۵) بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے حافظے کی مضبوطی کے لئے دعا کریں کہ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔یہ دعا اس طرح بھی کی جاسکتی ہے،(بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کرنے اور رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنے کے بعد یوں عرض کریں) اے میرے مالک و مولا عَزَّوَجَلَّ! تیرا عاجز بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے،اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے دین کا علم حاصل کرنا چاہتا ہوں

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، ۱۳۷/۵۱

2 ... دارمي، المقدمه، باب في فضل العلم والعالم، ۱۰۷/۱، حدیث: ۳۳۰

لیکن میری یادداشت میرا ساتھ نہیں دیتی، اے ہر شے پر قادر رب عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی قدرتِ کاملہ سے میرے کمزور حافظے کو قوی فرمادے اور مجھے بھول جانے کی بیماری سے نجات عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(۶) ہر وقت باوضو رہیئے

باوضو رہنے کے دینی فوائد بھی بے شمار ہیں، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: بیٹا اگر تم ہمیشہ باوضو رہنے کی استطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ ملک الموت جس بندے کی روح حالتِ وضو میں قبض کرتا ہے اس کے لئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بعض عارفین نے فرمایا جو ہمیشہ باوضو رہے اللہ تعالیٰ اُسے سات فضیلتوں سے مُشَرَّف فرمائے: (۱) ملائکہ اس کی صحبت میں رغبت کریں۔ (۲) قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے۔ (۳) اُس کے اعضاء تسبیح کریں۔ (۴) اُس سے تکبیر اُولیٰ فوت نہ ہو۔ (۵) جب سوئے اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجے کہ جن وانس کے شر سے اُس کی حفاظت کریں۔ (۶) سکراتِ موت اس پر آسان ہو۔ (۷) جب تک باوضو ہو امانِ الٰہی میں

---

1 ... کنزالعمال، کتاب الطھارۃ، الباب الثانی فی الوضوء، الفصل الاول فی وجوب الوضوء وفضائلہ، الجزء: ۹، ۵/۱۳۰، حدیث: ۲۶۰۶۱

رہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کیجئے۔ ایک فزیوتھراپسٹ کا کہنا ہے: ”مسلمانوں میں مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وضو کرتے) ہیں۔“ (نماز کے احکام، صفحہ ۶۸) باوضو رہنے کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ ہمیں سنت پر عمل کے ساتھ ساتھ خود اعتمادی کی دولت اور احساسِ کمتری سے چھٹکارا نصیب ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۷) مُنَظَّم زندگی گزاریئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ افراد جن کے گھروں میں بے ترتیبی رہتی ہے یا وہ اپنی چیزیں منظم انداز سے نہیں رکھتے ان میں بھولنے کی عادت زیادہ پائی جاتی ہے۔ اس لیے اگر آپ بھولنے کی عادت کا شکار ہیں تو پہلے اپنے معمولات کا جائزہ لے کر مدنی پیڈ میں چند مدنی پھولوں کی صورت میں تحریر فرمالیجئے کیوں کہ کاموں کو ترتیب سے تحریر کر لینا یادداشت کو تیز کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ اپنی اہم چیزوں جیسے چابی اور دوسری ضروری اشیاء کو مخصوص جگہ پر رکھنے کی عادت ڈالئے۔ اگر آپ ایک بار اپنی ضروری چیزیں مخصوص جگہ پر رکھنا شروع

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۱/۷۰۲

کردیں گے تو رفتہ رفتہ آپ کی عادت بنتی چلی جائے گی اور آپ کو بوقت ضرورت اپنی چیزیں تلاش کرنے کے لیے ذہن پر زور نہیں ڈالنا پڑے گا اور نہ ہی آپ کو پریشانی ہوگی۔ جب آپ کا ذہن اس قسم کے دباؤ سے خالی ہو گا تو کوئی بھی چیز یاد کرنا بے حد آسان ہو جائے گا۔

(۸) نیند کا خاص خیال رکھیں

مشین ہو یا انسان اپنے کام کو جاری رکھنے اور اس میں بہتری کے ساتھ پائیداری لانے کے لئے کچھ وقفہ کا محتاج ہے۔ انسان جب کوئی کام کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء کسی نہ کسی طرح اس کے کام میں مشغول ہوتے ہیں اور دماغ جو اہم ترین عضو ہے اس کا کردار سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ہمارے معمولاتِ زندگی میں نیند ایک ایسی نعمت ہے جو بدنِ انسانی کو سکون بخشتی اور توانائی سے بہرہ ور کرتی ہے، جس کے نتیجے میں ہمارے جسم کے ساتھ ہماری دماغی قوت میں سو فیصد کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے، غالباً وہی نیند ہمارے حافظے کی قوت بیدار کرنے میں مدد گار ثابت ہو گی جس میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہو:

(۱) سونے اور جاگنے کے اوقات مقرر کیجیے اور نیند کے وقت میں سونے کے علاوہ ہر کام سے گریز کیجیے۔

(۲) نیند ختم کرنے والی ادویات کا استعمال ہرگز مت کیجئے۔

(۳)اس بات کا خاص خیال رکھیئے کہ جائے آرام یعنی سونے والی جگہ میں کسی قسم کا شوروغل نہ ہو اور نہ وہاں کسی قسم کی تیز روشنی ہو تاکہ نیند سے جو مطلوب ہے وہ حاصل ہو۔

(۴)سونے کے لیے کوئی کمرہ یا مخصوص جگہ مقرر کیجیے اور ہر جگہ سونے سے اجتناب کیجیے کہ ایسی صورت میں خلل واقع ہونے کا امکان رہے گا جس سے سر درد اور دوبارہ نیند نہ آنے جیسے مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔

رات کی نیند سب سے زیادہ اہم ہے لیکن اگر ممکن ہو تو دن میں قَیلُولہ کرنا یعنی کچھ دیر آرام کرنا بھی مفید ہے کہ اس طرح دماغ کو کچھ دیر سکون ملنے کے سبب قوتِ یادداشت میں مزید اضافہ ہوگا۔

(۹)شکر ادا کیجئے

قوتِ حافظہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نعمت ہے اور اس نعمت کو جائز کاموں میں استعمال کرنا ہی اس نعمت کا عملاً شکر ادا کرنا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ (پ۱۳، ابراھیم:۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا۔

تو اگر ہم قولاً و فعلاً اس انمول نعمت کا شکر ادا کریں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں برکت عطا فرمائے گا یوں کم قوتِ حافظہ والے کی قوتِ یادداشت میں اضافہ

ہو گا اور پہلے سے قوی حافظہ رکھنے والے کی یادداشت میں مزید قوت پیدا ہو گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان امور کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کے بعد آپ اپنے ذہن کو خود پر سکون محسوس کریں گے اور اسی سکون واطمینان کی بدولت کوئی بھی چیز ذہن نشین کرنا نہایت آسان ہو جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد کرنے میں مددگار امور

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی چیز کا یاد کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے لیکن حد درجہ کوشش کے باوجود ایک لفظ بھی ذہن نشین کرنا مشکل ترین ہو جاتا ہے اور یاد نہ کرنے کی وجہ سے ناکامی کا بھیانک سایہ ہمارے پیچھے لگ جاتا ہے جس کی وجہ سے ترقی کی جانب اٹھنے والے قدم کسی بھی طرح آگے نہیں بڑھ پاتے۔ کسی بات کے ذہن نشین نہ ہونے میں دراصل چند چیزیں رکاوٹ بنتی ہیں اگر ان کا اِزالہ کر دیا جائے تو یاد کرنے میں کافی آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی بھی چیز کو یاد کرنے کے دوران ان آٹھ امور کا خصوصی خیال رکھیے۔

(۱) جو چیز یاد کرنا چاہیں اسے بغور سنیں

اہم ترین گفتگو میں ذہنی طور پر شریک ہونے کے بجائے صرف جسمانی طور پر شریک ہونا غائب دماغی کہلاتا ہے۔ غائب دماغی انسان کا وہ مرض ہے جو

انسانی صلاحیتوں کو دیمک کی طرح چاٹ کر آہستہ آہستہ لکڑی کی طرح بوسیدہ اور ناقابل استعمال بنادیتا ہے۔ اسی لیے اللہ والے بغور سننے کی ترغیب دلایا کرتے تھے چنانچہ حضرت سیّدنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ قلبی (مکمل توجہ) سے بغور سن، کیوں کہ جب دل حاضر ہوتا ہے تو کہی جانے والی تمام باتیں سمجھتا ہے لیکن جب دل غائب ہوتا ہے تو کچھ بھی سمجھ نہیں آتا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی لیے حاضر دماغی اور مکمل توجہ سے سننا نہایت ضروری ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ کسی بات کو یاد رکھنے کے لئے "مکمل توجہ" کو اگر سب سے اہم ترین عنصر قرار دیا جائے تو کچھ غلط نہ ہو گا۔ کسی بات کو سنتے وقت یا کسی تحریر کو پڑھتے وقت اگر پوری توجہ نہ ہو تو اس بات کے ذہن سے جلد نکل جانے کا بہت امکان ہے اور غلط مفہوم ذہن میں محفوظ ہونے کا بھی احتمال ہے۔ اسی طرح کسی چیز کو یادداشت میں محفوظ کرنے کے لیے "یاد" کرنا بھی کامل توجہ کے زُمرے میں آتا ہے اور یہ عمل بھی مطلوبہ چیز ذہن نشین کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

(۲) اچھی طرح سمجھ کر یاد کریں

جب بھی کچھ سنیں یا مطالعہ کریں تو اس بات کو مَدِّ نظر رکھ کر سنیئے

1 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص۱۸۵

یا پڑھیئے کہ اگر یہ سب کچھ مجھے بیان کرنے کا کہا جائے یا کسی کو سمجھانے یا بتانے کی حاجت پیش آئے تو میں بحسن وخوبی بیان کر سکوں۔ اس کے لئے کم از کم اپنے آپ سے ہی ہم کلام ہو کر بیان کریں تا کہ بات اچھی طرح سمجھ آجائے اور یادداشت میں بھی مستقل محفوظ ہو جائے۔ یہ ہی وہ واحد معیار ہے جو ہمارے فہم اور سمجھ کی صلاحیت کو ہم پر واضح کرے گا نیز "ہمارے اندر کسی کو سمجھانے کی کتنی قوت ہے" اس بات کا بھی پتہ چلے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳) بلند آواز سے یاد کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتاب کا مطالعہ کرنے والے کے لیے مناسب ہے کہ اتنی بلند آواز سے پڑھے کہ خود سن لے چنانچہ

حضرت سیّدنا زبیر بن بَکّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے رجسٹر میں (موجود روایتوں کو ذہن نشین کرنے کے لیے) غور و فکر کرنے میں مشغول تھا، بلند آواز سے پڑھنے کے بجائے دل ہی دل میں دہرا رہا تھا، اتنے میں میرے والد صاحب تشریف لائے اور مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اس رجسٹر میں جتنی بھی روایتیں ہیں وہ صرف آپ کی آنکھ کے ذریعے دل تک نہیں پہنچ پائیں گی، لہذا جب بھی کوئی روایت ذہن نشین کرنا چاہو تو پہلے غور سے سمجھو پھر بلند آواز سے یاد

کرو کیوں کہ اس طرح آنکھ اور کان دونوں ہی کے ذریعے وہ بات دل میں اتر کر محفوظ ہو جائے گی۔[1]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: صرف آنکھوں سے نہیں زبان سے بھی پڑھیے کہ اس طرح یاد رکھنا زیادہ آسان ہے۔[2] لہٰذا دل ہی دل میں پڑھنے کے بجائے آواز سے پڑھیے، لیکن یہ بھی خیال رہے کہ بلند آواز سے پڑھنے میں کسی دوسرے کو تکلیف نہ ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴) یاد کرنے کے لیے وقت کا انتخاب

کسی بھی کام کے لیے سب سے زیادہ اہمیت مناسب وقت کے انتخاب کو حاصل ہے، لہٰذا یاد کرنے کے لیے بھی آپ اپنے جدول (TimeTable) میں مناسب وقت کا انتخاب کیجئے۔ ہمارے اسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کسی بھی چیز کو یاد کرنے کے لیے رات کے وقت کا انتخاب فرمایا کرتے تھے چنانچہ

(۱) حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے، ایک حصہ نماز پڑھتے ہوئے، دوسرا حصہ آرام

---

1 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص ۴۷۱

2 ... علم و حکمت کے 125 مَدَنی پھول، ص ۷۵

میں جبکہ رات کا تیسرا حصہ حدیثِ رسول یاد کرتے ہوئے گزارتا ہوں۔[1]

(۲)حضرت سیِّدنا اسماعیل بن اویس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بھی کچھ یاد کرنا چاہو تو جلد سو جایا کرو پھر سحری کے وقت اٹھ کر چراغ روشن کرو اور یاد کرنے میں مشغول ہو جاؤ، یہ عمل کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نسیان کا مرض قریب بھی نہیں آئے گا۔[2]

(۳)حضرت سیِّدنا احمد بن فُرات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم اپنے اساتذہ سے قوت حافظہ بڑھانے والی چیزوں کا تذکرہ سنتے ہی رہتے تھے، تمام اساتذہ اس بات پر متفق تھے کہ قوتِ حافظہ کے لئے سب سے مفید ترین چیز کسی چیز کو بار بار دیکھنا ہے اور رات کو یاد کرنا دن میں یاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔[3]

(۴)حضرت سیِّدنا مُنذِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے حضرت نعمان بن مُنذِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ارشاد فرمایا: بیٹا! مجھے پسند ہے کہ رات میں تم فن ادب کا مطالعہ کرو، کیوں کہ دن میں دل مشغول ہوتا ہے جب کہ رات میں پر سکون ہوتا ہے، جب بھی رات میں کوئی چیز یاد کرو گے تو تمہارے دل میں نقش

---

1 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص۷۵ ا
2 ... الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، ماینبغی للطالب ان یوظفه، ص۲۶۰،
3 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص۷۷ ا

ہو جائے گی۔[1] لہٰذا رات کے پر سکون وقت میں یاد کرنا نہایت مفید ہے اور بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کی سیرت پر عمل کی نیت ہو تو جلد یاد ہو جانے کی قوی امید ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچوں کو سوتے ہوئے کچھ نہ کچھ یاد کروائیں

سائنسی تحقیق کے مطابق چھوٹی عمر میں سونے سے قبل جو بھی یاد کیا جائے وہ بہت جلد ذہن نشین ہو جاتا ہے لہذا بچے نیند سے پہلے جو کچھ سیکھتے اور یاد کرتے ہیں اس کے مُثبَت نتائج سامنے آتے ہیں جیسا کہ حضرت سیِّدُنا سہل بن عبداللہ تُستری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ''میری عمر تین سال تھی اور میں رات کو اٹھ کر اپنے ماموں حضرت سَیِّدُنا محمد بن محمد بن سوّار رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو تنہائی میں نماز پڑھتے دیکھتا تھا۔ ایک دن میرے ماموں نے مجھ سے پوچھا: ''کیا تو اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا کیا؟'' میں نے پوچھا: ''میں اسے کس طرح یاد کروں؟'' انہوں نے فرمایا: ''جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو تین بار زبان کو حرکت دیئے بغیر محض دل میں یہ کلمات کہو: ''اَللّٰهُ مَعِیَ، اَللّٰهُ نَاظِرٌ اِلَیَّ، اَللّٰهُ شَاهِدِیْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ رہا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا گواہ ہے۔''

---

1 ... الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، ماینبغی للطالب ان یوظفه، ص ۲٦٠

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ”میں نے چند راتیں یہ کلمات پڑھے پھر انہیں بتایا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”ہر رات سات مرتبہ پڑھو۔“ میں نے انہیں پڑھا پھر بتایا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ” ہر رات گیارہ مرتبہ یہ کلمات پڑھو۔“ میں نے اسی طرح پڑھا، تو میں نے اس کی لذت اپنے دل میں محسوس کی۔ جب ایک سال گزر گیا تو میرے ماموں نے مجھ سے فرمایا: ”میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا ہے اسے یاد رکھو اور قبر میں جانے تک ہمیشہ پڑھتے رہنا، تمہیں دنیا و آخرت میں نفع دے گا۔“ میں نے کئی سال تک ایسا کیا تو اپنے اندر اس کی لذّت کو محسوس کیا۔ پھر ایک دن میرے ماموں نے فرمایا: ”اے سہل! اللہ عَزَّوَجَلَّ جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، وہ اس کی نافرمانی کیسے کر سکتا ہے؟ گناہ سے بچو۔“[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچپن ہی سے اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت، عشقِ ماہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، فکرِ آخرت، گناہوں سے نفرت اور نیکیوں میں رغبت دلانے والی نصیحتیں بچوں کو ذہن نشین کرادی جائیں تو یہ ان کی دنیا و آخرت کے لیے بہت ہی مفید ہوں گی لہٰذا بچوں کو سونے سے پہلے شیخ طریقت

---

1 ... الرسالۃ القشیریۃ، ابو محمد سھل بن عبد اللّٰہ التستری، ص ۳۹

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ بچوں کی سچی کہانیاں[1] سنائی جائیں تو نہ صرف معلومات کا ڈھیروں خزانہ ان کے ذہن میں محفوظ ہوتا رہے گا بلکہ اس میں موجود مہکتے مہکتے مدنی پھول ان کی صلاحیت اور قابلیت کو مہکانے اور دنیا و آخرت میں انہیں نمایاں مقام دلانے میں کار گر ثابت ہوں گے۔

(۵) پر سکون کیفیت میں یاد کیجئے

محنت و مشقت یقیناً کامیابی کا زینہ ہے لیکن کامیابی کا سفر ہمیں اپنے جسم پر سوار ہو کر ہی طے کرنا ہوتا ہے لہذا جسم کو اتنا نہ تھکائیں کہ اکتاہٹ ہونے لگے کیوں کہ اکتاہٹ والی طبیعت سے یاد کرنے میں یقیناً وقت ہی کی بربادی ہے، لہذا یاد کرتے ہوئے اپنے ذہن کو فضول فکروں اور بیہودہ سوچوں سے بچاتے ہوئے مکمل طور پر پُر سکون رکھنے کی کوشش کیجئے۔

(۶) یاد کرنے کے لیے مناسب جگہ کا انتخاب کیجئے

یاد کرنے کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کیجئے جہاں شور و غل نہ ہو اور نہ ہی وہ آمد و رفت کی جگہ ہو بلکہ پُر سکون مقام ہو اور گرمی سردی کے اعتبار سے بھی مُعتدل ہو، اگر ان چیزوں کا خیال نہ رکھا جائے تو اگرچہ مطالعہ کرنا اور اس کے

---

1 ... اب تک امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ بچوں کی سچی کہانیوں پر مشتمل چار رسالے شائع ہو چکے ہیں: (۱) نور والا چہرہ (۲) فرعون کا خواب (۳) بیٹا ہو تو ایسا (۴) جھوٹا چور

نکات ذہن میں محفوظ رکھنا ممکن ہیں مگر ایسا مطالعہ زندگی بھر یادداشت میں محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

(۷) تھوڑا مطالعہ مگر استقامت کے ساتھ

بعض اوقات یاد کرنے والا مواد زیادہ ہوتا ہے ایسی صورت میں سب کا سب یاد کرلینا بھی ممکن نہیں ہوتا، اسی طرح کبھی کسی کتاب کا مکمل مطالعہ کرکے اس کے مضامین ذہن میں محفوظ رکھنا بھی مطلوب ہوتا ہے تو اس طرح کے مواد کو یادداشت میں برقرار رکھنے کے لئے روزانہ تھوڑا تھوڑا مطالعہ کرنا پھر استقامت کے ساتھ اسے جاری رکھنا یادداشت کے لیے اہم ترین ہے، اس کیلئے چند مدنی پھول پیش خدمت ہیں:

❁ .... **حضرت** سیّدنا حمّاد بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک شاگرد سے ارشاد فرمایا: روزانہ تین مسائل یاد کرو اور اس میں مزید اضافہ نہ کرو۔ اسی طرح حضرت سیّدنا خطیب بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دراصل دل بھی جسم کا ایک حصہ ہے کچھ چیزوں کا بوجھ تو اٹھالیتا ہے اور کچھ چیزوں کا بوجھ اٹھانے سے عاجز رہتا ہے۔[1]

❁ .... جس طرح بعض لوگ ڈھیر سارا وزن اٹھالیتے ہیں اور بعض معمولی سا

---

1 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص ۱۸۱

وزن بھی نہیں اٹھا پاتے۔ بعض لوگ کئی کئی میل پیدل چل لیتے ہیں اور کچھ لوگ ایک میل چل کر ہی تھک جاتے ہیں۔ یہی حال قوتِ حافظہ کا بھی ہے کہ بعض لوگوں کو چند سیکنڈ میں کئی ورق یاد ہو جاتے ہیں جب کہ کچھ لوگوں کو گھنٹوں یاد کرتے رہنے کے باوجود ایک لفظ بھی یاد نہیں ہوتا۔ لہٰذا بندہ پہلے اپنی طبیعت پہچانے کہ ایک وقت میں کتنا یاد کر سکتا ہے پھر اس ہی کے مطابق یاد کرے۔[1]

❁ .... **حضرت** سیّدنا ابو بکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: طالب علم اپنی قدرت سے زیادہ چیزیں یاد نہ کرے، بلکہ تھوڑی سی یاد کرنے پر اِکْتِفاء کرے یوں اس کی یادداشت بھی مضبوط ہو گی اور اس کا یقین بھی مُسْتَحْکَم ہو گا۔[2]

❁ .... **حضرت** سیّدنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیّدنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دو حدیثوں کا سوال کرتا، آپ دو حدیثیں بیان فرما کر ارشاد فرماتے: مزید بیان کر دوں؟ میں عرض کرتا: نہیں، جب تک میں ان بیان کردہ احادیث کو یاد نہ کر لوں۔[3]

❁ .... **حضرت** سیّدنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر تم زبردستی

---

1 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص ۱۸۱

2 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص ۱۸۶

3 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص ۱۸۶

کرکے علم پر قابو پانے کی کوشش کروگے تو یہ تم پر حاوی ہو جائے گا، لہٰذا کئی دن اور راتوں میں رفتہ رفتہ علم حاصل کرو تب تمہیں کامیابی حاصل ہو گی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۸) یادداشت کو تحریری صورت دیجئے

دورانِ مطالعہ بارہا ایسی باتیں آتی ہیں جو ہمارے لئے بالکل نئی ہوتی ہیں اور ہم انہیں اپنی یادداشت کا حصہ بنانا چاہتے ہیں، اس کے لئے ایک الگ رجسٹر بنانا اور مختصر الفاظ لکھ کر صفحہ نمبر کے ساتھ اس بات کو محفوظ کر لینا بھی فائدہ مند ہے، اسی طرح کتاب کے ابتدائی اوراق جو عموماً خالی ہوتے ہیں ان پر بھی یہ نوٹس بنائے جاسکتے ہیں نیز لکھ لینے سے علم محفوظ بھی ہو جاتا ہے چنانچہ

حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: قَیِّدُوا الْعِلْمَ بِالْکِتَابَۃ یعنی علم کو لکھ کر قید کرلو۔"[2]

ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن مفید باتیں اور اہم ترین نکات لکھ کر محفوظ فرمایا کرتے یہی وجہ ہے کہ حضرت سیّدنا عصام بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دینار (سونے کے سکے) کے عوض قلم خریدا۔[3]

---

1 ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص۱۸۷

2 ... نوادر الاصول، الاصل الخامس والعشرون، ۱/۲۶۵

3 ... راہ علم، ص۷۹

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لکھ لینے سے بات جلد یاد بھی ہو جاتی ہے جیسا کہ حضرت سیِّدنا خلیل بن احمد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: میں نے جو کچھ سنا، لکھ لیا، جو کچھ لکھا وہ یاد کر لیا، جو کچھ یاد کیا اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادداشت کو تحریری صورت دینے سے جہاں ہماری معلومات محفوظ ہو جاتی ہے وہیں لکھنے کی مشق بھی ہوتی رہتی ہے اور یہ تحریری امتحان میں امتیازی کامیابی دلانے کے لیے بے حد مُعاوِن ثابت ہوتی ہے لہٰذا مطالعہ کرتے ہوئے یا کرنے کے بعد کوشش کیجئے کہ حاصلِ مطالعہ کے نوٹس (Notes) بنا لیے جائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ عملی مشق آپ کی علمی ترقی میں کئی گنا مفید ثابت ہو گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کان پر قلم رکھو!

حضرت سیِّدنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں کہ ایک روز میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ایک کاتب کو دیکھا۔ نبیِّ کریم رَءُوْفٌ رَّحِیْم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قلم کو اپنے کان پر رکھو کہ یہ (عمل) لکھنے والے کو (بھولا) ہوا

---

1 ... جامع بیان العلم و فضلہ، باب ذکر کراھیۃ کتابۃ العلم بالصحف، ص۱۰۸

مضمون یاد دلانے والا ہے۔[1]

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اگر کاتب قلم کو کان سے لگائے رکھے تو اسے وہ مقصد یاد رہے گا جو اسے لکھنا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ قلم داہنے کان پر رکھے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں کوئی تاثیر رکھی ہے، قلم کان میں لگانے کی یہ تاثیر ہے کہ اسے مضمون یاد رہتا ہے۔[2]

یاد کرلینے کے بعد قابلِ لحاظ امور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوشش، لگن اور محنت کے ساتھ کوئی بھی چیز یاد ہوتی ہے لیکن ضرورت پڑنے پر اگر وہ مواد (data) ذہن سے اتر جائے تو بے حد افسوس بھی ہوتا ہے۔ کسی بات کو یاد کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا اسے اپنے ذہن میں محفوظ رکھنا مشکل ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ درج ذیل مدنی پھولوں پر عمل بے حد مفید ثابت ہو گا۔

(۱) تیز تر نظرِ ثانی کی عادت بنائیں

یادداشت میں کسی بات کو محفوظ رکھنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ

---

1 ... ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی تتریب الکتاب، ۴/۳۲۷، حدیث: ۲۷۲۳

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۶/۳۳۴

مطالعہ کرنے کے بعد تمام مطالعے کو ابتدا سے انتہا تک سَرسَری نظر سے دیکھا جائے اور اس کا ایک خلاصہ اپنے ذہن میں نقش کرلیا جائے، یہ عمل حاصلِ مطالعہ کو دَوام بخشے گا۔ اس کے لیے اپنا اِحتِساب کرنا بھی فائدہ مند ہے، یہ عادت بنائیے کہ کسی بھی چیز کو پڑھنے کے بعد اپنا احتساب کیجئے کہ "مجھے اس مطالعے سے کیا حاصل ہوا اور کون سا مواد ذہن نشین ہوا اور کون سا نہیں۔"

(۲) اپنی معلومات کو گفتگو کا حصہ بنائیے

سنجیدہ اور پروقار لوگوں کی علم سے مالا مال باتیں اس لیے پسند کی جاتی ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنے مطالعے کو گفتگو کا حصہ بنا کر بات کو مُؤَثِّر بنا دیتے ہیں، ان کی ہر بات سے علم و حکمت کے مدنی پھول حاصل ہوتے ہیں اور ان کے مطالعے کا اثر ان کے اَفعال و کردار سے بھی نمایاں ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ جو مطالعہ کریں اُسے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنے گھر والوں اور دوستوں سے بیان کریں اس طرح بھی معلومات کا ذخیرہ طویل مدت تک ہمارے دماغ میں محفوظ رہے گا۔

(۳) تکرار سے تقریر آتی ہے

مشہور مقولہ ہے: "مَاتَكَرَّرَ تَقَرَّرَ یعنی جس بات کی تکرار کی جاتی ہے وہ دِل میں قرار پکڑ لیتی ہے۔"[1] لہٰذا جو کچھ پڑھیں اس کی دُہرائی (Repeat)

---

[1] ... عمدۃ القاری، کتاب المساقاۃ، باب بیع الحطب والکلاء، ۹/۰ ۹، تحت الحدیث: ۲۳۷۵

کرتے رہیئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی احادیثِ مبارکہ کی تکرار فرمایا کرتے تھے چنانچہ حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر حدیث شریف سنا کرتے تھے جب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی کسی حاجت کے سبب تشریف لے جاتے تو ہم حدیث کی تکرار شروع کر دیتے، پھر جب ہم وہاں سے اٹھتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ وہ تمام کی تمام احادیث ہمارے دل (کی زمین) میں بو دی گئی ہیں۔''[1] اسی طرح کسی مواد کو فقط یاد کرلینا کافی نہ سمجھئے بلکہ وقتاً فوقتاً اس کی دہرائی کی ترکیب فرمایئے۔ ہمارے اسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام بھی اسی طرز کو اپناتے تھے جیسا کہ حضرت خطیب بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یاد کی ہوئی چیزوں کو بار بار دہرا کر ہی یاد رکھا جاسکتا ہے۔ حضرت سیّدنا ابنِ شہاب زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے علم دو سبب سے جاتا رہتا ہے (۱) نسیان کا طاری ہونا اور (۲) تکرار نہ کرنا۔ حضرت سیّدنا خطیب بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سیکھنے والے کو چاہیے کہ اپنے کسی ہم درجہ کی رَفاقت اِختیار کرے اور وہ ایک دوسرے سے سبق کی دہرائی

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۳۹۴، حدیث: ۴۰۷۷

کریں۔ دہرائی کا بہترین وقت ''رات'' ہے۔ [1]

بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کی بڑی تعداد رات کے وقت دہرائی کیا کرتی تھی۔ چنانچہ

حضرت سیّدنا ابو بکر بن ابو موسیٰ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میرے والد (حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه) نمازِ عشاء کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے پوچھا: اے ابو موسیٰ! تمہیں اس وقت کس بات نے یہاں بھیجا؟ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے جواب دیا: میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ ہم فقہ کی تکرار کریں۔ حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: ہم رات دیر تک تکرار کرتے رہے۔ میں نے کہا: نفل نماز ادا کرلیں؟ تو حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ہم نفل نماز ہی میں ہیں (یعنی علم حاصل کرنا نفل نماز ہی کی مثل ہے) راوی فرماتے ہیں: پس وہ دونوں فجر تک تکرار کرتے رہے۔ [2]

(۴) علمی محافل میں شرکت کی عادت ڈالئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمی محافل میں شرکت کی عادت ڈالیے

---

1 ... الفقیہ والمتفقہ، باب آداب التدریس، ۲/ ۲۶۵، رقم: ۹۵۳

2 ... الفقیہ والمتفقہ، باب ما جاء فی المذاکرۃ بالفقہ لیلا، ۲/ ۲۶۷، رقم: ۹۵۴

اس کی برکت سے جہاں علم میں پختگی آئے گی وہیں معلومات کا بیش قیمت خزانہ ہاتھ آئے گا چنانچہ حضرت سیّدنا عبد اللہ مُعْتَز رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جو علماء کے مذاکرے میں کثرت سے شرکت کرتا ہے، تو جتنا وہ جانتا ہے اسے (دہرائے جانے کی وجہ سے) نہیں بھولتا اور جن باتوں کو نہیں جانتا، تو ان علمی مذاکروں کی برکت سے اُسے جاننے کا موقع میسر آتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا عبد اللہ مُعْتَز رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے اس قول سے "مَدَنی مذاکروں" کی اہمیت بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ مدَنی مذاکروں میں علمِ دین کے رنگ برنگے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہیں، اپنے تجربات کی روشنی میں پیچیدہ مسائل کا حل بتاتے ہیں اور علم و حکمت کے مدنی پھول ارشاد فرما کر سامعین کے علم میں اضافہ فرماتے ہیں۔ آپ دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے یہ مدَنی مذاکرے صرف عام لوگوں کے لئے ہی فائدہ مند نہیں بلکہ علماء کے لئے بھی یکساں مفید ہیں، کیونکہ ان مدنی مذاکروں کی برکت سے اپنے علم پر عمل کرنے، اسے دوسروں تک پہنچانے اور مزید مطالعہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، جو بات پہلے سے معلوم ہے اس کی دہرائی کی ترکیب بنتی ہے اور معلوم نہ ہونے کی صورت میں مزید علمِ دین حاصل کرنے کی

---

1 ... الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، المذاکرۃ مع الشیوخ وذوی الاسنان، ص ۴۶۵

سعادت نصیب ہوتی ہے، ان مدنی مذاکروں میں شرکت دنیا و آخرت سنوارنے کا بہترین ذریعہ ہے لہذا ہمیں بھی مدنی مذاکروں میں شرکت کرنی چاہئے اور دوسروں کو بھی شرکت کی ترغیب دلانی چاہئے۔

ہر وقت سیکھتے رہنا چاہیے

حضرت سیّدنا سعید بن جُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: آدمی اُس وقت تک عالم رہتا ہے جب تک سیکھتا رہے، اور جب علم حاصل کرنا ترک کر دے، خود کو مزید حصولِ علم سے بے نیاز گمان کرنے لگے اور جتنا سیکھ چکا اسی پر اکتفا کرنے لگے تو اسے مستقبل میں جہالت کا سامنا کرنا پڑے گا۔[1]

(۵) آنکھیں بند کر کے یادداشت پر زور دیں

لندن میں ہونے والی ایک تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ آنکھیں بند کر کے یادداشت پر زور دینے سے ذہن میں محفوظ معلومات مُسْتَحْضَر ہو جاتی ہے۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے تحقیق کرنے والوں نے چند افراد کا انتخاب کیا اور انہیں کچھ مناظر دکھائے جس کے بعد ان تمام افراد سے ان مناظر کے متعلق چند سوالات کئے گئے، درست جوابات دینے والے وہی تھے کہ جنہوں نے آنکھیں بند کر کے سوچا تھا جب کہ آنکھیں بند کیے بغیر سوچنے والوں نے غلط

---

1 ... الفقیہ والمتفقہ، باب ذکر شروط من یصلح للفتوی، ۲/۳۳۷، رقم: ۱۰۵۷

جوابات دیے۔اس سے معلوم ہوا کہ کسی بات کو یاد کرنے کے لیے آنکھیں بند کرکے یادداشت پر زور دینا مفید ہے۔

(۶)دماغی ورزش کی عادت ڈالئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دماغی کارکردگی اور ذہنی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے اپنے دماغ کو سوچ بچار کا عادی بنانے اور پیچیدہ باتوں کو حل کرنے کے لیے ذہنی صلاحیت صَرف کرنے کو دماغی ورزش کہتے ہیں۔یاد کی ہوئی باتوں کو مُستَحضَر رکھنے اور بوقت ضرورت استعمال کرنے کے لیے یہ ورزش بے حد مفید ہے اگر یادداشت میں محفوظ معلومات کو اس طرح کی وَرزِشوں سے تر و تازہ نہ رکھا جائے تو محنت سے یاد کی ہوئی معلومات کے زنگ آلود ہونے کا خطرہ رہتا ہے لہذا وقتاً فوقتاً ذہنی ورزش کے لیے مدنی کسوٹی اور ذہنی آزمائش قوت حافظہ بڑھانے کا مفید ترین ذریعہ ہیں۔ دنیا بھر میں ایسے کئی بے ڈھنگے اور عجیب و غریب کھیل رائج ہیں جو بظاہر ذہنی صلاحیت بڑھانے اور قابلیت میں اضافے کے حوالے سے کافی شہرت رکھتے ہیں لیکن یہ وقتی ذہنی ورزش اور صلاحیت بڑھانے کا محض گمان بہت بڑے اخروی نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔یقیناً ایک مسلمان کو دنیوی فائدے سے بڑھ کر اُخروی کامیابی زیادہ عزیز ہوتی ہے لہذا باعمل مسلمان گناہوں میں خیر تلاش کرنے کو بے وقوفی سمجھتا ہے کیوں کہ وہ جانتا ہے خالق کی نافرمانی کرکے بھلائی کی امید

رکھنا عقل مندی نہیں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتوں کے تو کیا کہنے! مدنی ماحول ایسے کئی مواقع فراہم کرتا ہے جس میں ذہنی آزمائش ہوتی ہے اور ثواب کا خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے، مدنی مذاکروں میں شرکت یقیناً ذہنی آزمائش کی عادت بنانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ مدَنی ماحول میں اسلامی کتابوں کا مطالعہ، پھر اس مطالعے سے حاصل ہونے والے مدَنی پھولوں پر نہ صرف خود عمل کرنا بلکہ انفرادی کوشش اور مدَنی قافلوں میں سفر کے ذریعے دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی عمل کی ترغیب دلانا، مدَنی انعامات کے رسالے پُر کرنا، ان میں موجود مدَنی انعامات پر غور و فکر کرنا، جن پر عمل نہیں ان کو بھی اپنے اعمال میں شامل کرنے کی منصوبہ بندی کرنا، دو گھنٹے مدَنی (تنظیمی) کاموں میں صَرف کرنا اور سوچ بچار کے ذریعے اسے فائدہ مند بنانا، مدَرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کرنا اور دن بھر کی مصروفیات کا ایک جدول بنانا وغیرہ، بلاشبہ ان تمام کاموں میں ہمارے دماغ کا بڑا اہم کردار ہوتا ہے اور مندرجہ بالا امور کے ذریعے جب دماغ پر بوجھ پڑتا ہے اس عمل سے دماغی ورزش ہوتی ہے اور دماغ کی قابلیت میں کئی گنا اضافہ ہوتا ہے، مزید یہ کہ ثواب کا بیش قیمت خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے اور آخرت کو بہتر بنانے کے لیے کمربستہ ہو جائیے۔

اگر کوشش کرے انسان...

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قوتِ حافظہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمت ہے لیکن اگر کسی کا حافظہ کمزور ہو تو اسے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ محنت اور لگن کے ساتھ مقصد پانے کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے، کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی کی محنت کو کبھی ضائع نہیں فرماتا لہٰذا ہمیں کوشش کرتے رہنا چاہئے اور معاملہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دینا چاہئے، نجانے کہاں اور کس وقت ہماری محنت رنگ لے آئے اور ہم پر کرم ہو جائے۔ تاریخ میں ایسے کئی واقعات ملتے ہیں جس کے ذریعے اس حقیقت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، انہی میں سے ایک واقعہ ملاحظہ فرمایئے چنانچہ

حضرت سیِّدنا سَعدُ الدِّین مسعود بن عمر تفتازانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه جن کی کتابیں درسِ نظامی (عالم کورس) کے نصاب میں شامل ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه قاضی عَضُدُ الدِّین عبد الرحمٰن شیرازی کے حلقۂ درس میں سب سے زیادہ کُند ذہن تھے، بلکہ کُند ذہنی میں آپ کی مثال دی جاتی تھی۔ اس کے باوجود آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے ہمت نہ ہاری بلکہ کسی کی بات کو خاطر میں لائے بغیر اپنے اسباق پڑھنے اور یاد رکھنے کے لئے کوشش اور محنت جاری رکھی۔ ایک دن آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سبق یاد کرنے میں مصروف تھے کہ ایک اجنبی شخص نے آکر کہا:

سعد الدین !اٹھو ،ہم سیر و تفریح کرنے چلتے ہیں ۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ’’مجھے سیر و تفریح کے لیے پیدا نہیں کیا گیا،(نیز میری حالت ایسی ہے کہ) مطالعے کے باوجود مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا ، میں بھلا کس طرح سیر کو جاسکتا ہوں؟‘‘ یہ سن کر وہ شخص چلا گیا لیکن کچھ دیر بعد پھر لوٹ آیا اور سیر و تفریح کے لیے چلنے کو کہا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سابقہ جواب دہرایا اور اسے چلتا کیا۔ وہ پھر چلا گیا لیکن کچھ دیر بعد دوبارہ لوٹ آیا اور اب کی بار کہنے لگا: ’’آپ کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یاد فرمارہے ہیں۔‘‘ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بدن پر کپکپی طاری ہو گئی اور ننگے پاؤں ہی محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار کے لیے دوڑ پڑے حتی کہ شہر سے باہر ایک مقام پر پہنچے جہاں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک گھنے درخت کے سائے میں جلوہ فرما تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سعد الدین تفتازانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہمارے بار بار بلانے پر آپ نہیں آئے ؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں عرض کی: ’’یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یاد فرمارہے ہیں اور آپ تو میری کند ذہنی اور کمزور یادداشت سے بخوبی آگاہ ہیں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسَلَّم کی بارگاہ میں اپنے مرض سے شفا کا طلب گار ہوں۔‘‘ حضرت

سعد الدین تفتازانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی فریاد سن کر دریائے رحمت جوش میں آیا، نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اپنا منہ کھولو۔" آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے منہ کھولا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا لُعابِ دَہَن آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے منہ میں ڈال دیا، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے لیے دعا فرمائی اور کامیابی کی بشارت عطا فرما کر گھر لوٹ جانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ دوسرے دن جب آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ قاضی عَضُدُ الدِّین کے درس میں حاضر ہوئے تو دورانِ سبق آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے استاد صاحب کے درس میں کچھ علمی سوالات کئے (جو معنوی اعتبار سے باریک بینی اور گہری سوچ کا نتیجہ تھے) درس میں شریک طلبہ ان سوالات کی گہرائی تک نہ پہنچ سکے اور فضول و بے معنی سمجھ کر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی باتوں سے صَرفِ نظر کرنے لگے، مگر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے استاد قاضی عَضُدُ الدِّین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ جو بذاتِ خود میدانِ علم کے شہسوار تھے، حضرت سعد الدین تفتازانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی علمی باتیں سن کر اَشکبار ہو گئے اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: "اے سَعدُ الدِّین! آج تم وہ نہیں ہو جو کل تھے۔" پھر حضرت سیِّدنا سَعدُ الدِّین تفتازانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے تمام واقعہ استاد صاحب کی بارگاہ میں بیان کر دیا۔[1]

---

1 ... شذرات الذھب، سنۃ احدی وتسعین وسبعمائۃ، ۶۸/۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادر ہے وہ جس کو جیسے چاہے، جس طرح چاہے، بھلائی و سرخروئی عطا فرما سکتا ہے، اگر ہم صرف ظاہری اسباب اور دنیاوی معاملات دیکھ کر محنت اور کچھ پانے کی لگن سے پیچھے ہٹیں گے تو اپنی ناکامی و نامرادی کا سبب ہم خود ہوں گے۔ ہم سے صرف جدوجہد اور مسلسل کوشش کا مطالبہ کیا گیا ہے اوراسی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے کامرانی وکامیابی عطا فرماتا ہے، ہمیں صرف اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرتے ہوئے کوشش جاری رکھنی چاہئے اور کسی کی بات پر ہرگز ہرگز رنجیدہ و غمگین نہیں ہونا چاہئے، بلاشبہ مسلمان کا اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرنا بھی اس کی کامیابیوں کے راز میں سے ایک راز ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ (پ:۲۸، الطلاق:۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

یاد رکھئے! اِستقامت کے ساتھ کی جانے والی کوشش ہمیشہ رنگ لاتی ہے

آپ نے کئی بار دیکھا ہو گا کہ چیونٹی کیسی پُر عزم ہو کر اپنے مقصد کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے بلندی پر چڑھتی ہے لیکن بعض اوقات وہ منزل سے بالکل قریب پہنچ کر گر جاتی ہے پھر بھی اس کی کوشش میں ذرہ برابر کمی نہیں آتی اور ایک مرتبہ

پھر وہ نئے سرے سے سفر شروع کرتی ہے اگر چہ وہ ہزار مرتبہ بھی عین منزل پر پہنچ کر گر جائے لیکن اس کے عَزْمِ جواں پر بڑھاپا طاری نہیں ہوتا، مسلسل کوشش سینکڑوں مرتبہ ناکام ہونے کے باوجود اسے تھکنے نہیں دیتی اور آخر کار معمولی جسامت رکھنے والی چیونٹی پے در پے ناکامیوں کے باوجود محض لگن اور مسلسل کوشش سے اپنا ہدف پا ہی لیتی ہے لہٰذا چیونٹی سے سبق حاصل کیجیے، ہمت مت ہاریئے، ناامیدی چھوڑیے، محنت کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائیے، مسلسل کوشش جاری رکھیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے حافظہ قوی ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاج میں ترتیب

حضرت علامہ سیّد عبد الغنی نابلسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مرضِ نسیان ختم کرنے والی اَدویات جو قراٰن شریف کی آیات، احادیثِ نبویہ اور صالحین کے کلام سے ماخوذ ہیں، وہ ان تمام دواؤں پر مُقَدَّم ہیں جو محسوس دوائیں طب کی کتابوں میں مذکور ہیں اور بندے کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے نسیان کا علاج معنوی اور اِلہامی چیزوں کے ذریعے کرے جو قراٰن و حدیث میں وارِد ہوئی ہیں اور طب کی کتابوں میں مذکور محسوس دواؤں سے علاج کو مُؤَخَّر کرے اور اگر وہ اَورادِ اِلٰہِیَّہ پر عمل کرنے کے بعد کتبِ طب میں مذکور دواؤں کا

استعمال کرتا ہے تو یہ عمل شرعی آداب بجالانے کے اعتبار سے بہت اچھا ہے، مقصود پانے کے لئے سب سے زیادہ فائدہ مند ہے،(اس ترتیب سے علاج کرنا) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شفا حاصل کرنے، جسم کو لاحق ہونے والی آفات کو زائل کرنے کے لئے بہترین عمل ہے۔[1]

اوراد و وظائف پڑھنے کی عادت بنائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قوتِ یادداشت بڑھانے میں جہاں صحت بخش غذائیں بہت مُؤَثِّر ہیں، وہیں اَوراد و وظائف پڑھنے کی اپنی برکتیں ہیں، ان کی بدولت نہ صرف حافظہ مضبوط ہوتا ہے بلکہ ثواب کا ذخیرہ بھی اکٹھا ہوتا ہے، دِل میں روحانیت پیدا ہوتی اور یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

حضرت سیِّدنا عِکرمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان تلاوتِ قراٰن کا عادی ہو اس پر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ حالت (یعنی بڑھاپے میں بھول جانے کی بیماری) طاری نہ ہوگی۔[2]

"**نمازِ تہجد** ادا کرنا اور اور تلاوتِ قراٰنِ پاک کرنا، حافظہ مضبوط کرنے کے اسباب میں سرِ فہرست ہیں۔ کہا گیا ہے کہ قراٰن پاک کو دیکھ کر پڑھنے سے زیادہ

---

1 ... الکشف والبیان، ص ۴۹

2 ... نور العرفان، پ ۱۷، حج، تحت الآیۃ:۵

کوئی اور چیز قوّتِ حافظہ کو تیز نہیں کرتی“[1]

کچھ اوراد و وظائف یہاں ذکر کیے گئے ہیں:

❁...... پانچوں نمازوں کے بعد سر پر داہنا(یعنی سیدھا) ہاتھ رکھ کر گیارہ مرتبہ ”یَاقَوِیُّ“ پڑھو۔[2]

❁...... ہر نماز کے بعد یہ وظیفہ پڑھنا چاہیے:

آمَنْتُ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْحَقِّ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَكَفَرْتُ بِمَا سِوَاهُ۔[3]

❁...... یادداشت میں بہتری کے لئے ۴۱ دن تک روزانہ ۲۱ مرتبہ ”یَاعَلِیْمُ“ پانی پر پڑھ کر نہار منہ پئیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہعَزَّوَجَلَّ حافظہ روشن ہو جائے گا۔

❁......”یَاقَوِیُّ“ اگر جمعہ کی دوسری ساعت میں بہت پڑھے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہعَزَّوَجَلَّ نسیان(یعنی بھولنے کا مرض) جاتا رہے گا۔[4]

❁......سرکارِ مدینہ، راحت قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم پر درود و سلام کی کثرت کیجئے کہ اس کے نتیجے میں ثواب کے ساتھ بہتر یادداشت کا تحفہ بھی نصیب

---

1 ... راہِ علم، ص۸۵

2 ... جنتی زیور، ص۶۰۵

3 ... راہِ علم، ص۸۶

4 ... مدنی پنج سورہ، ص۲۵۳

ہو گا جیسا کہ نبیٔ اکرم نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو وہ چیز اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں یاد آجائے گی۔"[1] خصوصاً اس دُرودِ پاک کاوِرد کرے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ کَمَا لَانِھَایَۃَ لِکَمَالِكَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ"

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس دُرودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کو نسیان یعنی بھول جانے کی بیماری ہو تو وہ مغرب اور عشاء کے درمیان اس دُرودِ پاک کو کثرت سے پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حافظہ قوی ہو جائے گا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

۞...... شیشے کے برتن میں اگر مُشک (ایک قسم کی خوشبو) سے سورہ فاتحہ کو لکھ دیا جائے اور اس برتن کو عرقِ گلاب سے بھر کر کُند ذہن شخص جسے کچھ یاد نہیں رہتا اس کو سات دن تک پلایا جائے تو اس کے دماغ کی کمزوری زائل ہو جائے گی اور جو کچھ وہ سنے گا اسے یاد رہے گا۔[3]

---

1 ... القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص۴۲۷

2 ... مدنی پنج سورہ، ص۱۶۹

3 ... تفسیر روح البیان، پ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۸۲، ۵/۱۹۴

۞......حضرت سیّدنا احمد بن موسی عجیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قوتِ حافظہ کے لیے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے: ” فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَبَّ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ وَيَا رَبَّ اِبْرَاهِيْمَ وَيَا رَبَّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَلْزِمْنِي الْفَهْمَ وَارْزُقْنِي الْعِلْمَ وَالْحِكْمَةَ وَالْعَقْلَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔“[(1)]

۞......” رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا “(پ۱۶،طٰهٰ:۱۱۴) ہر فرض (نماز) کے فوراً بعد یہ آیت گیارہ بار اوّل و آخر تین بار درود شریف پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کرکے تمام سر پر پھیریں۔

۞...... اس دعا کی کثرت کیا کریں: ”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَفْسِيْ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ بِلِقَائِكَ وَتَرْضٰى بِقَضَائِكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ فَهْمَ النَّبِيِّيْنَ وَحِفْظَ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ اَللّٰهُمَّ عَمِّرْ لِسَانِيْ بِذِكْرِكَ وَقَلْبِيْ بِخَشْيَتِكَ وَسِرِّيْ بِطَاعَتِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا۔“[(2)]

۞...... اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحمَةُ

---

1 ... المستطرف، الباب الرابع فی العلم والادب...الخ، ۱/۴۰

2 ... الرحمة فی الطب والحکمة للسیوطی، ص ۲۵۹

الرَّحْمٰن ”نسیان کا مجرب (یعنی آزمایا ہوا) علاج کیا ہے؟“ کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: الجواب: دفعِ نسیان کو ۷ ابار سورۂ ” اَلَمۡ نَشۡرَحۡ “ ہر شب سوتے وقت پڑھ کر سینہ پر دم کرنا، اور صبح ۷ ابار پانی پر دم کرکے قدرے پینا، اور چینی کی رِکابی (تھالی) پر یہ حروف ” ا ھ ظ م ف ش ذ “ لکھ کر پلانا نافع ہے۔ اور چالیس روز سفید چینی پر مشک و زعفران و گلاب سے لکھ کر آب تازہ (تازہ پانی) سے محو کرکے پئیں۔ تسمیہ اس کے بعد فَسَهِّلْ يَاالٰهِیْ كُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَيِّدِالْاَبْرَارِ سَهِّلْ۔ يَامُحْيِ الدِّيْنِ اَجِبْ، يَاجِبْرَائِيْلُ بِحَقِّ يَابَدُوحُ۔ والسَّلام۔ (1)

﴿۞﴾...... جو اس شعر کو کثرت سے پڑھے گا اس کا حافظہ قوی ہو گا، اس کا بھول کا مرض جاتا رہے گا، اسے سچائی حاصل ہو گی، اس کے سچے ہونے کی اسے تائید ملے گی اور اسے اطاعت و فرمانبرداری بھی نصیب ہو گی۔

وَيَامُؤْمِنًا هَبْ لِیْ اَمَاناً مَسْلِمًا وَسَتْرًا عَبِيًّا يَامُهَيْمِنُ مُسْبَلاً

یعنی اے امان دینے والے! مجھے سلامتی والی امان عطا فرما اور اے حفاظت فرمانے والے! میرے تمام عیوب کی پردہ پوشی فرما۔ (2)

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۶۰۶

2 ... الکشف والبیان، ص۴۶

۞...... رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾ [1]

ان آیاتِ مبارکہ کا ورد کرے، خصوصاً کچھ یاد کرنے یا پڑھنے سے قبل۔

۞...... شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام" ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما! اے عظمت اور بزرگی والے! [2]

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نسیان کا علاج آیاتِ قرآنی سے

(۱) هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ

---

1 ... پ۱۶، طٰهٰ: ۲۵-۲۸

2 ... المستطرف، الباب الرابع فی العلم... الخ، ۱/۴۰

وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِہٖ ۚ وَمَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَہٗۤ اِلَّا اللّٰہُ ؕ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِہٖ ۙ کُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ہَدَیۡتَنَا وَہَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَہَّابُ ﴿۸﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوۡمٍ لَّا رَیۡبَ فِیۡہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ﴿۹﴾ (1)

حضرت سیّدنا امام زاہد تمیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان آیات کی خاصیت ہے کہ یہ یادداشت کو بڑھاتی ہیں اور مرضِ نسیان کا خاتمہ کرتی ہیں۔

طریقۂ عمل

سبز برتن میں زعفران اور عرقِ گلاب سے ان آیات کو لکھ لیجئے پھر کسی جاری نہر کے پانی سے دھو کر جمعہ کے دن سورج طلوع ہونے سے پہلے نہار منہ پی لیجئے، سات دن تک بِلاناغہ یہ عمل کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرضِ نسیان کا خاتمہ ہو گا اور یادداشت قوی ہو گی مگر ان دِنوں ہر قسم کے گوشت سے اِجتِناب کیجئے۔ (2)

(۲) وَلَقَدۡ وَصَّلۡنَا لَہُمُ الۡقَوۡلَ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿ؕ۵۱﴾ اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِہٖ ہُمۡ بِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذَا یُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِہٖۤ اِنَّہُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّنَاۤ اِنَّا کُنَّا مِنۡ قَبۡلِہٖ مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓئِکَ یُؤۡتَوۡنَ اَجۡرَہُمۡ مَّرَّتَیۡنِ بِمَا صَبَرُوۡا

---

1 ... پ۳، آل عمران: ۷تا۹

2 ... الکشف والبیان، ص۳۵۔۳۶

وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ٘ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ٘ لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ (1)

حضرت علامہ سیّد عبد الغنی نابلسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیات حکمت سے بھرپور کلام اور کسی بات کے مشکل اور باریک معانی کو یادداشت میں محفوظ کرنے اور ان کے حقیقی فہم تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اِکسیر ہیں۔

طریقۂ عمل

اسلامی مہینے کی ابتدا میں آنے والی پہلی جمعرات، جمعہ اور ہفتے کا روزہ رکھے اور ان آیات کو کانچ کے برتن میں لکھ کر کسی جاری نہر کے پانی سے دھو لیجئے۔ ان تین دنوں کی راتوں میں فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے یہ پانی پی لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ برکتوں اور بھلائیوں سے مالامال اثرات کا ظہور ہو گا۔ (2)

(۳) وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِىْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ (3)

---

1 ... پ ۲۰، القصص: ۵۱۔۵۵
2 ... الکشف والبیان، ص ۳۸
3 ... پ ۲۵، الشوریٰ: ۵۲۔۵۳

حضرت علامہ سیّد عبد الغنی نابلسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت کی برکت سے نسیان کا خاتمہ اور قوتِ یادداشت میں اضافہ ہوتا ہے، جہالت کی ظلمت علم کے نور سے کافور ہوتی ہے، غفلت کے پردے چاک ہوتے ہیں اور بیداری نصیب ہوتی ہے۔

طریقۂ عمل

کانچ کے برتن میں زعفران اور گلاب کے پانی سے ان آیات کو لکھ لیجئے اور پھر (خالص) شہد کے ذریعے تحریر کردہ آیات کو مٹا کر تین جمعہ تک فجر کی نماز کے بعد تین گھونٹ میں اس پانی کو پی لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے حافظہ قوی ہو جائے گا۔[1]

(۴) وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ
الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾
وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿۹﴾
فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى
مَا یَرٰى ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ
الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰى ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى

1 ... الکشف والبیان، ص ۳۹

مِنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِ الۡكُبۡرٰى ﴿۱۸﴾ (1)

حضرت علامہ سیّد عبد الغنی نابلسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان آیاتِ کی برکت سے ذہن قوی ہوتا، قلب کی صفائی ہوتی ہے اور نسیان زائل ہوتا ہے۔

طریقۂ عمل

کانچ کے برتن میں مشک اور گلاب کے پانی سے اس آیتِ کریمہ کو لکھئے، پھر زمزم شریف کے پانی یا سُلوان (بیت المقدس کے قریب ایک بستی کے) چشمے کے پانی سے دھو لیجئے اور برابر سات روز تک بعد نمازِ فجر نہار منہ پی لیجئے، اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حافظہ قوی ہو گا۔ (2)

نسیان کا علاج حدیثِ مبارکہ سے

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر تھے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم حاضرِ بارگاہ ہوئے اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یوں عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان، قراٰن شریف میرے سینے میں محفوظ نہیں رہتا اور کوشش کے باوجود میں اسے یاد نہیں رکھ پاتا۔ یہ سن کر رسول اللہ

---

1 ... پ۲۷، النجم: ۱۔۱۸

2 ... الکشف والبیان، ص ۳۹

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن سے نہ صرف تمہیں فائدہ ہو بلکہ جسے تم یہ کلمات سکھادو، وہ بھی اس سے فائدہ حاصل کرے اور جو تم یاد کرو وہ تمہارے سینے میں محفوظ ہو جائے؟۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ! ضرور سکھائیے۔

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: جب جمعہ کی رات آئے تو اگر ہو سکے تو تم رات کے تیسرے (یعنی آخری) پہر میں اٹھو کہ بیشک اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت دُعا قبول ہوتی ہے۔ بیشک میرے بھائی یعقوب (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا کہ عنقریب میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا، یہاں تک کہ جمعہ کی رات آجائے۔ پھر اگر تم سے یہ نہ ہو سکے تو آدھی رات میں اٹھو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو رات کے ابتدائی حصے میں کھڑے ہو جاؤ اور چار رکعت نماز پڑھو، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کرو، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد حٰمٓ الدُّخَان کی تلاوت کرو، تیسری رکعت میں فاتحہ اور الٓمٓ تنزیل السجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تَبٰرَکَ الَّذِیْ کی قراءت کرو۔ پھر جب تَشَھُّد (یعنی التحیات ودُرُود شریف وغیرہ کے بعد سلام پھیر چکو تو نماز) سے فارغ ہونے کے بعد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوب حمد و ثنا کرو، اور نہایت اچھے انداز سے مجھ پر اور دیگر انبیاء پر دُرُود بھیجو، مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے اور اپنے ان وفات شدہ مومن بھائیوں کے لیے دعائے مغفرت کرو اور پھر آخر میں یہ دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِی بِتَرْکِ الْمَعَاصِی أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِی، وَارْحَمْنِی أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لاَ يَعْنِينِی، اَرْزُقْنِی حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّی، اللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ ذَا الجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ وَالعِزَّةِ الَّتِی لاَ تُرَامُ، أَسْأَلُكَ يَا أَللهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلاَلِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِی حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِی، وَارْزُقْنِی أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِی يُرْضِيكَ عَنِّی، اللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ ذَا الجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ وَالعِزَّةِ الَّتِی لاَ تُرَامُ، أَسْأَلُكَ يَا أَللهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلاَلِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِی، وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِی، وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِی، وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِی، وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِی، فَإِنَّهُ لاَ يُعِينُنِی عَلَى الحَقِّ غَيْرُكَ وَلاَ يُؤْتِيهِ إِلاَّ أَنْتَ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ العَلِیِّ العَظِيمِ

اے ابو الحسن! تین، پانچ، یا سات جمعہ اس پر عمل کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے تمہاری دعائیں قبول ہوں گی، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس دُعا نے کسی مومن سے خطا نہیں کی (یعنی جس نے یہ دُعا پڑھی اُسے ضرور فائدہ ہوا)۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم پانچ یا سات ہفتے نہ گزرے تھے کہ حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایک بار پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور (مذکورہ وظیفے کی برکتیں بیان کرتے ہوئے) عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! میں پہلے چار آیات بھی یاد نہیں کرسکتا تھا، وہ بھی بھول جاتا تھا اور اب تقریباً چالیس آیات یاد کرلیتا ہوں، جب میں ان آیات کو پڑھتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ قرآن شریف میرے سامنے ہے، میں اس سے پہلے حدیث پاک سنتا تھا پھر جب دہراتا تو یاد نہ رہتی تھی اور اب میں احادیث سنتا ہوں پھر جب بیان کرتا ہوں تو ایک حرف بھی مجھ سے نہیں چھوٹتا، اس پر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابوالحسن! ربِّ کعبہ کی قسم تم مومن ہو۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲) صحت بخش غذائیں استعمال کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک حقیقت ہے کہ مختلف نوعیت کی غذائیں انسانی بدن پر طرح طرح کے اثرات مرتب کرتی ہیں، بعض غذائیں جسم کو

---

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتی، باب فی دعاء الحفظ، ۵/۳۳۲، حدیث: ۳۵۸۱

قوت بخشتی ہیں جبکہ بعض نقصان کا باعث بھی بن جاتی ہیں۔ایک صحت مند دماغ اور اس کی قوتِ یادداشت میں غذاؤں کا بھی بڑا کردار ہے۔ حضرت سیّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی بے حد ذہین اور وسیع علم کے مالک تھے مگر اس کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حافظہ قوی کرنے والی چیزیں تناول فرماتے تھے۔[1]

احکامِ اسلام کی اطاعت ہو یا قرآن کی آیات وحدیثِ رسول کو یاد کرنے کا معاملہ ہو، یا خدمتِ دین کے لئے بیان و تدریس کا کام سر انجام دینا ہو، ان تمام معاملات میں قوتِ یادداشت کا بڑا عمل دخل ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طبیب سے مشورہ ضروری ہے

حافظہ قوی کرنے والی غذائی اشیاء یا کسی کے بتائے ہوئے یا کسی کتاب میں لکھے ہوئے علاج کو عمل میں لانے کے متعلق شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ مدنی پھول ذہن میں رکھنا بہت ضروری ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ بات ہمیشہ کے لئے یاد رکھئے کہ کسی بھی شخص کے بتائے ہوئے یا کتابوں میں لکھے ہوئے بلکہ احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ علاج بھی

1 ... سیر اعلام النبلاء، الامام الشافعی ... الخ، ۸/۳۹۵

ماہر طبیب کے مشورے کے بغیر نہیں کرنے چاہئیں۔[1] ذیل میں دماغی قوت بڑھانے والی کچھ اشیا کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ

شیخ الاسلام امام ابراہیم زرنوجی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

۞...... **مسواک** کرنا، **شہد** کا استعمال رکھنا، **گوند مع شکر** استعمال کرنا، نہار منہ 21 دانے **کشمش** کھانا بھی حافظے کو قوی کرتا ہے اور انسان کو بہت سے امراض سے شفا دیتا ہے، نیز ان چیزوں کو کھانا بھی قوت حافظہ کو قوی کرتا ہے جو کہ بلغم اور دیگر رطوبات کو کم کرتی ہیں۔[2]

۞...... حضرت سیّدنا محمد بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے سنا: نبیٔ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اکثر کدو شریف تناول فرمایا کرتے تھے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کثرت سے کدو شریف تناول فرماتے ہیں تو نبیٔ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک کدو دماغ کو بڑھاتا اور عقل میں اضافہ کرتا ہے۔[3]

---

1 ... میٹھی کے 50 مدنی پھول، ص ۱

2 ... راہِ علم، ص ۸۷

3 ... اخلاق النبی وآدابہ، ذکر اکلہ للقرع۔۔۔الخ، ص ۱۲۶، حدیث: ۶۳۶

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بچوں کی سچی کہانیوں کے رسالے بنام ''بیٹا ہو تو ایسا'' میں صحت بخش غذاؤں کا بھی ذکر فرمایا ہے، ان میں سے صرف مُقَوِّیٔ دماغ غذاؤں کا یہاں ذکر کیا گیا ہے چنانچہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: روزانہ رات کو سات دانے بادام اور 21 دانے کشمش یعنی سوکھے ہوئے انگور (چھوٹے بڑے کوئی سے بھی ہوں) پانی میں بھگو دیجئے اور یہ دونوں چیزیں صبح دودھ کے ساتھ اور اچھی طرح چبا کر کھالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دردِ سر دور ہو گا، قوّتِ حافظہ کے لئے بھی یہ نسخہ مفید ہے۔

✿...... پستہ دل و دماغ کو قوت بخشتا ہے۔ بدن کو موٹا کرتا اور گردے کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ ذہن اور حافظہ مضبوط کرتا ہے۔

✿...... کاجو جسم کو غذائیت اور دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ بدن کو موٹا کرتا ہے۔ نہار منہ شہد کے ساتھ کاجو کھانا دافعِ نسیان (یعنی بھولنے کی بیماری دور کرنے والا) ہے۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مونگ پھلی کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''مونگ پھلی اپنے فوائد میں کاجو اور اخروٹ وغیرہ سے کم نہیں

ہے۔‘‘[1] لہٰذا اگر کاجو دستیاب نہ ہوں تو مونگ پھلی کے ذریعے بھی ان فوائد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

﴿۞﴾...... حضرت سیِّدنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شہد کا استعمال کرو کیوں کہ یہ قوتِ حافظہ کے لیے مفید ترین ہے۔[2]

﴿۞﴾...... حضرت سیِّدنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس کو احادیثِ مبارکہ یاد کرنے کا شوق ہو وہ (مناسب مقدار میں) مُنَقّٰی کھائے۔[3]

مُنَقّٰے کے حیرت انگیز فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوکھے ہوئے چھوٹے انگور کِشمش اور سوکھے ہوئے بڑے انگور مُنَقّٰی کہلاتے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حکمت نشان ہے: اسے کھاؤ یہ (مُنَقّٰی) بہترین کھانا ہے، (مُنَقّٰی) اَعصاب (یعنی نَسوں اور پٹھّوں) کو مضبوط کرتا، کمزوری کو دور کرتا غصّہ کو ٹھنڈا کرتا، بلغم کو دور

---

1 ... بیٹا ہو تو ایسا، ص ۳۵۔۳۷ ملتقطاً

2 ... الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، المآکل المستحب... الخ، ص ۴۵۸

3 ... الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، المآکل المستحب... الخ، ص ۴۵۸

کرتا، چہرے کی رَنگت نکھارتا اور مُنہ کو خوشبو دار کرتا ہے۔ حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی روایت کردہ حدیث میں یہ بھی ہے کہ (مُنَقّٰی) کمزوری دُور کرتا، مِزاج کو خوشگوار بناتا، سانس کو خوشبو دار کرتا اور غم کو دُور کرتا ہے۔ [1]

مُنَقّٰی دواء بھی ہے اور غذا بھی، اس کو چاہیں تو یونہی یا چاہیں تو چھلکا اتار کر مناسب مقدار میں کھا لیجئے، مُنَقّٰی بیج سمیت بھی کھا سکتے ہیں بلکہ امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''مُنَقّٰی کے بیج مِعدے کی اِصلاح کرتے ہیں۔'' مُنَقّٰی چند گھنٹے پانی میں بھگو کر رکھ دیجئے پھر اِس کا چِھلکا اُتار کر گودا نکال لیجئے۔ مُنَقّہ کا گودا پھیپھڑوں کیلئے اِکسیر اور پُرانی کھانسی کیلئے مفید ہے۔ گردہ اور مَثانہ کے درد کو مٹاتا، جگر اور تِلی کو طاقت دیتا، پیٹ کو نَرم کرتا، مِعدہ مضبوط کرتا اور ہاضِمہ دُرُست کرتا ہے۔

سُرخ مُنَقّٰی

حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے: جو روزانہ سُرخ مُنَقّٰی 21 عدد کھا لیا کرے وہ ان تمام امراض سے محفوظ رہے گا جن سے خوفزدہ ہے۔ [2]

1 ... کنز العمال، کتاب الطب۔۔۔الخ، الزبیب، الجزء: ۱۰، ۵/۱۸، حدیث: ۲۸۲۶۱

2 ... فیضانِ سنّت، ص ۹۴۷ ملتقطاً

۞...... ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجہَهُ الْکَرِیم کی بارگاہ میں کمزور حافظے کی شکایت کی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: گائے کا دودھ استعمال کرو، کیونکہ اس سے دل بہادر اور نسیان دور ہوتا ہے۔[1]

۞...... حضرت سیّدنا حماد بن سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”میں حضرت سیّدنا ایاس بن معاویہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فالودہ تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا: ”قریب ہو جاؤ اور کھاؤ، اگر کوئی چیز عقل میں اضافہ کرسکتی ہے تو وہ یہی ہے۔“[2]

دورِ رسالت کا فالودہ

حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں فالودہ لے کر حاضر ہوئے تو رحمتِ کونین، دکھی دلوں کے چین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا اور پھر اِستفسار فرمایا: اے ابوعبد اللہ! یہ کیا ہے؟ حضرت سیّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! ہم گھی اور شہد کو دیگچی میں ڈال کر آگ پر رکھ دیتے ہیں، جب وہ اُبلنے لگتا ہے تو ہم گندم

---

1 ... الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، الماکل المستحب...الخ، ص۴۵۸

2 ... التذکرة الحمدونیة، الباب السادس والاربعون، الفصل الخامس فی اوصاف الاطعمة، ۹/۱۲۴

کا آٹا ابلتے ہوئے گھی اور شہد میں ڈال دیتے ہیں اور اسے لکڑی سے ہلاتے رہتے ہیں حتی کہ وہ پک کر ایسا ہو جاتا ہے جیسا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ بہت اچھا کھانا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۞......اگر دماغ کمزور ہو تو بادام کے ساتھ انجیر ملا کر کھانے سے چند دنوں میں دماغ کی کمزوری ختم ہو جاتی ہے۔

۞......خوشبو (عطر لگانے) سے حافظہ قوی ہوتا ہے۔[2] امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اچھی خوشبو سے عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اچھی خوشبو لگانے والی کی عقل میں اضافہ ہوتا ہے اور صاف ستھرے کپڑے پہننے والے کے دکھ درد میں کمی آتی ہے۔[3]

۞......حضرت سیِّدنا فقیہ ابو لَیث سَمَرقَندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کدو شریف کھانے سے حافظہ قوی ہوتا ہے۔[4]

---

1 ... معجم کبیر، یوسف بن عبداللہ...الخ، ۱۳، ۱۴/ ۱۰۸، حدیث: ۳۷۰

2 ... بستان العارفین، الباب الثامن والثمانون فی الامتناع عما یضر بالبدن...الخ، ص ۹۱

3 ... محاضرات الادباء، محبة الطیب والحث علی تناوله، ۴/ ۳۷۴

4 ... بستان العارفین، الباب الثامن والثمانون فی الامتناع عما یضر بالبدن...الخ، ص ۹۱

۞...... حضرت سیّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: لوبیا کھانے سے عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔ [1]

۞...... حضرت سیّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: گوشت کھانے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے۔ [2]

۞...... جوان مرغ کا گوشت کھانے سے عقل میں اضافہ اور رنگ صاف ہوتا ہے۔ [3]

۞...... ماہرین کے مطابق مچھلی کھانا بھی یادداشت بڑھانے کا سبب ہے۔

مچھلی اور قُوّتِ حافظہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "مچھلی کے عجائبات" میں ایک سوال "کیا مچھلی کا اِستعمال قُوّتِ حافِظہ پر بھی اثر انداز ہوتا ہے؟" کے جواب میں فرماتے ہیں: جی ہاں۔ خُصوصاً مچھلی کا تیل اور پھلوں کا استعمال قُوّت حافِظہ کیلئے مفید ہے۔ ماہِرین کی تحقیق کے مطابِق پھلوں، سبزیوں اور مچھلی میں وٹامن سی اور

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، الامام الشافعی۔۔۔الخ، ۸/۴۰۰

2 ... مواھب اللدنیہ، المقصد الثالث، الفصل الثالث، النوع الاول فی عیشہ۔۔۔الخ، ۲/۱۲۸

3 ... المستطرف، الباب الثانی والستون فی ذکر الدواب والوحوش۔۔۔الخ، ۲/۲۰۱

فلیوونائیڈز (Flavonoids) پائے جاتے ہیں جو جسم میں سوزش نہیں ہونے دیتے نیزان میں پائے جانے والے ''اومیگا تھری'' دماغ کی بیرونی تہ کو سوزش سے بچاتے ہیں جس کی وجہ سے یادداشت بھی مُتَأَثِّر نہیں ہوتی۔ ماہرین نے 65 سال سے زائد عمر کے 8085 مرد و خواتین کو ان کے کھانے پینے کی اشیاء، طرزِ زندگی، یادداشت، غذاؤں اور صحّت کے بارے میں سوالنامے فراہم کر کے 4 سال تک ان کی تحقیق کی جس کے دَوران معلوم ہوا کہ پھل، سبزیاں اور مچھلی کا تیل زیادہ استعمال کرنے والوں کی یادداشت دوسروں سے بہتر ہوتی ہے۔ ایک طبیب کا کہنا ہے: ہند کی ریاست ''کیرالہ'' کے ایک صاحِب نے بیرون ملک مجھے بتایا کہ کیرالہ کے لوگ رِیاضی (جس میں حساب، الجبرا اور جیومیٹری وغیرہ شامل ہوتا ہے) سائنس اور دنیا کے دیگر مشکل ترین عُلُوم میں کافی باکمال ہوتے ہیں۔ میں نے اس کمال کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے: مچھلی اور مچھلی کے سر کا اِستعمال۔ (1)

مچھلی کے سر کی یخنی اور قُوتِ حافظہ

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مزید فرماتے ہیں: مچھلی کے سر کی یخنی (سُوپ) فالِج، لَقوہ، عِرقُ النِّسا (یعنی لنگری کا درد جو کہ چڈے سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک پہنچتا ہے) اَعْصابی کمزوری، پٹّھوں کی کمزوری، قبل از وَقت بڑھاپا، جوڑوں کا پُرانا درد،

---

1 ... مچھلی کے عجائبات، ص ۴۱

جسمانی اور اَعصابی کِھچاؤ اور قُوّتِ حافِظہ بڑھانے کیلئے نہایت مفید ہے۔ ایسے لوگ جو اپنی یادداشت بالکل کھو چکے ہوں یا جن کی یادداشت ختم ہونے کے قریب ہو وہ خواہ جوان ہوں یا بوڑھے یہ یخنی (سُوپ) ضَرور استعمال کریں۔ اگر گرمی کے موسِم میں نامُوافِق محسوس کریں تو سردیوں میں اِستعمال کریں۔ اگر آپ کو بیان کردہ تمام بیماریوں میں سے کوئی مَرَض نہیں تب بھی اگر کچھ عرصہ مچھلی کے سر کا سوپ استعمال فرمائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان بیماریوں سے تحفُّظ حاصل ہو گا۔[1]

برہمی بوٹی

برہمی بوٹی (Indian Penny Wort) کمزور دماغ کو مضبوط کرتی ہے، نسیان کو ختم کرنے کے لئے اس بوٹی کو شربت کے طور پر یا سفوف بنا کے استعمال کرنا بے حد مفید ہے۔ الائچی دانہ ایک ماشہ، مغز بادام ۱۰ عدد، مغز کدو شریف ۶ ماشے، مرچ سیاہ ۷ عدد کے ساتھ ۴ ماشے برہمی بوٹی ملا کر بطور ٹھنڈائی استعمال کیا جائے تو دردِ سر دور ہونے کے ساتھ ساتھ آنکھوں کی بینائی میں بھی اضافہ ہو گا اور حافظہ بھی قوی ہو گا۔[2]

---

❶ ... مچھلی کے عجائبات، ص۴۱

❷ ... کتاب المفردات، ص۱۲۲، خواص المفردات، ۳/۱۶۵

﴿۞﴾......بادام نو عدد، سفید مرچ پانچ عدد، منقیٰ سات عدد (منقیٰ کے دانے نکال دیئے جائیں) بادام اور منقیٰ کو رات کو بھگو دیا جائے اور صبح بادام کے چھلکے اتار کر تینوں اشیاء کو کھرل (ایک قسم کی پتھر کی کونڈی جو دوائیں پیسنے اور حل کرنے کے کام آتی ہے) میں اچھی طرح گِھس کر اس کی چٹنی بنالی جائے اور اسے استعمال کیا جائے۔ مسلسل استعمال کریں پھر اس کے حیرت انگیز فوائد کو ملاحظہ کریں، کم از کم ایک ماہ لگاتار استعمال کرنا چاہئے اور بچوں کے لئے اس کی مقدار کچھ کم کرلیں، اگر کسی کو مرچ نقصان دیتی ہوں تو مرچ نکال دی جائے باقی بدستور استعمال کریں۔

﴿۞﴾...... پھلوں میں سنگترہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بیش قیمتی تحفہ ہے، سنگترے کے مسلسل استعمال سے ذہن اور حافظہ قوی ہوتا ہے بینائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور یہ خون صاف کرتا ہے۔ ذہنی اور تخلیقی کام کرنے والے افراد کے لئے سنگترہ قدرت کا بہترین تحفہ ہے، اس کا مزاج سرد تر ہے اس لئے گرم مزاج کے لوگوں کے لئے بہت مفید ہے یہ جلد ہضم ہوجاتا ہے اور بھوک بھی خوب لگاتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ دورانِ مطالعہ یا کچھ یاد کرتے ہوئے نہ ہی زیادہ بھوک ہو نہ ہی مکمل پیٹ بھرا ہو کیونکہ بھوک کی شدت کے باعث بھی یاد نہیں ہوتا اور جب پیٹ مکمل بھرا ہو تب بھی کوئی بات ذہن میں محفوظ کرنا دشوار ہوجاتا ہے۔ اس لیے اگر مُعتَدِل غذا کا سہارا لیا

جائے تو بے حد مفید ہے جسے دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں "پیٹ کا قفلِ مدینہ" کہا جاتا ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه "فیضانِ سنّت" کے تیسرے باب "پیٹ کا قفلِ مدینہ" میں فرماتے ہیں: "اپنے پیٹ کو حرام غذا سے بچانا اور حلال خوراک بھی بھوک سے کم کھانا "پیٹ کا قفلِ مدینہ" لگانا ہے۔"[1]

کُندُر کھایئے حافظہ مضبوط بنایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نسیان ختم کرنے والی غذائی اشیاء میں سے ایک کُندر بھی ہے، عربی میں کندر، اردو میں سلائی کا گوند اور انگریزی میں OLIBANUM کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ایک کانٹے دار درخت کا گوند ہے، جتنا پرانا ہوتا ہے اسی قدر سرخ ہو جاتا ہے، بہتر وہ ہے جو تازہ اور نرم ہو نیز باہر سے سفید اور پیلا ہو۔ اس گوند کے جہاں بے شمار فوائد ہیں وہیں یہ نسیان کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔ روزانہ تین ماشہ کی مقدار میں کھانے سے نسیان کا مرض جاتا رہتا ہے۔[2]

ذیل میں کُندُر کے فوائد سے متعلق روایات نقل کی جاتی ہیں:

علم و حکمت کے مدَنی پھول کیسے یاد رکھیں

منقول ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت سیّدنا موسیٰ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ

---

1 ... فیضان سنت، ص ۶۴۳

2 ... کتاب المفردات، ص ۳۷۳

وَالسَّلَام سے عرض کی: ہم آپ سے بہت سی باتیں سنتے ہیں، انہیں اچھی طرح سمجھ بھی لیتے ہیں لیکن جب آپ کی بارگاہ سے رخصت ہوتے ہیں تو "علم و حکمت کے مدنی پھول" بھول جاتے ہیں، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمارے لئے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں مرضِ نسیان سے شفا عطا فرمائے۔ حضرت سیّدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے التجا کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی کہ آپ اپنے امتیوں کو حکم دیں کہ وہ لُبان (کُندُر) کھائیں۔ چنانچہ بنی اسرائیل نے لُبان یعنی کندر کھایا تو ان کا مرضِ نسیان ختم ہو گیا۔(1)

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: لُبان (کُندُر) کھانا قوتِ یادداشت بڑھاتا، نسیان ختم کرتا اور بلغم کافور کرتا ہے۔(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی نے نسیان کی شکایت کی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: کُندر استعمال کرو، (اس طرح کہ) رات کو پانی میں ڈال کر صبح نہار منہ اس پانی کو پیو، یہ نسیان کے لئے بہت مفید ہے۔(3)

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک

---

1 ... العلاج بالاغذیة والاعشاب في بلاد المغرب، باب ماجاء فی علاج البلغم...الخ، ص ۴۱

2 ... العلاج بالاغذیة والاعشاب في بلاد المغرب، باب ماجاء فی علاج البلغم...الخ، ص ۴۱

3 ... الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، المآکل المستحب...الخ، ص ۴۵۸

مِثْقال شکر (یعنی ساڑھے چار ماشے، 4 گرام 374 ملی گرام) اور ایک مثقال کُنْدُر کا سفوف بنا کر سات دن تک نہار منہ کھاؤ، یہ پیشاب اور نسیان کی بیماری کے لئے بہترین چیز ہے۔(1)

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت سیّدنا علی المرتضٰی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اپنے نسیان کی شکایت کرنے لگا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: لُبان (کندر) کھاؤ بیشک یہ دل مضبوط کرتا اور نسیان کا خاتمہ کرتا ہے۔(2)

حضرت سیّدنا عبدالملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: لُبان (کُندر) کھاؤ کہ یہ بلغم ختم کرتا ہے اور ہر وہ چیز جو بلغم ختم کرتی ہے اس سے نسیان کا خاتمہ ہوتا ہے اور حافظہ قوی ہوتا ہے۔(3)

یادداشت قوی کرنے والی غذاؤں کا انتخاب کیجئے

حضرت سیّدنا ابو بکر محمد بن زکریا رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: جس کو نِسیان کا مرض لاحق ہو اس کے لئے رائی کے دانے کھانا فائدہ مند ہے۔

---

1 ... الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، المآکل المستحب۔۔۔الخ، ص۴۵۸، رقم: ۱۷۹۱

2 ... کنزالعمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الحیوانات والنبات والجبال، الجزء: ۱۴، ۷/ ۸۴، حدیث: ۳۸۳۱۶

3 ... العلاج بالاغذیۃ والاعشاب فی بلاد المغرب، باب ماجاء فی علاج البلغم۔۔۔الخ، ص ۴۱

زیادہ پیاز کھانے کی عادت بنانا عقل میں کمی لاتا ہے اور بھول کی بیماری پیدا کرتا ہے۔نسیان کے مریض کو چاہیئے کہ وہ چھوٹے، کم چربی اور خشک (تاثیر والے) پرندوں جیسے چڑیا، چنڈول (ایک خوش آواز پرندہ) اور اس جیسے دیگر چھوٹے پرندوں کا گوشت کھائے اور شہد والا پانی استعمال کرے۔[1]

کلونجی اور شہد سے نسیان کا علاج

حضرت سیّدنا ابو بکر مُنکَدِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر صبح کلونجی شہد کے ساتھ کھایا کرتے تھے اور یہ بلغم کے علاج کے لئے سب سے بہترین چیز ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکار نے حافظہ قوی فرمادیا

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دن نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنا کپڑا پھیلائے یہاں تک کہ میں اپنا یہ کلام پورا کرلوں، تو وہ (اس کپڑے کو) اپنے سینے سے لگائے پھر کبھی جو وہ میرا کوئی کلام بھول جائے !(یعنی پھر وہ کبھی میرا کوئی کلام نہیں بھول سکے گا) یہ سن کر میں نے کمبل پھیلادیا۔ مجھ پر اس کے سوا اور کوئی کپڑا نہ

---

1 ... الحاوی فی الطب، الباب الرابع فی قوی الدماغ۔۔۔الخ، ۱/۵۵ ملتقطا

2 ... العلاج بالاغذیة والاعشاب فی بلاد المغرب، باب ماجاء فی علاج البلغم۔۔۔الخ، ص ۴۱

تھا۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اپنا کلام پورا فرمالیا تو میں نے وہ کمبل سمیٹ کر اپنے سینے سے لگالیا۔ اس ذات کی قسم جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں اس دن کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی فرمان نہیں بھولا۔[1]

مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ایک دن دریائے عطا موجزن تھا لوگوں کو قوتِ حافظہ تقسیم فرمارہے تھے، فرمایا کوئی ہے جو اپنا کپڑا بچھائے ہم ایک دعا پڑھتے ہیں جب وہ دعا ختم ہوجائے تو وہ یہ ہی کپڑا اپنے سینے سے لگالے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اس کا حافظہ بہت ہی قوی ہوجائے گا۔ خیال رہے کہ تھوڑی چیز ہاتھ پھیلا کر لی جاتی ہے مگر بڑے سخی کی بڑی عطا چادر پھیلا کر سمیٹی جاتی ہے یہاں چادر پھیلانے کا حکم دیا گیا معلوم ہوتا ہے عطا بڑی ہے۔ خیال رہے کہ قوتِ حافظہ انسان کی ایک صفت ہے جو قدرتی طور پر لوگوں کو عطا ہوتی ہے کوئی قوی حافظے والا ہوتا ہے کوئی ضعیف حافظہ والا، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صفاتِ انسانیہ بھی عطا فرماتے ہیں بحکم پروردگار۔

مالک ہیں خزانہ قدرت کے جو جس کو چاہیں دے ڈالیں
دی خُلد جنابِ ربیعہ کو بگڑی لاکھوں کی بنائی ہے

---

1 . . . مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل ابی ھریرۃ، ص ۱۳۵۳، حدیث: ۱۵۹ ملتقطا

اس سے معلوم ہورہا ہے کہ حضرت ابوہریرہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کوئی دنیاوی بات بھولیں تو بھولیں میرا کلام کبھی نہ بھولیں گے۔ تھوڑا آگے مزید ارشاد فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا ہر عضو ہر ادا اللہ کے خزانوں کا دروازہ ہے کسی کو دم کرکے نعمتیں بخش دیں، کسی کو نظر سے، کسی کو ہاتھ سے، کسی کو زبان شریف سے، یوں ہی ہر جگہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا دروازہ عطا ہے جہاں رہ کر بھکاری اپنا ہاتھ پھیلا دے وہاں ہی عطا ہو جاتی ہے۔ سورج کا نور کسی خاص جگہ میں نہیں جہاں بھی موجود ہو حجاب سے نکل آؤ نور پا جاؤ گے۔ اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا۔

منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دین تھی ۔۔۔ دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

مولانا حسن رضا خان صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے ہیں:

جہاں ہاتھ پھیلا دے منگتا بھکاری ۔۔۔ وہ ہی در ہے داتا کی دولت سرا کا[1]

دوسری روایت میں ہے حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں خود عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے احادیث سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: ابوہریرہ! اپنی چادر پھیلاؤ۔[2]

---

1 ... مراۃ المناجیح، ۸/۲۰۴

2 ... بخاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم، ۱/۶۲، حدیث: ۱۱۹

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بھی معلوم ہوا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مدنی سرکار جناب **احمدِ مختار** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے شمار اِختیارات سے نوازا ہے۔ مادّی چیزیں عطا فرمانے کی تو کئی روایات ہیں، ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قوّتِ حافظہ جیسی نظر نہ آنے والی شے بھی حضرتِ سیِّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عنایت فرمادی۔

مالِکِ کونَین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نسیان دور کرنا سرکار کا معجزہ ہے

دو عالم کے تاجدار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بے شمار معجزات سے نوازا، انہی میں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک معجزہ نسیان دور فرمانا بھی ہے، چنانچہ قوی حافظہ حاصل کرنے کی نیت سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے اور مرضِ نسیان سے شفا پا کر عظیم یادداشت کے مالک بن جاتے :

اس کے بعد میں کبھی کوئی چیز نہیں بھولا

حضرت سیِّدنا عثمان بن اَبِی العَاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز

میں نے بارگاہِ رسالت میں اپنی کمزور یادداشت کے سبب قرآن مجید یاد نہ ہونے کی شکایت کی۔ سرکارِ مدینہ ، قرار قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ شیطان(کی وجہ سے)ہے جسے خَنْزَب کہا جاتا ہے،اے عثمان!میرے قریب آؤ۔" جب میں قریب آیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے سینے میں محسوس کی، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"اے شیطان!عثمان کے سینے سے نکل جا"۔اس دن کے بعد میں کبھی کوئی چیز نہیں بھولا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی کیا شان ہے!کہ نہ صرف باطنی مرض کی وجوہات سے واقف ہیں بلکہ اس کے علاج فرمانے پر بھی قادر ہیں، یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے بلکہ آج بھی اگر کوئی صدقِ دل سے اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اِستِغاثہ پیش کرے اور مرضِ نسیان سے شفا طلب کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مراد پوری ہوگی بلکہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ

1 ... دلائل النبوة لابی نعیم،الفصل الرابع والعشرون۔۔۔الخ، ص۲۷۷،رقم:۳۹۶

میں اگر کوئی اپنے اعمالِ صالحہ ، اطاعتِ رسول و عشقِ مصطفےٰ کے سبب مقبول ہو تو کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود ہی کرم فرمادیتے ہیں، جیسا کہ :

کند ذہنی ختم ہو گئی

شارحِ عقائدِ نسفیہ حضرت سیّدنا سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قاضی عَضُدُ الدین عبد الرحمٰن شیرازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں سب سے زیادہ کُند ذہن کہلاتے تھے۔اس کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمت نہ ہاری بلکہ کسی کی بات کو خاطر میں لائے بغیر اپنے اسباق کو پڑھنے اور یاد رکھنے کے لئے کوشش اور محنت جاری رکھی۔ایک بار سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا کرم فرمایا کہ کند ذہنی ختم ہو گئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے مثال حافظہ عطا فرما دیا۔(تفصیلی واقعہ صفحہ ۱۱۹ پر ملاحظہ فرمائیے)[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو دیکھا آپ نے! لگن سچی ہو تو ایک دن محنت رنگ لے ہی آتی ہے۔اس حکایت میں ایسے اسلامی بھائیوں کے لیے مدنی پھول ہیں جو کند ذہنی کی وجہ سے دل برداشتہ ہو کر محنت کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور یہ ذہن بنالیتے ہیں کہ میں کچھ نہیں کر سکتا، حالانکہ انہیں ایسا نہیں سوچنا چاہئے کیونکہ انسان محنت کرے ، نیت اچھی ہو ، لگن سچی ہو تو محنت بے کار نہیں جاتی لہٰذا ایسے

---

1 ... شذرات الذهب، سنة احدى وتسعين وسبعمائة، ۶۸/۷

اسلامی بھائی دل برداشتہ نہ ہوں بلکہ محنت ولگن سے کوشش شروع کردیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرم ہو ہی جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنہیں اچھی یادداشت اور قوتِ حافظہ سے نوازا ہے انہیں کند ذہن طلبہ کا مذاق نہیں اُڑانا چاہئے، بلکہ اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے ڈرانا چاہئے، کیونکہ کند ذہن کا مذاق اُڑانا اس کی دل آزاری کا باعث اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مذاق اُڑانے والے ذہین کو کند ذہن اور کند ذہن کو اعلیٰ قوتِ حافظہ عطا فرمادے۔

تبرکات سے حافظہ قوی کیجیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ اور نیک بندے یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام واولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام بڑی برکت والے ہوتے ہیں، دن رات عبادات و ریاضات کرنے، اطاعتِ الٰہی میں مصروف رہنے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کو ہدایت پر لانے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بے شمار برکتوں سے نوازتا ہے، پھر ان کی استعمال شدہ اشیاء اور ان سے منسوب چیزوں سے بھی برکتوں کا ظہور ہوتا ہے جس سے عام لوگ بھی مُسْتَفِیض ہوتے ہیں۔ قراٰن وحدیث میں اس کے بے شمار دلائل مذکور ہیں، حضرت سیّدنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مبارک قمیص کی برکت سے

سیّدنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بینائی لوٹ آنے والا واقعہ[1]، تابوتِ سکینہ جس میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی استعمال شدہ چیزیں تھیں، اس کی برکت سے بنی اسرائیل کو ملنے والی جنگی فتوحات[2] اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جُبَّۂ مبارکہ کی برکت سے بیماروں کو ملنے والی شفا[3] اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں لہٰذا اگر کبھی کسی بزرگ کا کوئی تبرک میسر آئے تو اس کے ذریعے بھی نسیان کا علاج کیا جاسکتا ہے اور بلاشبہ اس کی برکت سے قوتِ حافظہ نصیب ہو جاتا ہے، جیسا کہ

شیرِ خدا کے قوی حافظے کا راز

حضرت سیّدنا علی المرتضی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے اس قدر قوی حافظے کا سبب کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جب میں نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو (ظاہری پردہ فرمانے کے بعد) غسل دیا تو جو پانی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حلقۂ چشم میں جمع ہو گیا تھا، میں نے اسے پی لیا تھا، اسی کی برکت سے میرا حافظہ قوی ہے۔[4]

---

1 ... پ:۱۳، یوسف:۹۶

2 ... پ:۲، البقرۃ:۲۴۸

3 ... مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم إستعمال إناء الذہب، ص۱۱۴۷، حدیث:۱۰

4 ... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عباس ...الخ، ۵۷۳/۱، حدیث:۲۴۰۳ ماخوذا، شواھد النبوۃ، ص۱۳۸ واللفظ لہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زمزم شریف بھی دیگر پانیوں کی مثل ایک پانی ہے مگر چونکہ یہ حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مبارک قدموں کی رگڑ کے سبب زمین سے نکلا تھا لہٰذا آپ کی ذات مبارک کی وجہ سے یہ پانی برکت والا ہو گیا، زمزم شریف کی جہاں بے شمار برکتیں ہیں وہیں اس کی برکت سے دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں چنانچہ،

امام ذہبی جیسے حافظے کی تمنا

حضرت سیّدنا حافظ شہاب الدین احمد بن حجر عَسقلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب زمزم شریف نوش فرمایا تو اس کے بعد بارگاہِ الٰہی میں دعا گو ہوئے: ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے حضرت سیّدنا امام شمس الدین احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا قوی حافظہ عطا فرما۔''[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا حافظ ابن حجر عَسقلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبولیتِ دُعا کی دلیل آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کئی کئی جلدوں پر مشتمل تصانیف ہیں۔ لہٰذا زمزم شریف کو پیتے وقت دعا مانگ کر بھی اپنی یادداشت کو مضبوط کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

---

1 ... میزان الاعتدال، ترجمۃ الامام الذہبی، شہرتہ العلمیۃ و منزلتہ بین الحفاظ، ١/ ١٧

نگاہِ ولی کی تاثیر قوتِ حافظہ کے لیے اکسیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طبیب دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک وہ جو صرف جسمانی مرض کا ادویات وغیرہ کے ذریعے علاج کرتا ہے، جسے عام اصطلاح میں ڈاکٹر یا حکیم کہا جاتا ہے، جبکہ ایک طبیب وہ ہے جو جسمانی امراض کے ساتھ ساتھ باطنی اور قلبی امراض کا اپنی روحانیت کے ذریعے علاج کرتا ہے اور یہ خاصہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام واولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا ہے۔

طبیبوں کے طبیب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بغیر کسی آلہ ٔ آپریشن کے کئی مریضوں کے علاج فرمائے، جیسے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دستِ مبارک سے حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عتیک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے پاؤں کی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ دیا[1]، لعابِ دہن سے حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی دکھتی آنکھ کا علاج فرمادیا[2]، اسی طرح حضرت سیّدنا قتادہ بن نعمان انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی غزوۂ احد میں تیر سے زخمی ہو کر نکل جانے والی آنکھ کو حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے دستِ مبارک سے آنکھ کے

---

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب قتل ابی رافع۔۔۔الخ، ۳/۳۱، حدیث: ۴۰۳۹

2 ... مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل علی۔۔۔الخ، ص ۱۳۱۱، حدیث: ۳۵

حلقہ میں رکھ دیا اور پھر اپنی مُستَجاب دعا کے ذریعے ان کی آنکھ کا علاج فرما دیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مریضوں کو شفایاب کرنا نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ ہے اور جو چیز نبی سے بطور معجزہ صادر ہو وہ ولی سے بطورِ کرامت صادر ہوتی ہے جیسا کہ امام جلال الدین عبدالرحمٰن سُیُوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا شیخ عَفِیفُ الدِّین عبداللہ یافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”اولیاء پر اَحوال پیش کیے جاتے ہیں جس میں وہ آسمانوں اور زمین میں قائم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بادشاہی کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بحالتِ حیات اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (معراج شریف کی رات) حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی قبر میں زندہ ملاحظہ فرمایا تھا۔“ مزید فرماتے ہیں: ” **اور یہ بات معلوم ہے کہ جس بات کا صُدُور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی ذات سے جائز ہے، اسی بات کا اولیائے کرام کی ذات سے صادر ہونا جائز ہے مگر کسی دعوے کی شرط کے بغیر۔** “ مزید فرماتے ہیں: ”کوئی جاہل ہی اس بات کا انکار کرے گا۔“[2] معلوم ہوا جو کام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی

---

1 ... مواھب اللدنیہ، المقصد الاول، غزوۃ احد، ۲/۴۳۲

2 ... الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، انباء الاذکیاء بحیاۃ الانبیاء، ۲/۱۸۱

عطا سے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کرسکتے ہیں وہی خلافِ عادت کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے طفیل اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام بھی کرسکتے ہیں ۔ لٰہذا اللہ والوں کی صحبت اور ان کی نگاہِ فیض جہاں دیگر امراض کے لئے مفید ہے وہیں مرضِ نسیان کے علاج کے لئے بھی اکسیر ہے چنانچہ

ولیِ کامل کی نظرِ عنایت سے نسیان دور ہوگیا

حضرت علامہ عبد العزیز پرہاروی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بچپن میں بہت کُند ذہن تھے۔ انتہائی کوشش کے باوجود اپنا سبق یاد نہیں ہوتا تھا،ایک دن نہایت رنجیدہ ہوکر ایک کونے میں جاکر بیٹھ گئے اور زار و قطار رونے لگے،اسی دوران (آپ کے پیرو مرشد) حضرت سیّدنا شاہ جمالُ اللہ چشتی ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر ان پر پڑی تو کمال شفقت فرماتے ہوئے ان سے پوچھا: ”عبد العزیز کیوں رنجیدہ ہو؟“ عرض کی: ”حضور کوشش کے باوجود سبق یاد نہیں ہوتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”ہمارے پاس آؤ اور ہمارے سامنے سبق پڑھو۔“ حضرت علامہ پرہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حکم کی بجاآوری کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے بیٹھ گئے اور اپنا سبق پڑھنا شروع کیا،اسی دوران حضرت سیّدنا شاہ جمال اللہ چشتی ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان پر ایسی نظرِ عنایت ڈالی کہ نسیان کا مرض جاتا رہا اور پھر یہ عالَم ہوگیا کہ اس کے بعد جو کتاب ایک مرتبہ پڑھتے کبھی نہ بھولتے۔ بلکہ مشکل

سے مشکل کتاب پڑھ کر اس کے مضامین بِلاتَکَلُّف بیان فرمادیا کرتے تھے۔ آہستہ آہستہ ان کی ذَہانَت وفَطانَت اور قوتِ حافظہ کا دور دور تک چرچا پھیل گیا۔[1]

یہ میرے مرشد کا فیض ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت علامہ عبد العزیز پرہارِوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیرو مرشد کی برکت سے ملنے والی اس عظیم نعمت کو کبھی نہ بھولے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جو ترقی ملی اسے اپنے مرشد کا صدقہ ہی جانا۔ ارشاد فرماتے ہیں: ”یہ فقیر اپنی فَہم و فِراسَت پر فخر نہیں کرتا لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حکمت اور اس کے بے مثال فضل پر حیران ہوتا ہے کہ اس نے اِس عاجِز کے ذہن میں عُلُومِ دَقیقہ (یعنی مشکل علوم) کی مختلف اَقسام پڑھے بغیر مُنکَشِف فرمادیں جبکہ یہ عاجِز بچپن میں کُند ذہن مشہور تھا۔“ مزید فرماتے ہیں: میں کیا ہوں؟ یہ (جو کچھ بھی مجھ میں کمال ہے) محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد اور اس کے فضلِ خاص کی بدولت ہے، اس کے بعد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور میرے پیرو مرشد کا فیضان ہے۔“[2]

اٹھو! میں نے تمہیں ذہین کیا

سلسلہ قادریہ رضویہ کے مشہور بزرگ حضرت سیّدنا جمالُ الاَولیاء

---

1 ... احوال و آثار علامہ عبد العزیز پرہاروی، ص۲۷ بتصرف

2 ... احوال و آثار علامہ عبد العزیز پرہاروی، ص۲۷ بتصرف

قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْقَوِی کا حافظہ پیدائشی طور پر کافی کمزور تھا، اسی لیے مدرسے کے طلبہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مذاق اڑایا کرتے تھے، جب یہ سلسلہ مزید بڑھا اور طلبہ کے رویے میں ذرّہ برابر تبدیلی نہیں آئی تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ دل برداشتہ ہو کر جنگل کی جانب نکل گئے جب آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو غائب ہوئے تین دن گزر گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استاذ علامہ قاضی جِیاضیاءُ الدِّین قادری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فکر لاحق ہوئی، وہ آپ کی تلاش میں نکلے اور ڈھونڈتے ہوئے اسی جنگل میں پہنچ گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سیِّدنا جمال الاولیاء قادری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک غار میں چھپے بیٹھے ہیں۔ قاضی جِیا رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قریب جا کر مدرسہ چھوڑ کر آنے کی وجہ معلوم کی تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ وجہ بیان کرتے ہوئے کہنے لگے: "طلبہ میری کُند ذہنی پر ہنستے ہیں۔" قاضی جِیا رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب یہ سنا تو جوش میں آکر ارشاد فرمایا: "اٹھو! میں نے تمہیں ذہین کر دیا۔"[1]

حضرت سیِّدنا قاضی جِیا رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک زبان سے نکلنے والے یہ کلمات بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئے اور آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ذہانت اور قوتِ حافظہ کی بدولت فقہ، اصول فقہ اور عُلُومِ عَرَبِیہ میں مہارت حاصل کی اور اب آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا **قوتِ حافظہ** شہرت کا سبب بنا۔ ساری زندگی درس و تدریس

---

1 ... تاریخ مشائخ قادریہ، ۲/ ۹۰ ماخوذا

میں مشغول رہے اور عوام وخواص کی علمی پیاس کو بجھایا۔ حضرت علامہ میر سیّد محمد کالپوی ترمذی الحسنی ابوالعلائی قادری ،صاحب مناظرۂ رشیدیہ عالم کبیر حضرت مولانا محمد رشید عثمانی جون پوری اور حضرت سیّدنا ملاجیون کے استاد علامہ لُطفُ اللہ کوروی رَحمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا شمار آپ رَحمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ حضرت سیّدنا حضرت سیّدنا جمالُ الاولیاء قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی سلسلہ عالیہ قادریہ کے مشائخ میں سے ہیں۔

خانۂ دل کو ضیاء دے روئے ایماں کو جمال

شہ ضیاء مولیٰ جمالُ الاولیاء کے واسطے

بچوں پر تنقید نہ کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر بچے کی یادداشت اور ذہنی صلاحیت جدا جدا ہوتی ہے، بعض بچے بے پناہ ذہین ہوتے ہیں جبکہ کچھ بہت ہی کند ذہن ہوتے ہیں اور کچھ بچے مُتَوَسِّط درجے کے ہوتے ہیں۔ ماں باپ اور استاد کو چاہیے کہ کبھی بھی بچوں کی کمزوریوں پر طنزوں کے تیر نہ برسائیں، کیونکہ اس طرح ان کے اندر احساسِ کمتری پیدا ہو گا اور کچھ کرنے سے قبل ہی ہمت ہار جائیں گے۔ اپنے آپ کو خامیوں سے بھرپور تصور کریں گے۔ چونکہ بچے چھوٹے ذہن اور نازک دِل ہوتے ہیں اسی لیے ہر بات پر جلد یقین کر لیتے ہیں، جو

بات بچپن سے ان کے دِل میں ڈال دی جائے وہ پتھر پر لکیر کی طرح ان کے ذہن میں بیٹھ جاتی ہے، تو اگر ہم بچوں کو ناکام اور نالائق کہیں گے تو یہ بات ان کے دماغ میں آسیب کی طرح چمٹ جائے گی اور یہی خیال اُنہیں مایوسی کی دلدل میں پھنسا کر معاشرے کا بے کار فرد بنادے گا لہٰذا بچوں کی حوصلہ افزائی کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی معمولی سی تھپکی اور دلجوئی شاہراہ کامیابی پر گامزن کرنے کے لیے بہت کارآمد ثابت ہوگی۔

قوتِ حافظہ بڑھانے والے کام

❁...حضرت سیِّدنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم مہندی سے خضاب کرو، یہ اسلام کا خضاب ہے، عقل میں اضافہ کرتا ہے، نظر کو جِلا بخشتا ہے، دردِ سر دور کرتا ہے، مومن کو زینت دیتا ہے۔ تمہیں چاہیے کہ زرد رنگ (کا خضاب) اختیار کرو کہ یہ ایمان کا خضاب ہے۔[1]

❁... حضرت سیِّدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: جس طرح عقل مندوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے عقل میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح

---

1 ... المنهيات، الخضاب بالسواد، ص١٩٨

کمزور عقل والوں سے میل جول رکھنا عقل کو کمزور کر دیتا ہے۔[1]

۞... **حُجَّۃُ الاسلام** حضرت سیّدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل کو بڑھاتی ہیں (۱) فضول گوئی سے بچنا (۲) مسواک کرنا (۳) صالحین کی صحبت اختیار کرنا (۴) علما کی مجلس میں حاضر ہونا۔[2]

حضرت علامہ محمد بن محمد حسینی زبیدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: **فضول گوئی** سے مراد ایسی لایعنی گفتگو ہے جس کا کوئی مقصد نہ ہو۔ اس کی مذمت میں کئی روایات ہیں جن کو امام اِبنِ اَبِی الدُّنیا نے "کتابُ الصَّمت" میں جمع فرمایا ہے۔ مقولہ ہے کہ "بِتَرْكِ الْفُضُولِ تَكْمُلُ الْعُقُولُ یعنی فضول گوئی چھوڑنے سے عقل کی تکمیل ہوتی ہے۔" **مسواک** کی اہمیت میں حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس اور حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی روایت میں ہے: "مسواک بلغم ختم کرتی اور عقل کو بڑھاتی ہے۔"

صالحین اور علما کی صحبت اختیار کرنے کے متعلق **حضرت** سیّدنا ابوجُحَیفَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ "علما کے ساتھ مل کر بیٹھو، بڑوں سے سوال کرو اور داناؤں کے ساتھ ملاقات رکھو۔" **حضرت** سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب...الخ، الباب الخامس...الخ، ۱۰۸/۲

2 ... احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، الباب الرابع فی آداب الضیافۃ، ۲۷/۲

سے مروی ہے کہ "علما کی مجلس میں حاضر رہو آسمانوں میں جانے جاؤگے اور عمر رسیدہ مسلمانوں کی عزت کرو جنت میں میرا پڑوس پاؤ گے۔"[1]

﴿۞﴾... حضرت سیِّدُنا جعفر بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں: "دوپہر میں سونا عقل میں اضافہ کرتا ہے۔"[2]

نسیان پیدا کرنے والے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو جملے ہم کثرت سے بولتے یا سنتے ہیں ان میں سے ایک جملہ "میں بھول گیا یا بھول جاتا ہوں" بھی ہے، دراصل یہ جملہ ہماری غیر مُنَظَّم زندگی کو واضح کرتا ہے اور اس کا ہر ہر لفظ ہماری مایوسی میں کئی گنا اضافہ کرتا ہے، اسی جملے میں اپنی خامی کا اعتراف ہوتا ہے جو ہمیں دن میں کئی مرتبہ کرنا پڑتا ہے۔ "بھول یا نسیان" انسانی دماغ (Human brain) سے تعلق رکھنے والا ایک مرض ہے جو دراصل دماغ کے پچھلے حصہ میں کسی ایک یا مکمل دماغی فعل کی خرابی کے سبب پیدا ہوتا ہے۔ دماغ کی یہ خرابی اکثر سردی اور رطوبت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور بعض اوقات دماغ پر وَرَم آنے کی صورت میں بھی

---

1 ... اتحاف السادة المتقين، كتاب آداب الاكل، الباب الرابع فى آداب الضيافة، ۶۹۰/۵ ملتقطاً

2 ... آکام المرجان فی احکام الجان، الباب التاسع بعد المائة...الخ، ص ۱۷۶

یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔ سردی، رطوبت یا دماغ پر آنے والے وَرَم کی وجہ سے نہ تو ماضی کی باتیں یاد رہتی ہیں اور نہ ہی حال میں انجام پانے والے اُمور یادداشت میں محفوظ ہو پاتے ہیں۔[1]

جس طرح دیگر بیماریاں کسی نہ کسی سبب کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں ایسے ہی ”بھول“ کے پیدا ہونے کے بھی کئی اسباب ہیں جن کا خاتمہ ہماری یادداشت کو لاحق ہونے والے اس مہلک مرض سے نجات دلا سکتا ہے، لہٰذا دنیا و آخرت کی بہتری کے لیے اچھی اچھی نیتوں سے ان تمام اسباب اور اس کے تحت آنے والی تفصیلات کا مطالعہ کیجیے:

(۱) گناہوں سے حافظہ کمزور ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن وُجُوہات کی بنا پر نسیان کا مرض پیدا ہوتا ہے ان میں سرفہرست ”گناہ“ ہے۔ گناہوں کی نُحُوست ہمارے ظاہر و باطن دونوں ہی کے لیے نہایت تباہ کن ہے بالخصوص نسیان کو تقویت دینے والا سب سے بڑا سبب گناہ ہی ہے اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ **گناہوں سے حافظہ کمزور ہوتا ہے۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب گناہوں کی نُحُوست کے سبب روزی

---

1 . . . القانون فی الطب، الکتاب الثالث، الفن الاول فی امراض الراس، فصل فی فساد الذکر، ۹۹/۲ ماخوذا

کم ہو جائے، بلاؤں کا ہجوم رہے، عمر گھٹتی چلی جائے، عبادت سے محرومی رہے، عقل میں فُتُور پیدا ہو جائے، بندہ لوگوں کی نظر میں ذلیل و خوار ہو کر رہ جائے، نعمتیں چھن جائیں، ہر وقت پریشانی گھیرے رکھے، لاعلاج بیماری میں مبتلا ہو جائے، چہرے سے ایمان کا نور ختم ہو جانے کی وجہ سے بے رونق ہو جائے تو ان گناہوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی نحوستوں کے سبب کسی بات کا یاد کرنا یا رکھنا کیوں کر ممکن ہو سکتا ہے؟ ویسے تو تمام ہی گناہ قوت حافظہ کمزور کرتے اور نسیان کو تقویت پہنچاتے ہیں لیکن کچھ گناہ وہ ہیں جو حافظے کو بہت جلد کمزور کر دیتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

آلاتِ حافظہ سے کیے جانے والے گناہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان، آنکھ اور کان کسی بھی چیز کو یادداشت میں محفوظ کرنے کے لیے آلے(Instrument)کا کام کرتے ہیں، یقیناً ان میں جتنی کمزوری پیدا ہو گی حافظہ اتنا ہی کمزور ہو گا اور نسیان کا مرض بڑھتا چلا جائے گا لہٰذا حافظے کو نسیان جیسی بیماری سے محفوظ رکھنے کے لیے آنکھ، کان اور زبان کو گناہوں سے بچانا بے حد ضروری ہے۔ حافظے کے تینوں آلات سے ہونے والے جن گناہوں سے نسیان کا مرض پیدا ہوتا ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

(۱) بد نگاہی، نسیان کا سب سے بڑا سبب

بد نگاہی نسیان کا سب سے بڑا سبب ہے چونکہ بد نگاہی کی وجہ سے دل

میں شہوت ابھرتی ہے لہٰذا بد نگاہی سے ہمیشہ بچتے رہنے ہی میں عافیت ہے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے بد نگاہی نہ کرنے والے کو حلاوتِ ایمانی نصیب ہوتی ہے چنانچہ حضرت سیّدنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا:"بد نگاہی شیطان کے تیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تیر ہے ،جو اسے (یعنی بد نگاہی کو) میرے خوف سے چھوڑ دے گا میں اسے ایسا ایمان عطا فرماؤں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں محسوس کریگا۔"(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد نگاہی کے ساتھ ساتھ فُضول نگاہی سے بھی بچنا اور حیا سے اکثر نظریں نیچی رکھنا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں "آنکھوں کا قفلِ مدینہ " کہلاتا ہے۔لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور اپنے حافظے کو بچانے کے لیے آنکھوں کا قفل مدینہ لگانا مفید ترین ہے۔ حضرت علامہ ابراہیم بن محمد شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے قَلَائِدُ العِقْیان میں حافظے کی کمزوری کا سبب ان چیزوں کو قرار دیا ہے:(۱) اپنی یا کسی اور کی شرم گاہ کو دیکھنا(۲)میت کے چہرے کی طرف دیکھنا(۳)سولی پر لٹکے ہوئے شخص کو دیکھنا (۴) کھڑے پانی کو دیکھنا اور

---

1 ... معجم کبیر، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۱۰/ ۱۷۳، حدیث: ۱۰۳۶۲

اس میں پیشاب کرنا۔[1]

(۲)زبان کاغلط استعمال بھی نسیان پیدا کرتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!زبان بھی قوتِ حافظہ تک معلومات پہنچانے اور ذہن میں پیدا ہونے والے خیالات کو ظاہر کرنے والا ایک انمول اور قیمتی آلہ ہے۔چونکہ گفتگو میں ہماری دماغی توانائی خرچ ہوتی ہے لہذا جتنی زیادہ زبان چلے گی اتنا ہی دماغ پر زور پڑے گا۔فضول گوئی اور بے جا تبصرہ کرنے کی عادت میں بے پناہ غیبتوں ،بے شمار تہمتوں اور بعض اوقات تو کفریات میں پڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے لہذا عافیت اسی میں ہے کہ اپنی زبان کو فضول گوئی سے بچانے کی عادت بنایئے تاکہ اس کی برکت سے دماغ کی توانائی محفوظ رہے اور قوت حافظہ کو نقصان نہ پہنچے۔خاموشی کی عادت بنانے کیلئے بخاری شریف کی حدیثِ پاک کو حِفظ کر لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی سَہولت رہے گی چنانچہ:مدینے کے سلطان ،سرکارِ دو جہان،رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:" مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیئے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔[2]

---

1 ... قلائد العقیان،ص۳تا۷ملتقطا

2 ... بخاری،کتاب الادب،باب من کان یومن باللہ۔۔۔الخ،۴/۱۰۵،حدیث:۶۰۱۹

(۳)سن کر یاد کرلینا بھی ایک نعمت ہے لیکن۔۔۔

حافظے کا تیسرا آلہ قوتِ سماعت (Listening Power)ہے۔ سن کر یاد کرلینا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے ،وہ لوگ جو بینائی کی نعمت سے محروم ہوتے ہیں ان کی قوتِ سماعت بے حد تیز ہوتی ہے جس کی بدولت وہ حفظِ قراٰن کی سعادت بھی حاصل کرلیتے ہیں اور دنیا کے دیگر تعلیمی میدان میں اسی نعمت کی بدولت نمایاں اور امتیازی مقام حاصل کرلیتے ہیں۔ اگر ہم اچھی باتیں سن کر یاد کرنے کی عادت کو پختہ کرلیں تو ہم تعلیمی ادارے میں ہوں یا درس و بیان میں شامل ہوں ہمارا کوئی بھی لمحہ فضول ضائع نہیں ہو گا اور ہماری معلومات میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو گا لیکن اگر ہم قوتِ سماعت کی اس نعمت کو فقط فضول ،بے کار اور گناہوں بھری گفتگو اور گانے باجے سننے میں صَرف کریں تو یقیناً ان فضولیات اور خرافات کی نحوست سے ہمارا حافظہ بہت بری طرح مُتَأَثِّر ہو گا لہٰذا کانوں سے ہونے والے گناہوں سے توبہ کرلیجیے ،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے آپ کی قوتِ سماعت بھی قوی ہو گی اور حافظہ بھی مضبوط ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گانے باجے سننے سے عقل زائل ہوجاتی ہے

حضرت سیِّدنا عبد الفتاح حُسینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گانے باجے کی تباہ کاریوں

کے متعلق ایک بزرگ کا قول نقل فرماتے ہیں: گانے بجانے سے پرہیز کرو، کیونکہ گانا مُرُوَّت کو ساقِط کرتا ہے، بے حیا بنادیتا ہے، بے شرمی کا اس سے آغاز ہوتا ہے، شہوت زیادہ ہوتی ہے، نیز یہ شراب کا نائب ہے، عقل کو زائل کرتا ہے، نشہ کی حالت لاتا ہے اور عورتوں کا اس سے پرہیز کرنا بہر حال ضروری ہے، کیوں کہ یہ زنا کی طرف بلاتا ہے۔[1]

نسیان پیدا کرنے والے چند گناہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چند گناہ ایسے ہیں جو خاص طور پر نسیان کا سبب بنتے ہیں: (۱) جماعت کے ساتھ نماز میں سستی (۲) بدکاری (۳) جھوٹ (۴) خلفاء راشدین (حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم، حضرت سیّدنا عثمان غنی، حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کو برا بھلا کہنا (۵) گناہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں والے کام کرنا (۶) شراب پینا

(۴) نسیان پیدا کرنے والی غذائیں

جس طرح غذائیں قوتِ حافظہ بڑھاتی ہیں اسی طرح کچھ غذائیں وہ بھی ہیں جو نسیان کا مرض پیدا کرتی ہیں، ان غذاؤں کی تفصیل یہ ہے: (۱) سبز دھنیا کھانا (۲) کھٹے سیب کھانا (۳) چوہے کا بچا ہوا کھانا چنانچہ حضرت سیّدنا امام زُہری عَلَیْہِ

---

1 ... دولتِ بے زوال، ص۹۹

رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: چوہے کا بچا ہوا کھانے سے نسیان پیدا ہوتا ہے۔[1] (۴)زیادہ دودھ پینا(۵)لوبیا زیادہ کھانا(۶) مستقل سوکھا گوشت کھانا۔(۷)ٹھنڈا پانی بکثرت پینا(۸)ٹھنڈی چیزیں جیسے دودھ، سرکہ اور تمام کھٹی چیزیں کھانا(۹) ٹھنڈے میوے بکثرت کھانا(۱۰) گھاس کھانا(۱۱) بکری کے ایک سال کے بچے کا گوشت کھانا، اسی طرح بوڑھی بکری کا گوشت کھانا(۱۲)بہت زیادہ موٹے (چربی والے) جانور کا گوشت کھانا(یعنی چربی زیادہ کھانا)(۱۳)کچی پیاز کھانا (۱۴)نیم اُبلا (Half boil)انڈا کھانا۔[2]

(۵)نسیان پیدا کرنے والی عادتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامیابی اور ناکامی کا تمام تر دارو مدار ہماری عادتوں پر ہوتا ہے، اچھی عادتیں ہمیں کامیابی سے ہمکنار کرتی ہیں اور خراب عادتیں ہماری ناکامی کا سبب بن جاتی ہیں۔ درحقیقت خراب اور مَعْیُوب عادات کا اثر ہماری یادداشت پر پڑتا ہے جس کی وجہ سے ہمیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے اور بعض اوقات تو ہم کامیابی کے قریب پہنچنے کے باوجود ناکام ہوجاتے ہیں۔ جو عادتیں نسیان کا سبب بنتی ہیں ان کی تفصیل پیشِ خدمت ہے:

---

1 ... ارشاد الساری، کتاب الذبائح الخ، اذا وقعت الفارۃ الخ، ۱۲/ ۳۴۰، تحت الحدیث: ۵۵۴۰

2 ... قلائد العقیان، ص ۲-۱۱، الکشف والبیان، ص ۲۷-۳۲ ملتقطا

(۱) کس طرح، کتنا اور کب سونے سے نسیان پیدا ہوتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا ابراہیم شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے تین باتیں ذکر فرمائی ہیں:

(۱) ننگے جسم سونا۔(قلائد العقیان، ص ۲)(۲) بکثرت نیند کرنا(۳) چاشت کے وقت سونا۔[1]

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "سنّتیں اور آداب، ص۳۳" سے سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب پیش خدمت ہیں: (۱) سونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر بستر کو تین بار جھاڑ لیں تاکہ کوئی مُوذی شے یا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔(۲) سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینا سنت ہے۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)[2] (۳) الٹا یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ایک شخص کو

---

1 ... الکشف والبیان، ص۲۸

2 ... بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذانام، ۴/۱۹۲، حدیث: ۶۳۱۲

پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”اس طرح لیٹنے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند نہیں فرماتا۔“[1] (۴) دائیں کروٹ لیٹنا سنت ہے۔ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنی خواب گاہ پر تشریف لے جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ مبارک سیدھے رخسار شریف کے نیچے رکھ کر لیٹتے۔[2] (۵) قرآن مجید کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن مجید نیچے ہو۔[3] ہاں اگر قرآن پاک اور مُقَدَّس طُغرے وغیرہ اونچی جگہ ہوں تو اس سمت پاؤں کرنے میں مضائقہ نہیں۔[4] (٦) کبھی چٹائی پر سوئیں تو کبھی بستر پر کبھی فرشِ زمین پر ہی سو جائیں۔ (۷) جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“[5]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... ابن ماجه، كتاب الادب، باب النهى عن الاضطجاع...الخ، ۴/۲۱۴، حديث:۳۷۲۳

2 ... الشمائل المحمدية، كتاب الشمائل، باب ماجاء فى صفة نوم رسول الله...الخ، ص۱۵۷، حديث:۲۴۲

3 ... بہار شریعت، ۳/۴۹۶

4 ... فتاوىٰ هندية، كتاب الكراهية، الباب الخامس فى آداب المسجد...الخ، ۵/۳۲۲ماخوذا

5 ... بخارى، كتاب الدعوات، باب مايقول اذانام، ۴/۱۹۲، حديث:۶۳۱۲

(۲)چلنے میں بے احتیاطی سے بھی نسیان پیدا ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیگر کئی افعال کی طرح چلنے میں بے احتیاطی سے بھی نسیان میں مبتلا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے:

(۱) دو عورتوں کے درمیان چلنا (۲) دو ایسے اونٹوں کے درمیان چلنا جن میں سے ایک اونٹ کو دوسرے اونٹ کی رسی کے ساتھ باندھا ہوا ہو (یعنی اونٹوں کی قطار کے درمیان چلنا) (۳) راستے کے درمیان چلنا (۴) اپنے والد صاحب کے آگے چلنا، اسی طرح اپنے پیرو مرشد سے آگے آگے چلنا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہمارا چلنا سنّت کے سانچے میں ڈھل جائے تو سنت پر عمل کی برکت سے ثواب کا خزانہ بھی ہاتھ آئے گا اور سنت پر عمل کی برکت سے ہمارے وقار میں بھی اضافہ ہو گا۔ چلنے کی چند سنّتیں اور آداب ملاحظہ ہوں: (۱) اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو درمیانی رفتار سے راستے کے کنارے کنارے چلیں، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر جم جائیں اور نہ اتنا آہستہ کہ آپ بیمار محسوس ہوں۔ (۲) لفنگوں کی طرح گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہر گز نہ چلیں کہ یہ احمقوں اور مغروروں کی چال ہے بلکہ نیچی نظریں کئے پُر وقار طریقے پر چلیں۔ حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حضورِ

---

1 ... الکشف والبیان، ص ۳۱

پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔[1] (۳) راہ چلنے میں پریشان نظری سے بچیں اور سڑک عبور کرتے وقت گاڑیوں والی سمت دیکھ کر سڑک عبور کریں۔ اگر گاڑی آ رہی ہو تو بے تحاشا بھاگ نہ پڑیں بلکہ رُک جائیں کہ اس میں حفاظت کا زیادہ امکان ہے۔[2]

ڈھیروں سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول" کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) حرصِ دنیا اور نسیان

جب انسان پر دنیوی حرص سوار ہو، صرف دنیا ہی حاصل کرنے کی جُستجُو میں دن رات بسر ہو رہے ہوں تو پھر کوئی قیمتی بات دل و دماغ میں کس طرح بیٹھ سکتی ہے؟ اس لیے دنیا کی حرص کو بھی نسیان کا بنیادی سبب قرار دیا گیا ہے۔[3] لہٰذا نسیان دور کرنے کے لیے حرص کا علاج کیجیے۔

"حرص" کے بارے میں تفصیلی معلومات اور اس کے علاج جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "حرص" کا مطالعہ کیجئے۔

---

1 ... ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی ھدی الرجل، ۳۴۹/۴، حدیث: ۴۸۶۳

2 ... سنّتیں اور آداب، ص۹۸

3 ... بصائر ذوی التمییز۔۔۔ الخ، بصیرۃ فی الحرص، ۴۵۰/۲

(۴)نسیان پیدا کرنے والی مختلف عادتیں

(۱)پیاز اور لہسن کے چھلکے جلانا (۲)کثرت سے ہنسنا اور قہقہے لگانا (۳)قبرستان میں ہنسنا (۴)کبوتر بازی کرنا(۵)جان بوجھ کر جھوٹ بولنا (۷) ٹھہرے ہوئے پانی کو کثرت سے دیکھنا (۸) کثرت سے جماع کرنا، اگرچہ حلال طریقے پر ہو(۹) جُنبی(جس پر غسل فرض ہو)کاہاتھ منہ دھوئے بغیر کھانا پینا (۱۱) زیادہ بیدار رہنا(۱۲)زیادہ تھکانے والا کام کرنا(۱۳)ہاتھوں کو گارے اور مٹی سے دھونا(۱۴)ویران مکانوں کو دیکھنا(۱۵) ننگے ہو کر پیشاب کرنا(۱۷)بیت الخلاء میں پہلے دایاں(سیدھا)پاؤں رکھنا(۱۸)سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا(۱۹) بائیں (اُلٹے) ہاتھ سے کھانا چنانچہ حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اُلٹے ہاتھ سے کھانا نسیان پیدا کرتا ہے۔(۲۰)اولاد کے لئے بد دعا کرنا، یونہی اپنے اہل وعیال کے لئے بلاؤں اور مصیبتوں میں گرفتار ہونے کی بد دعا کرنا(۲۱)رات کے وقت جھاڑو دینا (۲۲)کسی بھی پھٹے پرانے کپڑے سے گھر کو جھاڑنا (۲۳) کھانے کے برتنوں کو پھٹے پرانے کپڑے سے جھاڑنا(۲۴)اولاد اور والدین کے لئے دعائے خیر نہ کرنا(۲۵)دستر خوان پر گرے روٹی کے ٹکڑوں سے لاپرواہی کرنا (یعنی انہیں یونہی چھوڑدینا اور اٹھا کر نہ کھانا)(۲۶)گھر میں جھاڑو نہ دینا یعنی صفائی نہ کرنا(۲۷) پہنے ہوئے لباس کو جسم پر ہی سینا(۲۸)جوئیں زندہ پھینک دینا(۲۹)

قبروں پر جوئیں پھینکنا(۳۰) کھانا اور کھانے والی اشیاء قبروں پر ڈالنا(۳۱) ایسا ٹھہرا ہوا پانی جس سے وضو یا غسل کیا جاتا ہو اس میں پیشاب کرنا (۳۲) گداگر سے سوکھی روٹی کے ٹکڑے خریدنا(۳۳) کنجوسی کرنا(۳۴) اِسراف (فضول خرچی) کرنا (۳۵)روزی میں تنگی کرنا(۳۶)بلاضرورت پیشاب کی جگہ یا پاخانہ کی جگہ پر وضو کرنا(۳۷)درخت کا ایسا گوند چبانا جو چبانے کے باوجود نہ گھُلے (۳۸)روٹی کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء کو گرم گرم کھانا یا پینا(۳۹) چوہے کا جوٹھا کھانا(۴۰)ایسا کنگھا کرنا جس کے کچھ دندانے ٹوٹے ہوئے ہوں(۴۱) نماز میں سُستی کرنا(۴۲)انڈے کے چھلکوں پر چلنا(۴۳) قبروں کے کَتبے (تختیاں) پڑھنا(۴۴)دِیا (چراغ) اور اس کی مِثل چیزیں (جیسے لالٹین، موم بتی وغیرہ) پھونک مار کر بجھانا(۴۵) گھر سے مکڑی کے جالے صاف نہ کرنا (۴۵) کھانے پینے کے برتنوں کو کھلا چھوڑ دینا (۴۶) دروازے کے کسی ایک تختے (پَٹ، یا پَلّے) سے ٹیک لگا کر بیٹھنا (۴۷)دروازے کے درمیان بیٹھنا (۴۸) بھیڑ بکریوں کے درمیان چلنا (۴۹) دانتوں سے ناخن کاٹنا (۵۰) داڑھی کے بعض بالوں کو دانتوں سے توڑنا (۵۱) کھانے پینے والی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کرنا(۵۲)گھر بار اور اہل وعیال کے غم میں مبتلا رہنا (۵۳) غم و پریشانی میں مبتلا رہنا(۵۴)بیٹھ کر عمامہ باندھنا (۵۵) کھڑے ہو کر شلوار پہننا (۵۶)بازار میں بہت سویرے جانا(۵۷) سب سے آخر میں بازار سے واپس آنا

(۵۸)فجر کی نماز پڑھ کر فوراً مسجد سے نکل جانا(اسی طرح نمازِ فجر کے بعد فوراً سو جانا(انسان اور بھول، ص۳۳۴))(۵۹)مردوں کا موئے زیرِ ناف صاف کرنے کے لیے نُورا استعمال کرنا (۶۰)دامن اور آنچل سے ہاتھ منہ صاف کرنا(۶۱)گرہ دار قلم سے لکھنا(۶۲)کسی بھی لکڑی سے خِلال کرلینا(۶۳)بَیتُ الخَلاء میں مسواک کرنا(۶۴)دوسرے کی مسواک استعمال کرنا(۶۵)ضرورت مند سائل کو آٹے کا خَمیر(اور یونہی معمولی ضرورت کی اشیاء نمک وغیرہ)دینے سے انکار کر دینا(انسان اور بھول، ص۳۳۴) (۶۶) قراء کا جھگڑنا اور ایک دوسرے پر علمی طور پر حملہ آور ہونا (۶۷)فاسق وفاجر کی نیکی کے متعلق صفائی پیش کرنا(۶۸)نیک لوگوں کا برے لوگوں کی حمایت اور طرفداری کرنا (۶۹)گُدی پر حجامہ کروانا(۷۰)سیاہ جوتے پہننا(۷۱)ناخن بڑھانا(۷۲)میلا کچیلا رہنا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۞... گلاب کے تنکے سے دانتوں کا خلال کرنے سے دماغ کمزور ہوتا ہے۔[2]

۞... حضرت علامہ سیّد محمد امین ابن عابدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نسیان کا سبب بننے والی اشیاء کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”شلوار یا عمامے کو تکیہ بنانے سے

---

1 ... قلائد العقیان، ص۲۔۱۱ ملتقطا، الکشف والبیان، ص۲۷۔۳۲

2 ... دولتِ بے زوال، ص۲۴

نسیان (بھول جانے کی بیماری) پیدا ہوتی ہے۔" [1]

❁... حضرت امام محمد بن یوسف شامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: "عمامہ بیٹھ کر باندھنے اور شلوار کھڑے ہو کر پہننے سے محتاجی اور بھول جانے کا مرض پیدا ہوتا ہے۔" [2]

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ　　تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول

تُو داڑھی بڑھالے عمامہ سجالے　　نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ نِسیان کے اسباب میں سے بعض وہ ہیں کہ ان پر مُداومت اور ہمیشگی نِسیان کا سبب بنتی ہے، نیز ان میں وہ بھی ہیں جو تنگدستی کا باعث بھی بنتے ہیں۔ اگر کبھی کبھار ضرورت کی بِنا پر کسی کا اِرتکاب ہو بھی جائے تو حَرَج نہیں، دراصل یہ ہمارے بزرگانِ دین کے تجربات ہیں اس لیے ان کاموں سے بچنے ہی میں عافیت ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا عبد الغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہم نے لوگوں کے کئی ایسے معمولات کو ملاحظہ کیا، جو اُن میں جاری ہیں اور ان کے تجربات سے یہ بات سامنے

---

1 ... ردالمحتار، کتاب الطهارة، فصل فی البئر، مطلب ست تورث النسیان، ۱/ ۴۲۸

2 ... سبل الهدی والرشاد، جماع ابواب سیرته صلی الله علیه وسلم فی لباسه ---الخ، الباب الثانی فی العمامة والعذبة---الخ، ۷/ ۲۸۲

آئی ہے کہ وہ اُمُور بھول کی بیماری پیدا کرنے والے ہیں لہٰذا ایسے کاموں سے بچنا چاہئے۔"[1]

بدلتے موسم کے قوتِ حافظہ پر اثرات

نسیان کبھی تو گرمی اور خشکی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی کبھار سردی اور رطوبت کی زیادتی کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل تدابیر کو حاذِق حکیم کے مشورے سے عمل میں لایا جائے تو نسیان سے بچا جا سکتا ہے:

موسمِ گرما کی احتیاطی تدابیر

- گرمی میں زیادہ نہانے سے اجتناب کیجئے۔ (دن میں ایک بار نہانا کافی ہے۔)
- کثرتِ فکر، کثرتِ جماع اور کھیل کود کی کثرت سے بچئے۔
- روغنِ گلاب وغیرہ مُقَوِّیِ دماغ تیل کی سر میں مالش کیجئے۔
- حلال جانوروں کا دودھ دوہتے ہی سر پر لگائیے۔
- مُقَوِّیِ دماغ تیل ناک میں ڈال کر دماغ کی طرف کھینچئے،
- کان میں مُقَوِّیِ دماغ تیل کے قطرے ڈالے جائیں، خصوصاً نیلوفر کا تیل اس مقصد کے لئے مفید ہے۔

---

1 ... الکشف والبیان، ص٢٧

خشک موسم کی احتیاطی تدابیر

- مُعتدِل اور تر غذاؤں کا استعمال کم کیجئے۔
- سر کے کناروں کی مالش کیجئے۔
- سر موٹے کپڑے سے ڈھانپ کر رکھئیے۔(اس مقصد کے لئے عمامہ شریف کی سنّت پر عمل کرنا بہت اچھا ہے کہ جہاں نسیان کا فور ہو وہیں ثواب بھی حاصل ہو)
- ہاتھ پاؤں کی ورزش کیجئے۔
- بابونہ (بوٹی) پانی میں پکا کر اس کا پانی سر پر ڈالئے۔

سرد موسم کی احتیاطی تدابیر

- زیادہ روشنی والے مکان میں رہائش اختیار کیجئے۔
- نشہ آور نیز پیٹ میں گیس پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کیجئے۔
- (بوقتِ ضرورت) ایسے تازہ پانی سے غُسل کیجئے جو گرم ہو نہ ٹھنڈا بلکہ مُعتدِل ہو۔
- قیلولہ زیادہ نہ کریں۔(خاص طور پر ایسے وقت میں جبکہ پیٹ بھرا ہوا ہو۔)

- اسی طرح زیادہ سونے سے بھی بچئے۔[1]

نیکیوں کے ذریعے نِسیان کا علاج

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: دوا استعمال کئے بغیر تین چیزیں بلغم ختم کر دیتی ہیں، (۱) مسواک کرنا، (۲) روزہ رکھنا (3) اور تلاوتِ قراٰن مجید کرنا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم تلاوتِ قراٰن اور مسواک کو اپنا معمول بنالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نِسیان سے محفوظ رہیں گے اور حافظہ بھی قوی ہو جائے گا، خاص طور پر وہ اسلامی بھائی جنہیں بلغم کی شکایت ہے تو انہیں مذکورہ نیکیوں کے ذریعے علاج کرنا چاہئے کیونکہ بلغم نسیان پیدا کرتا ہے جبکہ اس کو ختم کرنے والی چیزیں حافظہ قوی کرتی ہیں، جیسا کہ حضرت سیّدنا عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول گزرا کہ ہر وہ چیز جو بلغم ختم کرتی ہے اس سے نسیان کا خاتمہ ہوتا ہے اور حافظہ قوی ہوتا ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حافظہ قوی کرنے والے اعمال، صحت

---

1 ... الکشف والبیان، ص ۴۹-۵۳ ملتقطا
2 ... العلاج بالاغذیۃ والاعشاب فی بلاد المغرب، ماجاء فی علاج البلغم۔۔۔الخ، ص ۴۱
3 ... العلاج بالاغذیۃ والاعشاب في بلاد المغرب، ماجاء فی علاج البلغم۔۔۔الخ، ص ۴۱

بخش غذاؤں کا استعمال اوراورادو وظائف کے علاوہ یادداشت بڑھانے والے معمولات کے مطالعے سے اس بات کا پتہ چلا کہ ہمارے روز مرہ کے معمولات سے ہماری یادداشت کابڑا گہرا تعلق ہے، اگر ہم گناہوں سے بچیں، تلاوتِ قرآن کرنے اور نماز پڑھنے کی عادت بنائیں،ذکر و اذکار کرنے اور درود شریف پڑھنے کا شوق پیدا کریں، کپڑے اور بدن کو صاف ستھرا رکھیں،اچھی اور منظم زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ اپنے مطالعے کو بھی بامقصد اور منظم بنائیں، اپنے مطالعے کو گفتگو کا حصہ بنانے کے ساتھ اسے عملاً اپنی زندگی میں بھی نافذ کریں، حرام اور مُشتَبَہ چیزوں سے بچتے ہوئے حلال، پاکیزہ اور صحت بخش غذائیں کھانے کی عادت بنائیں تو یقیناً یہ چیزیں ہمارے حافظے پر اپنے اچھے اثرات مرتب کریں گی اور ہماری یادداشت کو قوت بخشیں گی۔

اگر مدنی ماحول میسر آجائے تو۔۔۔

ہمارا مذہب اسلام ان چیزوں کو پسند فرماتا ہے اور ایسی پاکیزہ زندگی گزارنے کا حکم صادِر فرماتا ہے، مگر بد قسمتی سے جہاں دیگر اسلامی احکام بجالانے میں سستی کا دور دورہ ہے وہیں یوں لگتا ہے کہ ان چیزوں پر بھی عمل نہ کرنے کا ہم نے تہیہ کر رکھا ہے۔

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دینِ

اسلام کے کئی شعبوں میں اپنی خدمات سر انجام دے رہی ہے اور بے عمل اور بد کردار مسلمانوں کی اخلاقی اور اسلامی تربیت کرکے انہیں جینے کا شعور سکھا رہی ہے اور ایک سچا مسلمان بنا رہی ہے۔

ایک انسان کو اگر بچپن سے اچھا اور نیک ماحول میسر آجائے اور وہ سنّتوں بھری فضاؤں میں پرورش پانے لگے تو اس کی اسلامی تربیت کی بدولت اخلاق و کردار سنور جاتا ہے جس کی برکت سے حافظہ بھی مضبوط ہوتا ہے، اسی اہمیت کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی نے مدارس المدینہ (للبنین، للبنات) قائم کئے، اسکول پڑھنے والے بچوں کے لیے ''دَارُ المدینہ'' تعمیر کئے اور اس میں سنّتوں بھری تربیت کا ایک موئثر نظام متعارف کرایا اور یہ سب اس لیے کہ کم عمری میں ہونے والی تعلیم وتربیت زندگی بھر کے لئے ذہن میں محفوظ ہو جاتی ہے چنانچہ

نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حِفْظُ الْغُلَامِ كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ وَحِفْظُ الرَّجُلِ بَعْدَمَا كَبُرَ كَالْكِتَابِ عَلَى الْمَاءِ یعنی چھوٹے بچے کا یاد کرنا پتھر پر لکیر کی طرح ہے اور مرد کا بڑھاپے میں کسی چیز کو یاد کرنا پانی پر لکھنے کی مانند ہے۔[1]

اسی طرح حضرت سیّدنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں سے فرمایا کرتے

[1] ... الفقیہ والمتفقه، باب التفقه في الحداثة وزمن الشبيبة، ۲/۱۸۰، رقم: ۸۲۰

تھے کہ ”ہماری درس گاہ میں اپنے کم عمر بچوں کو بھیجا کرو کیوں کہ ان کے دل بالکل خالی ہوتے ہیں اور وہ سن کر جلد یاد کر لیتے ہیں۔“[1]

اگر عمارت کی بنیاد ہی ٹیڑھی ہو تو۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کہتے ہیں کہ اینٹ یا کسی عمارت کی اگر بنیاد ہی ٹیڑھی ہو تو عمارت کو لاکھ سیدھا کرنے کی کوشش کریں وہ ہمیشہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی رہے گی، والدین بچوں کو اچھی تربیت نہیں کرتے اور پھر جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو ان کے گناہوں بھرے معاملات دیکھ کر کُڑھتے رہتے ہیں، آیئے! اپنے بچوں کی تربیت کا سامان کرنے کے لئے انہیں دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ، دار المدینہ یا جامعۃ المدینہ میں داخلہ دلوایئے، اور زہے نصیب خود بھی مدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، کہ سنّتوں بھری زندگی گزارنے میں سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں۔ مدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عمامے شریف کا تاج سجا لیجیے کہ عمامہ باندھنے کے جہاں بے شمار فوائد ہیں وہیں اس کی برکت سے حافظہ بھی قوی ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا ربیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اِنِّی لَاَجِدُ الْعِمَّۃَ تَزِیْدُ فِی الْعَقْلِ میرے نزدیک عمامہ باندھنے سے عقل میں اضافہ ہوتا

[1] ... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص ١٦٩

ہے۔“(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بلغم کم کرنے کے اسباب

(۱)فاضل رطوبتیں اور بلغم انسان کے اندر سستی پیدا کرتی ہیں اور تقلیلِ طعام بلغم کو کم کرنے کا مجرب نسخہ ہے۔ ایک قول کے مطابق ستر انبیاءِ کرام علیہم السلام اس بات پر متفق ہیں کہ کثرتِ نسیان، کثرتِ بلغم سے پیدا ہوتا ہے اور کثرتِ بلغم زیادہ پانی پینے کی وجہ سے ہوتا ہے اور پانی کے بکثرت پیے جانے کی وجہ کثرتِ طعام ہے۔

(۲)سوکھی روٹی کھانے سے بھی بلغم میں کمی واقع ہوتی ہے۔

(۳)نہار منہ کشمش کھانا بھی بلغم کو کم کرنے کے لیے مفید چیز ہے۔

(۴) مسواک کرنا بھی بلغم کو دور کرتا ہے، حافظہ اور فصاحت کو بڑھاتا ہے۔ کیونکہ مسواک کرنا بہت ہی پیاری سنت ہے اور اس سے نماز و تلاوت قرآن کا ثواب بڑھادیا جاتا ہے۔

(۵)قے بھی فاضل رطوبات اور بلغم میں کمی کا باعث بنتی ہے۔

جو شخص کم کھانے کی عادت بنانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ کم کھانے کے فوائد اپنے سامنے رکھے۔ صحت مند رہنا، عِفَّت سے مُتَّصِف ہونا، ایثار کے مواقعوں کا میسر آنا، کم کھانے کے فوائد میں سے چند ایک ہیں۔(راہِ علم، ص ۵۱)

---

1 ... شرح البخاری لابن بطال، کتاب اللباس، باب العمائم، ۹/ ۸۹

ماخذ و مراجع

قرآن کریم

1	كنز الايمان	امام شاہ احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
2	بصائر ذوی التمییز	مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی، متوفی ۸۱۷ھ	لجنۃ احیاء التراث الاسلامی قاہرہ، ۱۳۹۳ھ
3	روح البيان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۰۵ھ
4	خزائن العرفان	مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
5	نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مرکز الاولیاء لاہور
6	مؤطا امام مالك	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
7	مسند أحمد	امام احمد بن محمد حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
8	سنن الدارمي	عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، متوفی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی بیروت، ۱۴۰۷ھ
9	صحيح البخاري	امام محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
10	صحيح مسلم	امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار المغنی عرب شریف، ۱۴۱۹ھ
11	سنن ابن ماجة	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
12	سنن أبي داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
13	سنن الترمذي	امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
14	نوادر الاصول	امام ابو عبد اللہ محمد بن علی حکیم ترمذی، متوفی ۲۸۵ھ	دار النوادر، بیروت، ۱۴۳۱ھ
15	مسند ابي يعلى	امام ابو یعلی احمد بن علی الموصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۸ھ
16	المعجم الكبير	ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۹ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
17	المعجم الأوسط	ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۲ھ
18	المستدرك	امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
19	شعب الايمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ
20	الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان	امام علاء الدین علی بن بلبان، متوفی ۷۳۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۷ھ

21	مشکاۃالمصابیح	ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب ، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر بیروت،۱۴۲۱ھ
22	القول البدیع	امام محمد بن عبد الرحمن السخاوی ، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت،۱۴۲۲ھ
23	کنز العمال	علی متقی بن حسام الدین برھان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت،۱۴۱۹ھ
24	شرح البخاری	ابن بطال ابو الحسن علی بن خلف، متوفی ۴۴۹ھ	مکتبۃ الرشد ریاض، ۱۴۲۰ھ
25	فتح الباري	امام حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی ، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت،۱۴۲۰ھ
26	عمدۃ القاري	امام بدر الدین محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ
27	ارشاد الساري	امام شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی ، متوفی ۹۲۳ھ	دار الفکر بیروت،۱۴۲۱ھ
28	مراۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن مرکز الاولیاء لاہور
29	الشمائل المحمدیہ	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
30	اخلاق النبی و آدابہ	حافظ عبداللہ بن محمد اصبہانی، متوفی ۳۶۹ھ	دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۲۸ھ
31	دلائل النبوۃ	حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	المکتبۃ العصریۃ، بیروت ۱۴۳۰ھ
32	شواھد النبوۃ	مولانا عبد الرحمن جامی، متوفی ۸۹۸ھ	استنبول ترکی
33	المواھب اللدنیہ	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی ، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ
34	سبل الھدی والرشاد	محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ، بیروت ۱۴۱۴ھ
35	السیرۃ الحلبیۃ	ابو الفرج علی بن ابراہیم حلبی شافعی ، متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
36	زرقانی علی المواھب	ابو عبداللہ محمد بن عبد الباقی زرقانی، لمتوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
37	الثقات لابن حبان	امام ابو حاتم محمد بن حبان، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
38	حلیۃ الاولیاء	امام حافظ ابو نعیم اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
39	اخبار ابی حنیفۃ	امام حسین بن علی الصیمری، متوفی ۴۳۶ھ	عالم الکتب ۱۴۰۵ھ
40	تاریخ بغداد	امام ابو بکر خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت،۱۴۱۷ھ
41	طبقات الحنابلۃ	امام ابو الحسین ابن ابی یعلی، متوفی ۵۲۶ھ	مطبعۃ السنۃ المحمدیۃ قاہرہ
42	ترتیب المدارک	قاضی عیاض بن موسی الیحصبی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
43	التذکرۃ الحمدونیۃ	ابو المعالی محمد بن حسن بغدادی، متوفی ۵۶۲ھ	دار صادر بیروت،۱۹۹۶ء
44	تاریخ مدینۃ دمشق	حافظ ابو القاسم علی بن حسن عساکر ، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ
45	المنتظم	ابو الفرج عبد الرحمن ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۵ھ

46	وفیات الاعیان	ابو العباس احمد بن محمد خلکان، متوفی ۶۸۱ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۱۷ھ
47	میزان الاعتدال	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
48	سیر اعلاء النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۷ھ
49	تذکرۃ الحفاظ	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
50	البدایۃ والنہایۃ	عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر، متوفی ۷۷۴ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ
51	مناقب الامام الاعظم	محمد بن محمد کردری، متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ، ۱۴۰۷ھ
52	الدرر الکامنۃ	امام ابن حجر عسقلانی شافعی، متوفی ۸۵۲ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
54	بغیۃ الوعاۃ	جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مطبعۃ عیسیٰ البابی الحلبی
55	طبقات الکبری	عبد الوہاب بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ
56	الخیرات الحسان	احمد شہاب الدین ابن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۰۳ھ
57	شذرات الذھب	امام عبد الحی بن احمد حنبلی، متوفی ۱۰۸۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
58	بستان المحدثین	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، متوفی ۱۲۳۹ھ	باب المدینہ کراچی
59	جامع کرامات اولیاء	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۲ھ
60	قلائد العقیان	ابو اسحاق شیخ برہان الدین ابراہیم بن محمد شافعی، متوفی ۹۰۰ھ	مخطوط
61	روضۃ العقلاء	محمد بن حبان بن احمد بن حبان البستی، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۳۹۷ھ
62	الجامع فی الحث علی حفظ العلم	ابو ہلال عسکری ۴۰۰ھ، امام ابو بکر خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ، ابن عساکر ۵۷۱ھ، ابن جوزی ۵۹۷ھ	قاہرہ، ۱۴۱۲ھ
63	جامع بیان العلم و فضلہ	ابو عمر یوسف بن عبد البر النمری القرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۸ھ
64	اقتضاء العلم العمل	امام ابو بکر خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	المکتب الاسلامی بیروت، ۱۳۹۷ھ
65	الجامع لاخلاق الراوی	امام ابو بکر خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار ابن جوزی بیروت، ۱۴۳۳ھ
66	الفقیہ والمتفقہ	امام ابو بکر خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار ابن جوزی بیروت، ۱۴۲۸ھ
67	محاضرات الادباء	ابو القاسم الحسین بن محمد راغب اصفہانی، متوفی ۵۰۲ھ	دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت
68	راہ علم	امام برہان الاسلام ابراہیم زرنوجی، متوفی ۶۱۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
69	بستان العارفین	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۴ھ
70	الرسالۃ القشیریہ	امام عبد الکریم بن ہوازن قشیری، متوفی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ

71	مکاشفۃ القلوب	امام ابوحامد محمد بن محمد الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
72	احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دارصادر، بیروت ۲۰۰۰ء
73	اتحاف السادۃ المتقین	ابوالفیض سیّد محمد مرتضٰی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
74	المنبہات	امام ابوعبداللہ محمد بن علی حکیم ترمذی، متوفی ۲۸۵	مکتبۃ القرآن قاہرہ
75	آکام المرجان فی احکام الجان	امام بدرالدین محمد بن عبداللہ شبلی، متوفی ۷۶۹ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۹۹۸ء
76	تحذیر الاخوان	ابواسحاق شیخ برہان الدین ابراہیم بن محمد شافعی، متوفی ۹۰۰ھ	مخطوط
77	مستطرف	شہاب الدین محمد بن ابواحمد، متوفی ۸۵۰ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
78	العلاج بالاغذیۃ والاعشاب	عبدالملک بن حبیب الالبیری، متوفی ۲۳۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
79	الحاوی فی الطب	ابوبکر محمد بن زکریا الرازی، متوفی ۳۱۳ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
80	الرحمۃ فی الطب والحکمۃ	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مؤسسۃ تاریخ العربی
81	الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
82	کتاب المفردات	حکیم مظفر حسین اعوان	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور
83	خواص المفردات	حکیم مظفر حسین اعوان	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور
84	میٹھی کے 50 مدنی پھول	امیرِ اہلسنّت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
85	فتاویٰ ہندیہ	شیخ نظام وجماعۃ من علماء الھند، متوفی ۱۱۶۱ھ	کوئٹہ
86	رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
87	فتاویٰ رضویہ	امام شاہ احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
88	دولتِ بے زوال	مفتی عبدالفتاح حسینی، متوفی ۱۳۲۳ھ	جامعہ اہلسنت صادق العلوم، ناسک، ہند
89	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی مصطفٰے رضا خان قادری متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی 2012
90	جنتی زیور	علامہ عبدالمصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی 2006
91	احوال وآثار علامہ عبدالعزیز پرہاروی	متین کاشمیری	بہار اسلام پبلی کیشنز لاہور

92	تاریخ مشائخ قادریہ	ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم	کتب خانہ امجدیہ دہلی، ۱۴۲۴ھ
93	سیرتِ پاک حضرت شاہ رکن الدین والعالم	مفتی محمد راشد نظامی	مکتبہ حاجی نیاز احمد ملتان
94	حیاتِ اعلیٰ حضرت	ملک العلماء مفتی محمد ظفر الدین بہاری، متوفی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
95	تذکرۂ صدر الافاضل	امیرِ اہلسنّت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
96	تذکرۂ صدر الشریعہ	امیرِ اہلسنّت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
97	علم وحکمت کے 125 مَدَنی پھول	امیرِ اہلسنّت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
98	فیضانِ سنت	امیرِ اہلسنّت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
99	مدنی پنج سورہ	امیرِ اہلسنّت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
100	بیٹا ہو تو ایسا	امیرِ اہلسنّت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
101	مچھلی کے عجائبات	امیرِ اہلسنّت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
102	سنتیں اور آداب	مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

علماء ستاروں کی مثل ہیں

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''بے شک **علماء کی مثال** زمین پر ایسی ہی ہے جیسے آسمان پر ستارے جن سے خشکی اور تَری میں رہنمائی ہوتی ہے، پس جب ستارے مٹ جائیں تو قریب ہے کہ راہ چلنے والے بھٹک جائیں۔''

(مُسنَدِ امام احمد، ٤/٣١٤، حدیث: ١٢٦٠٠)

Tip1:Click on any heading, it will send you to the required page.
Tip2:at inner pages, Click on the Name of the book to get back(here) to contents.



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ میں اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ







MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net